https://ataunnabi.blogspot.com/

العطایا الالٰھیۃ فی الفتاوی البرکاتیۃ

فتاوی برکات

جزو ثانی

تالیف

شیر نیپال مفتی جیش محمد الصدیقی البرکاتی

مجمع البرکات اکیڈمی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا

العطایا الالٰھیۃ فی الفتاوی البرکاتیۃ

المعروف بہ

فتاویٰ برکات

(جزء ثانی)

تالیف

استاذ العلماء، شیر نیپال حضرت علامہ مفتی جیش محمد الصدیقی البرکاتی

شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنکپور، دھنوشا (نیپال)

ناشر

الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ

جنکپور ۶، دھنوشا، نیپال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب .... العطایا الالٰھیۃ فی الفتاویٰ البرکاتیۃ

معروف بہ فتاویٰ برکات (جزء ثانی)

تالیف.......... قاضی القضاۃ مفتی اعظم نیپال حضرت علامہ جیش محمد الصدیقی البرکاتی

شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیۃ، جنک پور-۶ نیپال

باہتمام.......... الحاج مولانا احمد حسین البرکاتی خادم الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیۃ

جنکپور-۶ (نیپال)

کمپوز.............. غریب نواز گرافکس، دہلی 9313086318

اشاعت باراول.. ۲۸ر ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ/ ۱۷ر نومبر ۲۰۰۹

تعداد.............. ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

ناشر.............. جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنک پور-۶، نیپال

ہدیہ ....



ملنے کے پتے:

☆ مکتبہ حنفیہ ملحقہ الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیۃ، جنکپور-۶، نیپال

☆ خانقاہ برکات، لہنہ شریف، دھنوشا (نیپال)

☆ مکتبہ نظامی، سرسنڈ، سیتامڑھی (بہار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین	صفحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین	صفحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین	صفحہ
طائفۂ دیوبندیہ خارج از اسلام ہے۔	۲۲۳
کس سے میل جول قطعی حرام؟	//
جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ حشر فرمائے گا۔	۲۲۴
اللہ و رسول کے مخالف ہر ذلیل سے بدتر ذلیلوں میں ہے۔	۲۲۵
دیوبندیوں نے رسول اللہ کی جناب میں کھلی گستاخیاں کی ہیں۔	//
براہین میں علم حضور کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔	//
تقویۃ الایمان میں مسئلہ شفاعت کا انکار کیا۔	//
مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔	۲۲۷
حلالہ کی صورت	۲۲۸
گاؤں میں عیدگاہ کے لئے وقف صحیح نہیں	۲۲۹
فرض نماز میں درمیان سجدہ ''اللھم اغفرلی'' کہنا مستحب ہے۔	۲۳۰
مصافحہ دونوں ہاتھ سے سنت ہے۔	۲۳۱
کسی حدیث سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت نہیں۔	۲۳۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقاریظ جلیلہ

علمائے کرام و مفتیان عظام

تاج الشریعہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم القدسیہ

صدر مفتی مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم! حضرت علامہ مفتی جیش محمد صاحب برکاتی ناظم اعلیٰ الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنک پور، نیپال ہماری جماعت کے ممتاز عالم دین ہیں۔ موصوف کے مجموعۂ فتاویٰ کی پہلی جلد، پہلے چھپ چکی ہے یہ اس کی دوسری جلد ہے۔

کثرت اسفار و دیگر مصروفیات کے باعث میں اس کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا۔ کہیں کہیں سے چند مسائل سنے انہیں صحیح پایا۔

مولیٰ تعالیٰ اسے شرف قبول بخشے اور موصوف کے لئے ذریعۂ نجات بنائے آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲/۲/۹۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی
نائب شیخ الحدیث جامعہ نوریہ، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم! ذوالفضائل الکثیرہ

حضرت علامہ مفتی جیش محمد صاحب قبلہ دام ظلہ العالی اہلسنت و جماعت کے ممتاز عالم، کہنہ مشق خطیب، مایۂ ناز مناظر ہونے کے ساتھ ماہر مفتی اور کثیر الصفات شخصیت کے مالک ہیں۔ نیپال اور بیرون نیپال سے آمدہ مسائل کے تحقیقی جوابات کا یہ دوسرا مجموعہ ہے۔ ازیں قبل فتاویٰ برکات کے نام سے پہلی جلد زیور طبع سے آراستہ ہوکر مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ قلت فرصت کے سبب پورے مجموعہ کا مطالعہ کرنے سے قاصر رہا۔ تاہم جا بجا سے کچھ مسائل دیکھے اور کچھ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کو سنانے کا اتفاق ہوا۔ جواب نہایت تحقیقی اور فقہ کی نکتہ آفرینیوں پر مشتمل ہے۔

دعاء ہے مولیٰ تعالیٰ اس گنجینۂ شریعت کو مسلمانوں کے لئے ذریعہ ہدایت اور مؤلف کو اجر و استقامت دے، آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ وعلیہ وعلینا اجمعین۔

سگ بارگاہ رضا
محمد مطیع الرحمٰن رضوی
خادم التدریس والافتاء جامعہ نوریہ، بریلی شریف
۳/۲/۹۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی صاحب قبلہ

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! کتاب مستطاب بے مثل ولاجواب المعروف بہ فتاویٰ برکات جو علوم شرعیہ کے بحر ذخار افتاء و تدریس کے میدان میں بہترین شہسوار صوفی باکمال عالم بے مثال قاضی نیپال حضرت علامہ مولانا مفتی و قاضی نیپال محترم و مکرم مولانا مفتی جیش محمد صاحب صدیقی برکاتی مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ جنکپور دھام نیپال کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ اس فقیر قادری کے مطالعہ میں رہی اور ہے نیز قادری رضوی نے اس مدت میں پوری کوشش کی کہ کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کر لے مگر تادم تحریر اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا۔ البتہ بیشتر حصہ نظر نواز ہوا۔ کتاب اپنی زبان و بیان کے اعتبار سے تمام مسلمانوں کے لئے ایک بیش بہا دینی معلومات کا خزانہ ہے۔ ایسے ضروری اور روزمرہ پیش آنے والے سوالات و جوابات ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے بے حد ضروری ہے۔

میری معلومات کے اعتبار سے کتاب اس قدر معیاری اور وقیع ہے کہ اس زمانہ میں اتنی بلند پایہ تحقیق سے مبرہن کتابیں بہت ہی کم دکھتی ہیں حضرت مولانا موصوف نے ہر ہر مسئلہ پر اس قدر ذمہ دارانہ انداز میں قلم اٹھایا ہے کہ بعض بعض مقامات پر تو بے ساختہ دل سے صدائے داد و تحسین نکل پڑی۔ اہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسائل کی تحقیق میں آپ نے دلائل لانے میں اپنے اسلاف بالخصوص سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو بنیاد قرار دے کر استدلال میں جو ندرت اور دلائل کی کثرت فرمائی ہے وہ حضرت ممدوح کا اپنا حصہ اور آپ کی عبقریت کی دلیل ہے۔ ساتھ ہی جوابات میں ہر مسئلہ پر عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے سائل نے سوال میں جس چیز کو چھوڑ دیا ہے مولانا نے اسے بھی جامۂ تکمیل عطا فرمایا ہے۔ یوں تو میں ذاتی طور پر قاضی نیپال سے واقف ہی نہیں بلکہ ان کے علم و حلم اور ان کی بالغ النظری کا بہت ہی قریب سے عارف ہوں تاہم فتاویٰ برکات میں آپ کے جس تبحر علمی کا ثبوت ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اب سے چند سال قبل جب علمائے اہل سنت کے ایک عظیم اجتماع میں بالاتفاق مولانا کو قاضی نیپال اور وہاں کے سب سے بڑے اور شریعت مطہرہ کے ذمہ دار مفتی کے منصب رفیع پر فائز المرامی کا اعلان کیا گیا تھا وہ آپ کی جزوی صلاحیتوں اور آپ کے زہد و اتباع شریعت اور انتظامی امور کی بہترین انجام دہی پر منصب درس حدیث میں آپ کی اعلیٰ کارکردگی جیسی بہت ہی خوبیوں کو دیکھا گیا تھا۔ مگر فتاویٰ برکات نے جنکپور دھام کی اس عظیم کانفرنس میں شریک جملہ علمائے کرام جن میں یہ گدائے رضوی بھی موجود تھا، سب کے دل باغ باغ کر دیئے اور یہ ثابت کر دیا کہ حضرت قاضی نیپال صرف منصب قضاء ہی کے اہل نہیں ہیں بلکہ سرزمین نیپال و ہند میں امیر شریعت و امیر کاروان اہل سنت ہیں۔ آپ نے فتاویٰ برکات کے علاوہ بھی بہت سے شرعی مسائل پر اپنی کوششیں صرف فرمائی ہیں جنہیں آپ نے اچھوتے طرز استدلال سے اس قدر صاف و واضح انداز میں علماء کے سامنے رکھا کہ بالآخر علماء کو نہ صرف یہ کہ آپ کی تحقیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور فقہی وکلامی استدلال کو ماننا ہی پڑا بلکہ یہ اعتراف بھی کرنا پڑا کہ ہماری صف میں الحمد للہ اب بھی ایسے حق گو، حق نگر، حق پسند، باشعور متبحر علماء میں ایک مفتی جیش محمد صاحب صدیقی برکاتی ثم رضوی بھی ہیں۔ بات کتاب فتاویٰ برکات کی ہو رہی تھی یہ تو صرف ضمناً تاثر قلم کی کارفرمائی ہوئی وہ بھی اس لئے کہ کبھی مکان کی اہمیت مکین سے اور کبھی مکین کی اہمیت مکان سے وابستہ ہوتی ہے الحمد للہ یہاں دونوں چیزیں کارفرما ہیں۔ عرس حامدی میں ۱۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ کو میری دعوت پر حضرت میرے منجھلے صاحبزادے سید محمد رضوی کی دستار بندی کے موقع پر بریلی شریف جامعہ رضویہ منظر اسلام میں تشریف لائے تھے جبھی آپ نے مجموعہ فتاویٰ برکات کی زیارت کے لئے ایک نسخہ عنایت فرمایا کتاب زیر مطالعہ تھی کہ میری علالت کا سلسلہ شروع ہوگیا گردن اور ہاتھ میں شدید تکلیف ہوگئی جس کے باعث مطالعہ بھی رک گیا۔ اس وقت بہت سی ایسی نادر و نایاب باتیں کتاب میں نظر آئیں جو اس وقت ذہن سے اوجھل ہو چکی ہیں مجھے افسوس ہے کہ میں انہیں احاطۂ تحریر میں نہ لا سکا۔ دراصل یہ سب اس بارگاہ انوار و برکات مآب کا فیض ہے جس سے خود مولانا وابستہ ہیں میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ کتاب کو مقبول سے مقبول تر بنائے آمین۔ لکھنے کو اب بھی بہت سی باتیں رہ گئی ہیں جس میں میری عدیم الفرصتی مانع ہے میں موصوف و ناظرین سے معذرت خواہ ہوں اگر موقع ملا تو کچھ اور لکھ کر بھیج دوں گا والسلام۔

سید محمد عارف رضوی

شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام محلہ سوداگران، بریلی شریف

۲۸؍ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ مولانا تحسین رضا صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کانکر ٹولہ، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم! مناظر اسلام مولانا جیش محمد صاحب کے مجموعہ فتاویٰ میں سے بعض فتاویٰ نظر سے گذرے جن سے مولانا کی فقاہت ان کی علمیت اور بہترین طرز استدلال کا اندازہ ہوا امید ہے کہ یہ فتاویٰ طبع ہونے کے بعد عوام و خواص کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔ دست بدعا ہوں کہ مولائے کریم مولانا کی عمر میں، علم میں برکت عطا فرمائے اور ان کی یہ دینی خدمت قبول فرما کر بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دعا گو: تحسین رضا غفرلہ

۲۹؍رجب المرجب ۱۴۱۲ھ



حضرت علامہ و مولانا
مفتی محمد شبیر حسن رضوی صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ، رونا ہی، ضلع فیض آباد، یوپی

محبّم مولانا المحترم ذوالمجد والکرم جیش محمد صاحب زید مجدہ کی کتاب مستطاب فتاویٰ برکات کا چیدہ چیدہ جگہوں سے مطالعہ کیا کتاب بہت ہی اہم اور معیاری ہے مولانا موصوف کی تبحر علمی پر دال ہے مولانا موصوف کو میں زمانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے جانتا ہوں۔ ان کی علمی صلاحیتوں کی کتاب آئینہ دار ہے کتاب کے بارے میں کچھ لکھنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے۔

مولیٰ تعالیٰ موصوف کی عمر میں برکتیں بخشے تاکہ تادیر لوگوں کو ہدایت کرتے رہیں۔

محمد شبیر حسن رضوی

الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی، فیض آباد



حضرت علامہ مفتی محمد اشرف رضا صدیقی صاحب

ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر، مدینہ مسجد موسیٰ قلعدار اسٹریٹ

ہنس روڈ، بائیکلہ، بمبئی -۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین. اللہ رب محمد صلی علیہ و سلما

حامی السنن ماحی الفتن استاذ العلماء مناظر عظیم پیر طریقت، قاضی شریعت مجاہد اہل سنت شیدائی اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی الشاہ جیش محمد صدیقی حنفی برکاتی مدظلہ العالی کے مجموعہ فتاویٰ مسمی بنام "العطایا الالٰهیة فی الفتاویٰ البرکاتیہ" المعروف بفتاویٰ برکات کی جلد اول مطالعہ میں آئی بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اس کو صحیح و رجیح مسائل پر مشتمل پایا۔ اکثر فتاویٰ آیات و احادیث اور اقوال فقہاء و مفسرین سے مدلل و مبرہن ہیں۔ بعض اپنے موضوع پر ایک مستقل مقالہ و رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

محب مکرم عالم نبیل و فاضل جلیل حضرت علامہ احمد حسین صاحب برکاتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصباحی نے فتاویٰ برکات جلد دوم کے بعض فتاویٰ کی نقل محرم الحرام ۱۴۰۹ھ میں استفادہ کے لئے دیا۔ بعونہ تعالیٰ اسے بھی جلد اوّل کی طرح پایا۔ فالحمد للہ رب البرایا واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقیر عبید المصطفیٰ محمد اشرف رضا صدیقی حنفی قادری برکاتی نوری رضوی

خادم الافتاء والقضاء ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ودار العلوم امام احمد رضا بمبئی-۱۱

پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین زکوٰۃ کے بارے میں ساڑھے سات تولہ سونا کا مطلب اور ساڑھے باون تولہ چاندی کا کیا مطلب ہے۔ ساڑھے سات تولہ سونے کی رقم لگ بھگ ساٹھ ہزار اور ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم تقریباً باسٹھ سو روپیہ ہوتے ہیں اس کا کیا مطلب؟

محمد شفیع وارثی، پانچ
۱۹۹۵/۲/۲۴

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہے اسی طرح ساڑھے باون تولہ چاندی ہے تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے۔ مثلاً ساڑھے سات تولہ سونا ہے تو دو ماشہ زکوٰۃ واجب ہے۔ یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہے تو ایک تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی ہے اسی سے دیں یا اس کی قیمت دیں ساڑھے سات تولہ سونا کی زکوٰۃ دو ماشہ دیں یا اس کی قیمت جو بنے وہ دیں۔ اسی طرح ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ ایک تولہ تین ماشہ ۶ رتی دیں یا اس کی قیمت جو بنے وہ دیں تو اگر ساڑھے سات تولہ سونا کی زکوٰۃ قیمت سے دینی ہے پندرہ سو روپیہ دیں موجودہ قیمت کے مطابق اسی طرح ساڑھے باون تولہ چاندی کی موجودہ قیمت جو آپ نے تحریر کی ہے اس کی زکوٰۃ پچپن روپے واجب ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہاں اگر آپ کے پاس سونا چاندی ہر ایک بقدر نصاب نہیں تو دونوں کو ایک ساتھ کریں تو جس کے نصاب کو پہنچے اس کی زکوٰۃ نکالیں جس کی تفصیل فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، قانون شریعت اور فقہ کی کتابوں میں دیکھیں۔ واللہ اعلم بالصواب

شب ۱۳ رمحرم الحرام ۱۴۱۵ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب المفقود

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید اپنی بیوی ہندہ اور ایک لڑکا کو چھوڑ کر بخوشی، راضی کمانے کے لئے پردیس گیا۔ تقریباً چھ سال کا عرصہ ہوگیا آج تک اپنی بیوی ہندہ کو نہ روپیہ بھیجا اور نہ ایک بھی خط بلکہ کئی جگہ تلاش کرنے کے لئے آدمی گیا، لیکن پتہ نہیں چلا اور یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ زندہ ہے یا مرگیا۔ ہندہ رنج وغم میں مبتلا رہتی ہے۔ انتظار کرتے کرتے اب ہندہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر کے چھوٹے بھائی حامد سے شادی کرلوں اس بابت شریعت کا کیا حکم ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں خلاصہ جواب عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا۔

آپ کا کفش بردار: محمد کلیم الدین برکاتی

مقام مہلیا، پوسٹ کلیانپور بازار، ضلع سرہا، نیپال

۵/۵/۱۴۱۱ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: اس قسم کے سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ۵، ص ۵۰۰ پر فرماتے ہیں: ”ہمارے مذہب میں وہ نکاح نہیں کرسکتی جب تک شوہر کی عمر سے ستر سال گذر کر اس کی موت کا حکم نہ دیا جائے اس وقت وہ بعد عدت وفات نکاح کرسکے گی۔ یہی مذہب امام احمد کا ہے۔ اور اسی طرف امام شافعی نے رجوع فرمائی۔ امام مالک کہ چار سال مقرر فرماتے ہیں۔ وہ اس کے گم ہونے کے دن سے نہیں بلکہ قاضی کے یہاں مرافعہ کے دن سے خود امام مالک نے کتاب مدونہ میں تصریح فرمائی کہ مرافعہ سے پہلے اگرچہ بیس برس گذر چکے ہوں۔ ان کا اعتبار نہیں ادعا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضرورت کا علاج تو ان کے یہاں بھی نہ نکلا آج تک تو جتنا زمانہ گذرا بیکار ہے اب قاضی شرع اگر ہو بھی اور اس کے یہاں مرافعہ کیا جائے اور وہ شوہر کا مفقود الخبر ہونا تصدیق کرلے اس کے بعد چار برس کی مہلت دے اور پھر اب تک مفقود رہنا تحقیق کرے اس کے بعد تفریق کرے اور عورت عدت بیٹھے یہ ممتد زمانہ بے شوہر اور بے نان نفقہ کے کیسے گذرے گا مذہب بھی چھوڑا اور کال بھی نہ کٹا۔ لہٰذا وہ کرے جو امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ھی امرئۃ ابتلاھا اللّٰہ تعالیٰ فلتصبر حتی یاتیھا البیان" یہ ایک عورت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بلا میں مبتلا فرمایا ہے اس پر لازم ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ شوہر کی موت حیات ظاہر ہو ضرورت صادقہ کے وقت جو کسی مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ سے کسی امام کی تقلید کی جاتی ہے۔ صرف اس مسئلہ میں اس کے مذہب کی رعایت امور واجبہ میں ضرور ہوگی۔ دیگر مسائل میں اپنے امام ہی کی تقلید کی جائے گی۔ و اللّٰہ تعالیٰ اعلم.

اور شرح وقایہ جلد ثانی ص ۳۳۸ میں ہے: "غائب لم یدر اثرہ حی فی حق نفسہ فلا تنکح عرسہ و لا یقسم مالہ و لا یفسخ اجارتہ الی ان قال الی تسعین سنۃ اختلف فی المدۃ فقیل الارفق ان تقدر بتسعین سنۃ و ظاھر الروایۃ ان تقدر بموت الاقران فان فی ھذا العصر قلما یعیش المرأ تسعین سنۃ." اور ہدایہ اولین ص ۶۰۲ میں ہے: "و قال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بنیہ و بین امرأتہ و تعتد عدۃ الوفاۃ ثم تزوج من شاء ت لان عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ھکذا قضی فی الذی استھواہ الجن بالمدینۃ الخ. و لنا قولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امرأة المفقود انها امرأته حتی یاتیها البیان و قول علی رضی اللّٰہ عنہ فیہا ھی امرأۃ ابتلیت فلتصبر حتی یستبین موت او طلاق و عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ رجع الی قول علی رضی اللّٰہ عنہ و اذا تم لہ مائۃ و عشرون سنۃ من یوم ولد حکمنا بموتہ قال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ھذہ روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہ اللّٰہ و فی ظاھر المذھب یقدر بموت الاقران و فی المروی عن ابی یوسف رحمہ اللّٰہ بمائۃ سنۃ و قدرہ بعضھم بتسعین و الاقیس ان لا یقدر بشیٔ و الارفق ان یقدر بتسعین و اذا حکم بموتہ اعتدت امرأتہ عدۃ الوفاۃ من ذلک الوقت. ملتقطا" اور سراجی میں ہے: "ففی ظاھر الروایۃ انہ اذا لم یبق احد من اقرانہ حکم بموتہ و روی الحسن ابن زیاد عن ابی حنیفۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان تلک المدۃ مائۃ و عشرون سنۃ من یوم ولد فیہ المفقود و قال محمد رحمہ اللّٰہ تعالیٰ مائۃ و عشر سنین و قال ابو یوسف رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ مائۃ و خمس سنین و قال بعضھم تسعون سنۃ و علیہ الفتویٰ" اور شریفیہ میں ہے: و ذھب بعضھم الی انھا سبعون سنۃ لما ورد من الحدیث فی اعمار ھذہ الامۃ" اور اسی کے حاشیہ میں ہے: "قولہ من الحدیث قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اعمار امتی مابین ستین الی سبعین انتھی"

اور حاشیہ شرح وقایہ ج ۲، ص ۳۳۸ کتاب المفقود حاشیہ ۳ میں ہے: "ثم اختلفوا فیہ ھل ھو تسعون او مائۃ او مائۃ و عشرون و منھم و ھم المتأخرون اعتبروا الغالب من الاعمار ای اکثر ما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يعيش اليه الاقران غالباً لا اطوله فقدره بستين لان من يعيش فوقها نادر و الحكم للغالب. انتهى " اور حواشی ہدایہ الاولین ص ۲۰۲ پر بحوالہ فتح القدیر ہے: "و عندي الاحسن سبعون لقوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعمار امتي مابين الستين الى السبعين فكانت المنتهى غالباً. " اور صاحب شریفیہ نے فرمایا: "لاتتزوج امرأته عندنا و هو مذهب علي رضى الله تعالىٰ عنه. " و الله تعالىٰ بالصواب

جیش محمد صدیقی برکاتی

۱۴۱۱/۵/۹

۹۲/۲۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ وہابی کے یہاں شادی بیاہ کرنا کیسا ہے ان کے ساتھ بولنا کھانا پینا، بیٹھنا کیسا ہے؟ علمائے کرام کے مقدس زبان سے پتہ چلتا ہے کہ وہابی کے ساتھ تعلق جوڑنا برا ہے کیونکہ وہ بتاتے ہیں وہابی سے الگ رہوان کے ساتھ نہ ملو، جاہلو کے درمیان وعظ وتقریر کے ذریعہ بتاتے ہیں مگر عالم جاہلوں سے تو یہ کہہ دیتے ہیں اور خود اپنے وہابی کے ساتھ رشتہ جوڑ لیتے ہیں مثلاً مولانا عبدالشکور صاحب سوہپوراپنی بہن کی شادی وہابی کے گھر میں کیا ہے مولوی محمد یوسف جونوسو بگہہ پڑھاتے ہیں اپنی بہن کا رشتہ وہابی کے یہاں کیا ہے مولوی محمد اسلام الدین ٹلی کاٹلہی کے حنیف جو وہابی ہے ان کے ساتھ ایک ہاتھ سے مصافحہ چائے پان بولنا اٹھنا بیٹھنا سب کرتے ہیں۔ یہی عالم اپنی تقریر میں بتاتے ہیں کہ وہابی کے یہاں جو اپنی بیٹی کو دیتا ہے وہ زنا کرنے کے لئے دیتا ہے اور وہی خود شادی بیاہ کر لیتے ہیں ہم جاہلوں سے کہہ دیتے ہیں اور خود کرتے ہیں ایک عالم بھول چوک سے کرلیا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی بات نہیں مگر کئی عالم کو دیکھ رہا ہوں کہ اس میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسی لئے لکھنا پڑا ہے کہ ایک آدمی وہابی کے یہاں اپنی بیٹی کا تعلق یعنی شادی کی تاریخ مقرر کر چکا ہے ہم نے منع کیا ہے تو وہ کہتے ہیں زیادہ بکواس نہ کرو اب عالم سب کچھ کرتے ہیں بولتے ہیں شادی بیاہ، کھانا پینا سب کچھ کرتے ہیں اور ہم کو منع کرتے ہیں فی الحال عالم کے رشتہ کا ثبوت دیتے ہیں تو شرمانا پڑتا ہے اس لئے گزارش ہے کہ اگر ان سے تعلق جوڑنا منع ہے تو تمام عالم کی کمیٹی بلاویں اور سب کو سمجھاویں اور ہم لوگوں نے جو تاریخ مقرر کرلی ہے اس کو کیا کریں؟ خلاصہ جواب عنایت فرمائیں۔

محمد انور علی مقام لواکھور، پرساہی

۴ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: وہابی کے یہاں شادی بیاہ کرنا حرام ہے لڑکی دینا زنائے خالص کے لئے دینا ہے دینے والا چاہے عالم ہو بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں وہ عالم نہیں ہے آپ بچیں اور ایسے عالموں کو غیرت دلائیں وہابی یا وہابیہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا کہ اللہ و رسول کی توہین کرکے مرتد ہوچکے ہیں علمائے حرمین شریفین نے ان پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ کہ وہابیہ کافر ہیں اور کافر سے مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ قرآن وحدیث کا یہی فیصلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۴۰۵/۴/۲



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں ایک شخص نے ایک ماں کی دو لڑکی سے شادی کی ہے اس پر گاؤں کے آدمیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے نکتہ چینی کیا اس پر اس شخص نے یہ جواب دیا کہ تھوڑا تھوڑا گناہ سب تقسیم کر لیں اور دوسری لڑکی سے ایک بچی بھی پیدا ہوئی ہے یہ معاملہ لے کر گاؤں میں دو پارٹی ہو گئی۔ اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ نکاح پڑھانے والے اور اس کا ساتھ دینے والے اور ساتھ دے کر نکاح پڑھوانے والے کا از روئے شرع کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث سے جواب عنایت فرمائیں۔

محمد منصوری مقام سوگا پوسٹ جلیشور، ضلع مہوتری نیپال

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۰۵

الجواب بعون الملك الوهاب: فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ کے ص ۲۸۸ پر ہے: "لا يجمع بين الاختين نكاحا" یہی عبارت جلد ثالث فتح القدیر ص ۱۲۱ پر موجود ہے یہی الفاظ کفایہ میں مسطور ہے۔ درمختار اور رد المحتار سے یہی معلوم کہ دونوں بہنوں کا نکاح میں لانا حرام ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ کی حدیث شریف میں ہے: "لا يجمعن ماء ه في رحم اختين" کہ ہرگز دونوں بہنوں کے رحم میں اپنا پانی کوئی جمع نہ کرے۔ ہدایہ کے حاشیہ پر ہے۔ هذا الحديث دليل عن حرمة الجمع في النكاح اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: "و ان تجمعوا بين الاختين" پارہ ۴، رکوع ۱۴۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم، ص ۱۵۳ میں ہے یک ساتھ دونوں بہنوں کا نکاح میں لانا حرام قطعی اشد حرام اور مثل زنا ہے پھر اگر ایک سے پہلے اور دوسری سے بعد میں کیا ہے تو پہلی کا نکاح درست دوسری کا حرام مگر اب پہلی کو بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا جب تک کہ دوسری کو اپنے سے جدا نہ کر دے اور اس کی عدت پوری نہ ہو جائے مثلاً حاملہ ہے تو وضع حمل کرے، حائضہ ہے تو تین حیض گذارے تب پہلی سے قربت کر سکتا ہے بے دوسری کی عدت گزارے پہلی حرام ہی رہے گی بچی دونوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نکاح میں آنے کے بعد پیدا ہوئی ہے تو ولد حرام ہوئی ساتھ دینے والے نکاح پڑھانے والے گمراہ گمراہ گر، اجہل، گنہگار خطا کار، مستحق عذاب نار ہیں سب پر توبہ فرض جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے اشخاص سے میل جول سلام کلام بند رکھیں اور اگر جانتے بوجھتے ساتھ دیا اور اس ناپاک ملعون فعل کو حلال سمجھا تو حکم بڑا سخت ہے نکاح پڑھانے والے اور ساتھ دینے والے از سر نو اسلام کا کلمہ پڑھیں، بیوی رکھتے ہوں تو سب تجدید نکاح کریں کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے اور کفر سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے۔ من اعتقد الحرام حلالا او علی القلب یکفر. ج۵، ص۱۵۳

ایسا شخص دنیا پرست اگر امام ہو تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام و گناہ ہے تاوقتیکہ توبہ اور تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کرے اور اگر دونوں نکاح ایک ہی ساتھ ہوا تو دونوں کا نکاح باطل فوراً دونوں کو علیحدہ کر دیں اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ شرع کے حکم کو جان سے زیادہ عزیز سمجھے، خواہشات نفسانی کے پیچھے نہ چلے اچھوں کا ساتھ دے بروں سے دور رہے گناہ کے کام پر کسی کا ساتھ نہ دے باپ ہی کیوں نہ ہوں استاذ، پیر ہی کیوں نہ ہوں کہ معصیت کے کام میں کسی کا ساتھ دینا روا نہیں۔ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے: "و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان" پ۶، سورہ مائدہ، رکوع ۱۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب

۱۷ ربیع الآخر ۱۴۰۵ھ

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو حالت حمل میں غصہ کی حالت میں دو طلاقیں دیں زید اب پھر اپنی بیوی کو نکاح میں لانا چاہتا ہے کیا لاسکتا ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد شہاب حسین، ساکن گجریا، پوسٹ مہندر نگر، ضلع دھنوشا، نیپال

۱۵/شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

الجواب بعون الملک الوھاب: فی الواقع زید نے ہندہ کو دو ہی طلاق دی ہے تو عدت میں رجعت کرسکتا ہے نکاح کی حاجت نہیں اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بلا حلالہ چارہ نہیں۔ قال تعالیٰ: "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۴۱۹/۸/۱۶ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کا کہنا ہے کہ میں نشے کی حالت میں تھا لیکن ہوش و حواس میں تھا اور غصہ کی حالت میں میں نے کہا کہ میں اپنی زوجہ کو میکہ سے آنے کے بعد طلاق دیدوں گا اور بکر کا کہنا ہے کہ زید نے کہا کہ طلاق دیا اور پھر پوچھے جانے پر اب بکر کہتا ہے کہ دے دیا۔ یا دے دوں گا وہ مجھ کو یاد نہیں جب کہ زید شروع سے کہتا آرہا ہے کہ میں نے کہا ہے دے دوں گا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا

المستفتی: محمد قمر الہدیٰ برکاتی، حاجی نگر گنگور، مدھوبنی (بہار)

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوئی۔ "طلاق دے دوں گا" کا جملہ وعدۂ طلاق ہے طلاق نہیں۔ واللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ اعلم بالصواب۔

یکشنبہ ۱۵/۱/۱۴۲۰ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو بحالت نشہ کہا ایک دو تین طلاق میں دے دیا۔ زید کے گھر میں کوئی کام تھا بیرونی رشتہ داروں کی بھی دعوت تھی زید کی بیوی ہندہ اپنے خسر وادر ساس کو نہیں پوچھتا چھ کیا زید تاڑی شراب پی کر آیا بیوی ہندہ سے کہا میرے باپ ماں کو کیوں نہیں دعوت دی بات بڑھ گئی زید کو نشہ تھا ہی بولا ایک دو تین طلاق تم کو دے دیا۔ طلاق کونسی واقع ہوئی؟ کیا ایک کی تاکید دو تین کر رہی ہے؟ طلاق بائن ہوئی یا مغلظہ جواب مرحمت فرمائیں، یا نشہ کی حالت یا حد سے زیادہ غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا و توجروا

(۲) زید مذکور جب سے طلاق دیا ہے اب تک تیرہ ماہ ہو رہے ہیں اس کا سونا بیٹھنا اسی مطلقہ کے ساتھ ہے اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد طاہر حسین تاراپٹی، دھنوشا

۱۴/محرام الحرام ۱۴۲۰ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں بلاشک وشبہ تین طلاقیں مغلظہ بائنہ واقع ہوگئیں۔ زید اب نہ رجعت کرسکتا ہے نہ دوبارہ بلاحلالہ نکاح۔ قال تبارک و تعالیٰ: "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" یعنی تین طلاقوں کے بعد وہ عورت بے حلالہ زید کے لئے حلال نہیں ہوسکتی حلالہ سے پہلے اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا سلوک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرام حرام حرام بلکہ زنائے خالص۔ زید پر فرض ہے کہ فوراً اس کو اپنے پاس سے الگ کردے اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا ترک کردے اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس کا بائیکاٹ مکمل طور پر کیا جائے کہ قرآن شریف میں ہے: فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین۔" ہاں طلاق بحالت غصہ واقع ہے جب تک وہ حد جنون تک نہ پہنچے۔ اور طلاق بحالت نشہ بھی واقع ہے۔ کما فی الجزء الخامس من الفتاویٰ الرضویه و بدائع الصنائع و عمدة القاری وغیرها و التفصیل فی الفتاویٰ البرکاتیه ص ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، تا ۱۴۰۔ و الله تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۷/۱۴۲۰ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو حالت حمل میں تین طلاق دے دیا۔ اور زید طلاق دینے کے بعد چھ ماہ کے لئے باہر چلا گیا پھر گھر واپس آیا اور دوبارہ ہندہ کو اپنی نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ اس کی کیا صورت ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: عبدالقدوس برکاتی ازہری، سراہی مدھوبنی بہار

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مستفسرہ میں ہندہ زید پر بحرمت غلیظہ حرام ہوگئی اب زید نہ رجوع کرسکتا ہے۔ اور نہ بلا حلالہ نکاح۔ حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اول ہندہ عدت کی مدت پوری کرے یعنی وضع حمل کرے پھر دوسرے سے نکاح صحیح کرے پھر وہ دوسرا وطی کے بعد طلاق دے پھر ایام عدت گزارے حائضہ ہے تو تین حیض، حاملہ ہے تو وضع حمل۔ پھر اول شوہر زید سے نکاح ہوسکتا ہے۔ قال تعالیٰ: "فان طلقها فلا تحل له من بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حتی تنکح زوجا غیرہ" واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

۲۹ر شوال المکرم ۱۴۲۰ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کا سسرال ونیہال ایک ہی محلّہ میں ہے زید ہندہ کو اس کے میکہ میں رکھ کر باہر چلا گیا اور دس ماہ کے بعد واپس اپنے ننیہال آیا جب زید کی ساس کو زید کی آمد کی خبر معلوم ہوئی تو اس کی ساس نے زید کو برا بھلا کہا اور یہ بھی کہا کہ اپنی کو (میری لڑکی) رخصتی کرا کر لے جاؤ یا کلیر کر دو۔ فائنل کر دو اس پر زید نے کہا کہ جاؤ ہم نے کلیر کر دیا کئی بار بولا وہاں پر موجود گواہان مرد وعورت کا کہنا ہے کہ زید نے "کلیر لفظ کے ساتھ جواب دے دیا جواب دیا" کا استعمال کئی بار اپنے ساس کے سامنے کیا اور زید کا کہنا ہے ہم نے جواب کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور زید لڑکی کو رخصتی کرا کر لے جانا چاہتا ہے اور لڑکی بھی زید کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت کیا جائے۔

محمد ادریس مقام وپوسٹ پھرا تھانہ جے نگر، ضلع مدھوبنی بہار

گواہان: (۱) محمد نور حسن (۲) محمد منیف (۳) محمد صدیق

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ مذکورہ میں زید کی بیوی بطلاق بائن مغلظہ ہوگئی۔ زید کے نکاح سے نکل گئی کہ لفظ "کلیر کر دو، فائنل کر دو" سے مراد طلاق ہے اور مذاکرۂ طلاق کی حالت میں "کلیر" اور "فائنل" کا لفظ رد وسب کا احتمال نہیں رکھتا ایسی صورت میں نیت نہیں دیکھی جاتی بغیر نیت بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم، ص ۵۰۵ پر ہے: "تو آزاد ہے فی الهنديه و لو قال في حال مذاكرة الطلاق باينتك او

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابنتك او ابنت منك او انت سائبة او انت حرة يقع الطلاق و ان قال لم انو الطلاق لايصدق قضاء" اور اسی میں ج ۵/ص ۵۳۸ پر ہے:
"اعتاق المرأة و ان كانت من الكنايات فلا يحتمل ردا و لا سبا كما لايخفي و في الدر المختار انت حرة لا يحتمل السب و الرد قال الشافعي اعتقتك مثل انت حرة كما في الفتح و الحالة كما ترى حالة الغضب فلا يفهم في الحكم الا الطلاق"

اور سائل سے معلوم ہوا کہ زید کی عورت معاذ اللہ معاذ اللہ ہزار بار معاذ اللہ اس کے باپ کی ممسوسہ موطوءہ ہوچکی کہ اس سے مساس بوس و کنار حتی کہ زنا بالجبر کا مرتکب عورت کے ساتھ ہوچکا و لاحول و لا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ معاذ اللہ رب العلمین جب ایسا فی الواقع ہوا تو عورت اپنے شوہر پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی اب ایسی صورت میں عورت کا نکاح جدید کے ساتھ بھی زید کے لئے حلال نہیں ہوسکتی گرچہ اسی قدر ثابت ہو کہ زید کے باپ نے اسے بشہوت مس کیا یا بشہوت بوسہ لیا کہ حرمت کو اسی قدر بس ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب

۲۹ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ



طلاق نامہ:

میں محمد عبدالستار ابن محمد ریاست حسین صافی ساکن بھگر پورہ وارڈ نمبر ۳ مہوتری، نیپال اپنی بیوی مدینہ خاتونہ بنت محمد اسلام صافی ساکن پراری، ضلع دھنوشا نیپال کو آپس میں اتفاق و اتحاد قائم نہ رہنے کی وجہ سے چند گواہوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سامنے طلاق مغلظہ یعنی تین طلاق دیتا ہوں۔ فقط

محمد عبدالستار ساکن بھمر پورہ، ضلع مہوتری نیپال

نشان انگوٹھا

گواہوں کے نام:

(۱) لال محمد، بھمر پورہ، وارڈ نمبر ۵ (نشان انگوٹھا) (۲) محمد غلام رسول صافی گھر پپرا کٹیا

(۳) محمد ذاکر گھر ڈیہی عبدالستار ریاست صافی خلیل صافی

عبدالرشید راعین بردابا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ محمد عبد الستار ابن محمد ریاست بھمر پورہ نے اپنی بیوی مدینہ خاتون بنت محمد اسلام صافی ساکن پراری کو طلاق لکھ کر بذریعہ ڈاک بھیجا جو بارگاہ عالیہ میں حاضر ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ مدینہ خاتون کو طلاق واقع ہوگئی کہ نہیں؟ حکم شرع بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔ فقط

عبداللہ عرف جھبو صافی کٹیا مہوتری، نیپال

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں ثبوت طلاق کے لئے شوہر کا اقرار ضروری ہے کہ میں نے یہ طلاق نامہ لکھا یا لکھایا عورت اس پر گواہ پیش کرے خط سے مشابہ یا اس کے سے دستخط یا اس کی مہر ہونا ناکافی ہے ہاں اگر عورت کو اس پر اطمینان اور غالب گمان ہے کہ یہ طلاق نامہ اسی کا ہے تو اس پر عمل کرنے کی اسے اجازت ہے مگر شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۴۵۶ پر ہے ایسے خطوط سے ثبوت طلاق دو امر پر موقوف یا تو شوہر اقرار کرے کہ واقعی میں نے خط یہ خط لکھا تھا یا دو مرد خواہ ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرد دو عورتیں ثقہ عادل شہادت شرعیہ دیں کہ ہمارے سامنے شوہر نے خط مذکور لکھا اشباہ وغیرہا میں ہے۔ "ان كتب على وجه الرسالة مصدرا معنونيا و ثبت ذلك باقراره او بالبينة فكالخطاب" اور ص ۴۵۴ پر اسی میں ہے ثبوت خط کے لئے اس کا اقرار ہو یا گواہان عادل کی شہادت۔ اگر وہ انکار کرے اور گواہ نہ ہوں تو مجرد شان خط ملنے یا ان قرائن سے ثبوت نہیں ہو سکتا علماء نے فرمایا ہے: "لا يعمل بالخط" اور فرمایا ہے: "الخط يشبه الخط و الخاتم يشبه الخاتم" اور ص ۴۵۱ پر ہے کوئی تحریر بے شہادت یا اقرار کاتب مسلم نہیں ہو سکتی اگر چہ خط اسی کا معلوم ہوتا ہو علماء فرماتے ہیں: "الخط يشبه الخط و الخاتم يشبه الخاتم كما في الهنديه وغيرها انتهى" تو صورت مستفسرہ میں اگر عبد الستار کو اس تحریر کا اقرار ہے یا گواہان عادل سے ثابت ہے تو مدینہ خاتون کو تین طلاقیں ہو گئیں عدت کے بعد کسی دوسرے سے جو اس کا ہم کفو ہو نکاح کر سکتی ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب و اليه المرجع و المآب

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید نشہ کی حالت میں اپنی بیوی ہندہ کو دو طلاق دیا اور زید کو کوئی خبر نہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے۔ مگر اس جگہ ایک شخص موجود تھا نشہ ختم ہونے کے بعد اس نے بتایا کہ تم نے اپنی بیوی کو دو طلاق دیا ہے۔ ہندہ سے پوچھا گیا تو اس نے بھی بتائی کہ میرے شوہر نے مجھ کو دو طلاق دیا ہے۔ اس کے بعد ہندہ اپنے میکے چلی گئی۔ ۶ مہینے بعد آئی ہے شوہر کہتا ہے میں رکھونگا اور ہندہ بھی راضی ہے ایسی صورت میں کیا زید بغیر دوبارہ نکاح کرائے ہندہ کو اپنے نکاح میں رکھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکتا ہے یا دوبارہ نکاح کی حاجت ہے؟ اگر دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے تو کس صورت میں مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

المستفتی: بندہ قادر حسین ادھیانہ

۲۷ رشوال المکرم ۱۴۲۲ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مستفسرہ میں دوطلاق رجعی واقع ہوئی عورت اگر عدت میں ہے تو نکاح کی دوبارہ حاجت نہیں ہے اور عدت گذر چکی ہے تو دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ ایک طلاق یا دوطلاق دی ہے اگر تین طلاق دی ہے تو ہندہ زید کے لئے بلا حلالہ جائز نہ ہوگی۔ قال الله تعالیٰ: "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ" والله تعالیٰ اعلم بالصواب۔

یکم ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی لیکن زید کی پہلی بیوی سے چار بچے تھے ہندہ چند روز زید کے ساتھ گزارنے کے بعد زید خود ہندہ کو لے کر میکے پہنچادیا اس کے بعد زید پھر واپس ہندہ کو لینے کے لئے نہیں آیا بکر خود زید کے گھر جا کر زید سے کہا کہ تم اپنی بیوی کو لے آؤ لیکن زید نے صاف جواب دیا کہ میں ہندہ کو لینے کے لئے نہیں جاؤں گا بلکہ ہندہ کے والد خود گاؤں کے چار مکھ آدمی کو لے کر آدے اور انگوٹھا چھاپ دے کہ ہم کو لڑکی سے کوئی ضرورت نہیں ہے زید ساتھ ہی طرح طرح کے الزام لگاتا ہے کہ لڑکی دو نمبر ہے یہاں تک کہ گاؤں سماج کے صدر سکریٹری زید کے گھر جا کر زید سے چار مرتبہ کہا کہ تم اپنی ہندہ کو لے آؤ لیکن زید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے پھر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا یہاں تک کہ چار سال گذر گیا لیکن زید ہندہ کو لے جانے کے لئے تیار نہیں اور نہیں طلاق دینے کے لئے تیار ہے اور لڑکی کے والد کا یہ مقصد ہے کہ زید اگر ہندہ کو نہ لے جاتا ہے تو کم از کم آزاد کر دے تا کہ دوسری شادی کر دوں اس لئے حضور والا سے گذارش خدمت ہے قرآن و حدیث کے روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

عبدالحکیم اویسی برجھیاوی

گـــواہ: (۱) جھولی منصوری (۲) محمد بدیع الزماں

(۳) محمد آس محمد (۴) سومن شاہ (۵) محمد عظیم الدین (۶) محمد ناظر (۷) محمد صدیق

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں ہندہ جس طرح بھی ہو پہلے طلاق حاصل کرے بغیر طلاق زید ہندہ کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ہو سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یکم ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنک پور (نیپال)



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ جو زید کی زوجہ ہے آپس میں جھگڑے ہوئے زید نے یہ الفاظ کہے: ”ایک دو تین تم کو طلاق دیا۔ زید سے پوچھا گیا تم نے اپنی بیوی کو کیے طلاق دیا تو اس نے حلفیہ بیان دیا کہ اس نیت سے ہم نے صرف ایک طلاق دی تھی۔ میں دو یا تین کی نیت سے یہ الفاظ نہ کہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کی بیوی ہندہ پر کتنی طلاق واقع ہوئی۔ نیز یہ بھی بتایا جائے۔ جس وقت زید نے یہ الفاظ کہے ہندہ حاملہ تھی وضع حمل بذریعۂ آپریشن ہوا اس وقت سے اب تک ہندہ حائضہ نہ ہوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے یعنی طلاق سے سات ماہ قبل جو بند ہوا طلاق کے چار ماہ بعد تک ہندہ حائضہ نہ ہوئی۔ بارگاہ عالیہ میں عرض کرتا ہوں کہ ہندہ کی عدت کیا ہوگی؟ اور اس کی مدت کیا ہوگی؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد اسحاق سارسر، سرہا، نیپال

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں ایک طلاق واقع ہوئی کہ اس علاقہ میں عوام ایک دو تین کے کلمات جملہ مستقبلہ کو مؤکد کرنے کے لئے ہی بولتے ہیں ان سے ارادہ ایک دو تین کے معانی کا نہیں کرتے بلکہ محض آئندہ بولے جانے والے الفاظ کی تاکید کا ارادہ کرتے ہیں۔ عدد کے معنی مراد نہیں لیتے اور اگر اس نے تین کی ان الفاظ سے نیت کی تھی اور ظاہر نہ کی تو زنا کا وبال زید پر ہوگا عورت الزام سے بری۔ "فانها مكلفة بالظاهر و الله تعالىٰ يتولى السرائر" ہندہ کی عدت وضع حمل ہے جو آپریشن سے ہوا بعد وضع حمل عدت کی مدت تمام ہوگئی حیض سے اس کی عدت شمار نہ ہوگی۔

اگر زید نے ایک ہی طلاق دی تھی اور عدت میں رجعت نہ کی تھی تو اب نکاح جدید کرے اور اگر ایک دو تین سے تین کی نیت کی تھی تو بے حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ والله تعالىٰ اعلم بالصواب و اليه المرجع و الماب

۲۹/۱۱/۱۴۲۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ محمد مبارک رضا مقام و پوسٹ لوکہا ضلع مدھوبنی بہار نے اپنی بیوی کو ہمیشہ ہدایت کرتا رہا کہ گندگی سے پرہیز کرو جس سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے۔ مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہی اسی دوران ایک روز بہ نیت تہدید یعنی ڈرانے کے نیت سے دو طلاق دے دیا طلاق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینے کے وقت میاں بیوی کے علاوہ کوئی تیسرا آدمی موجود نہیں تھا۔لڑکی نے جب یہ بات بولی تو لڑکا سے ہم لوگوں نے پوچھا تو کہا کہ دو طلاق میں نے دیا ہے اسی وقت دونوں کو الگ کر دیا گیا حلالہ کرنا پڑے گا یا عقد ثانی۔ فقط والسلام

آپ کا خادم محمد مبارک رضا، مقام و پوسٹ لوکہا ضلع مدھوبنی بہار

۱۰ / دسمبر ۲۰۰۲ء

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں دو طلاق رجعی واقع ہوئی عدت کے اندر شوہر رجعت کر سکتا ہے اور اگر عدت کی مدت ختم ہوگئی ہے تو صرف نکاح کی حاجت ہے حلالہ کی ضرورت نہیں کہ حلالہ تین طلاق میں ہوتا ہے۔ قال تعالیٰ: "الطلاق مرتٰن فامساك بمعروف او تسريح باحسان" (پ۲، ع۱۲) خزائن میں ہے طلاق رجعی دو بار تک ہے اس کے بعد پھر طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں اسی میں ہے طلاق رجعی میں عدت کے اندر شوہر عورت سے رجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لئے کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد جیش صدیقی برکاتی

۶/۱۰/۱۴۲۳ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید مدرسہ میں استاذ کی حیثیت سے درس وتدریس کا کام انجام دے رہے تھے۔ اپنی ایک شاگردہ سے محبت کرنے لگے۔ گہری محبت ہوجانے کے بعد دونوں نے قرآن شریف پہ ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے شادی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریں گے۔ اب استاذ نے شاگردہ کے باپ سے کہا کہ میری شادی آپ اپنی لڑکی سے کردیں۔ مگر لڑکی کے ماں باپ اور محلہ والے شادی سے انکار کیے شادی ہرگز نہیں ہوگی کیونکہ آپ کی عمر کافی ہے آپ کے پاس پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں اور پوتے، پوتی ہیں لڑکی صرف گیارہ برس کی ہے عوام میں اس کا بہت برا اثر پڑے گا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ ان دونوں نے جو قسم کھائی ہے تو ان دونوں پہ شریعت کا کیا حکم عاید ہوتا ہے؟

آپ کا ممنون ومشکور محمد قمرالدین نوری، میڈیکل ہریون بازار، سرلاہی، نیپال

۲۲/۷/۱۴۲۱ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مستفسرہ میں اولیاء کو حق حاصل ہے کہ ایسا رشتہ نہ ہونے دیں نکاح سے روک دیں لڑکی اگر نابالغہ ہے تو اسے اس کا ہرگز اختیار نہیں کہ اپنے نکاح کی بات کسی سے کرے اور اس کے کسی وعدہ کا نہ اعتبار اور نہ اس کے کسی اقرار وانکار کا کہ وہ غیر مکلفہ ہے اور اگر بالغہ ہے تو اولیاء کی بات مانے اپنے انجام کو سوچے اور قسم کھا لیا ہے تو توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا انہیں کپڑے دے یا ایک غلام آزاد کرے اس کی قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے ایسی صورت میں شرعاً قسم توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھائی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہئے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد جیش صدیقی برکاتی

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کو مسجد و مدرسہ کا عوام نے خزانچی بنادیا اور زید شراب بھی پیتا ہے جو ابھی کھیلتا ہے اور شراب پی کر کے آتا ہے تو امام کے ساتھ گندی گندی باتیں کرتا ہے اور امام صاحب کو اپنا غلام سمجھتا ہے۔ ایسے خزانچی کے اوپر شریعت کا حکم کیا ہے اور جو ایسے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں ان لوگوں کے اوپر شریعت کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم جواب مدلل و مفصل مرحمت فرمائیں قرآن وحدیث کی روشنی میں۔

محمد عبدالرحمٰن برکاتی، امام مسجد سکھوا بازار (نیپال)

الجواب بعون الملك الوهاب: کسی مسجد و مدرسہ کا رکن ایسے شخص کو بنانا جو شرابی ہو یا جواری ہو یا بدگو ہو۔ حرام ہے اور سخت حرام اور ایسے لوگوں کا ساتھ دینا بھی حرام توبہ سب پر فرض۔ توبہ نہ کرے تو مقاطعہ ضروری ہے۔

محمد جیش صدیقی برکاتی

۱۴۲۰/۸/۵ھ

☆☆☆

بحضور فیض گنجور جناب حضرت علامہ مولانا محمد جیش صاحب برکاتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش خدمت یہ ہے کہ ایک اہل سنت کے مذہب کو ماننے والا مسلمان بت کو پوجنے والا اور اس نے اپنے دیو کے نام سے ایک بکری کا بچہ اتر جانب لٹا کر اپنے ہاتھ سے سرکشی کیا ہے اور اس گوشت کو کافروں کی جماعت میں تقسیم کیا ہے اور وہ شخص اپنے گھر کے کام میں لایا ہے بت کے پوجنے والے مسلمان اور سرکشی کرنے والے مسلمان کیسا ہوا؟ حضرت سے اپیل ہے کہ اس کا فتویٰ دیں گے۔ عین نوازش ہوگی!

محمد شہادت حسین، گجریا، دھنوشا، نیپال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۹/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوہاب: لاحول و لاقوۃ الا باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ ثم لا حول و لاقوۃ الا باللہ بت کا پجاری ہرگز مسلمان نہیں جب مسلمان نہیں تو سنی کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر قبل مسلمان تھا کسی دیوی دیوتا کے پوجنے کے بعد مسلمان نہ رہا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ جب تک توبہ خالصہ نہ کرے اس سے سلام و کلام نشست و برخاست سب حرام۔ مرنے پر جنازہ وغیرہ بھی حرام۔ اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے کلمہ پڑھے بیوی سے ازسرنو نکاح کرے اور جن لوگوں نے اس کا گوشت کھایا وہ سب حرام کھایا سب توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۴۱۲/۲/۱۴ھ

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسلمان بکری خصی ذبح کر کے بے پیٹ چاک کئے گرم پانی سے اس کا بال اڑاتے ہیں آیا مسلمانوں کو اس کا گوشت کھانا کیسا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

(مولانا) محمد سراج الحق نوری، لوہار پٹی (نیپال)

۲۰/ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ

الجواب بعون الملک الوہاب: ایسے گوشت سے احتراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۴۱۲/۱۱/۲۴ھ

☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ العلم خزائن و مفاتیحہا السوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں ضلع سیتا مڑھی تھانہ وانچل میجرگنج میں ایک بھرا گاؤں ہے جہاں آج سے بیس سال پیشتر فرقہ باطلہ دیابنہ کی بنیاد پڑی چند ذی شعور سنی مسلمان بالخصوص حضرت علامہ غلام محمد صاحب رضوی اور صوفی جمال محمد صاحب رضوی نے ان لوگوں کے باطل عقیدہ کی نقاب کشائی فرمائی جس سے لوگ دو گروہ میں تقسیم ہوگئے نوبت بایں جا رسید کہ فریقین ایک زمانہ تک مقدمہ لڑتے رہے غریب سنی مسلمان بھائی جن کی معاشی حالت کمزور تھی ان کے قدم لڑکھڑا گئے اس شرط پر صلح کرنے پر مجبور ہوگئے کہ مسجد و مدرسہ فرقہ باطلہ دیابنہ ناریہ کے سپرد کیا جائے اور ایسا ہی ہوا العیاذ باللہ غریب سنی مسلمان تمام سے علیحدہ ہوگئے کچھ سال بعد ہمارے سنیوں کا جذبہ بیدار ہوا اور حضرت مولانا موصوف کی کرم نوازی کہ علاقائی چند علمائے کرام کی موجودگی میں ایک اجلاس منعقد فرما کر انھیں حضرات کے مشورہ سے مدرسہ رضویہ ضیاء العلوم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ راور زید جو سنی حافظ قران ہے اس کو سکریٹری منتخب کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ چند سالوں تک بہت اعلیٰ پیمانے پر ادارہ مذکورہ چلتا رہا۔ ادھر زید مذکور کے اندر نفسانیت، خودغرضی، خود پسندی اور بدنیتی آگئی ہے مدرسہ کی زمین جو رجسٹری ہوئی باتفاق رائے سکریٹری میں نام دینے کو کہا گیا لیکن ایک موقع سے اس نے کہا کہ یہ کسی کے باپ کا مدرسہ نہیں ہے میرے باپ کا ہے اس جملہ پر لوگوں نے کہا کہ دستاویز سے جلد اس کا نام خارج کرایا جائے تو وہ آمادہ نہیں ہوا، اور ادھر سات آٹھ سال سے مدرسہ کا حساب نہیں دے رہا ہے اس کی خاطر علاقائی گنے چنے لوگوں کو بلوایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا اور گاؤں کا غیر مسلم مکھیا بھی تھا۔ ان لوگوں کے سامنے حساب و کتاب
والے فریق کو تاریخ مقرر کر دیا۔ فریق اول مطمئن تھے کہ وقت مقررہ پر میٹنگ
ہو گی لیکن وقت آنے سے قبل غیر مسلم مکھیا جو شرابی و کبابی ہے اس کو مرغا وغیرہ
پلا کر ساری باتوں کو دبا دیا اور وہی مکھیا ایک طرفہ فیصلہ دینے پر مجبور تھا زید
بغیر مشورہ کمیٹی کے آج دو تین سال سے مدرسہ کا معلم بھی ہے۔ فریق اول
بچوں کو مدرسہ میں پڑھنے سے روکتا ہے ایک موقع سے دس افراد فرقہ باطلہ دیا
سے ہم لوگوں میں شریک ہوئے اور سبھوں نے توبہ وعدہ وعید بھی کیا عید کی نماز
کے لئے وہ لوگ بھی آئے۔

(ابھی مدرسہ کے فیلڈ ہی میں عید و بقر عید کی نماز ہوتی آ رہی ہے) ان
ان لوگوں کو فطرہ دینے پر مجبور کیا اور کہا جو شخص فطرہ ادا نہ کرے گا وہ عید گاہ سے
نکل جائے جب کہ وہ لوگ سہولت کے منتظر تھے اور ان لوگوں کا کہنا تھا کہ ان شاء
اللہ ادا کر دوں گا۔ اور فریق ثانی زید مذکور کا کہنا تھا کہ ابھی ادا کر و ورنہ عید گاہ سے
نکل جاؤ اس پر وہ لوگ جو نئے داخل عقیدہ ہوئے تھے اور جو ہمارے ہم عقیدہ
تھے وہ بھی ایک دو افراد عید گاہ سے نکل گئے۔ اور انہیں ساری باتوں کو لے کر ا
جماعت کے اندر بھی دو فریق میں لوگ منقسم ہو گئے ہیں۔ فریق ثانی اور زید مذکور
مدرسہ رضویہ کو لے کر چل رہا ہے اور فریق اول جمیع افراد پانچ سات سال سے
علیحدہ ہیں اور فریق اول جمیع افراد اہل سنت کے ساتھ علیحدہ ایک دروازہ پر عید
بقر عید کی نمازیں ادا کرتے ہیں اور لوگوں کے بچے تعلیم و تربیت سے بے بہرہ
ہو رہے ہیں اور دن بدن جہالت میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ فریق اول میں ماشاء
اللہ چار عالم بھی ہیں جو بھی باہر رہتے ہیں بچے کی تعلیم و تربیت فاتحہ و نیاز محفل
پاک وغیرہ کے لئے بڑی پریشانی ہوتی ہے سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ فریق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باطلہ دیابنہ ناریہ کے مد مقابل مدرسہ رضویہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تاکہ اس فرقہ باطلہ کی مسلک اعلیٰ حضرت کے کارخانہ کا تیار شدہ میری جماعت کا ہر ہر بچہ اس کی سرکوبی کرے اور اس کے ذریعہ دین وسنت کا فروغ ہو سکے۔ لیکن آج اس گاؤں کے اندر جماعت کا کام نہیں ہو رہا ہے اس کے برعکس دیابنہ ناریہ تیزی سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

فریق ثانی اور زید مذکور جس سے مدرسہ رضویہ کی کوئی ترقی نہیں ہو رہی ہے اور نہ جماعت کا کام ہو رہا ہے تو ایسے میں فریق اول جمیع افراد وعلمائے کرام کا ارادہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت اور جماعت اہل سنت کے فروغ واشاعت کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے مدرسہ رضویہ کی مخالفت میں نہیں بلکہ خالصاً لوجہ اللہ خلوص وللٰہیت کے ساتھ تاکہ جماعت اہل سنت کا یہاں ہمیشہ پرچم بلند رہے اور فرقہ ناریہ کی تاقیام قیامت تردید و مذمت ہوتی رہے اس کے بارے میں از روئے شرع کیا حکم ہے کیا دوسرا ادارہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ شرعاً کوئی قباحت تو نہیں؟

(۱) فریق ثانی اور زید مذکور جس نے فرقہ اہل سنت کی دو جماعت کرائی

(۲) مدرسہ رضویہ کو اپنی وراثت سمجھا؟

(۳) ایک جماعت کو فطرہ کی خاطر عیدگاہ سے نکال باہر کیا اور وہ دیابنہ ناریہ کی جماعت میں جا کر عید کی نماز پڑھا اور اب تک پڑھتا آ رہا ہے۔

(۴) بغیر مشورہ کمیٹی مدرسہ میں سکریٹری کے بجائے معلم بھی بنا۔

(۵) غیر مسلم کھیا کو مرغا کھلا پلا کر دینی ادارہ کے حساب وکتاب نہ دلانے پر رضامند کیا۔

(۶) ایک دینی تعلیم حاصل کرنے والے بچے کو مدرسہ سے نکال باہر کیا اور کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکل جاؤ میرے مدرسہ سے۔

صورت مذکورہ مسئولہ میں فریق ثانی اور زید مذکور پر از روئے شرع کیا ہے؟ اس کے ساتھ سلام وکلام میل جول، اٹھنا بیٹھنا قائم رکھنا درست ہے یا نہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا اور آپ تنازعات کو دور فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور عند اللہ ماجور و ممنون ہوں

بینوا توجروا

المستفتی: عبدالمصطفیٰ ضیاء القادری بہراولی

خادم مدرسہ نور العلوم رضا چوک کما ضلع سیتا مڑھی (بہار)

مورخہ ۱۲ر صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

بعد تحریر خیال آنے پر اضافہ کیا گیا ہے۔

(۱) زید مذکور حافظ قرآن ہوتے ہوئے بکثرت جھوٹ بولتا ہے امانت میں خیانت کرتا رہتا ہے۔ اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے اور علمائے اہل سنت کی ہمیشہ پیٹھ پیچھے غیبت اور عیب جوئی کرتا ہے۔ اور زید مذکور امامت بھی کرتا ہے کیا ایسے شخص کے پیچھے از روئے شرع نماز درست ہے؟

(۲) زید مذکور اپنے کو سنی اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا کہتا ہے لیکن اس کا میل جول سلام وکلام کھانا پینا دشمن رسول بدعقیدہ کے ساتھ رہتا ہے اور صرف زید مذکور ہی نہیں بلکہ اس کے پورے گھرانے کا یہی حال ہے زید کی سسرال بھی بدعقیدہ گھر میں ہے اور آج بھی رشتہ کرتا ہے تو انہیں بدمذہب کے گھر میں کرتا ہے ایسے شخص کے اوپر از روئے شرع کیا فتویٰ صادر ہوتا ہے

(۳) مشکوٰۃ شریف کی حدیث شریف کے مطابق کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو تکلیف دیتا ہے تو وہ مسلمان نہیں اور قرآن کریم کا فرمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

"ممن منع مسٰجد اللّٰہ ان یذکر فیہا اسمہ الی اٰخرہ" زید مذکور پرصادق آتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مذکورہ میں جب افہام وتفہیم سے کام نہ چلے تو دوسرا ادارہ ضرور قائم کریں کہ بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت شرعاً ضروری ہے بلکہ قائم نہ کرنے میں سخت قباحت ہے۔ اور قائم کرنے میں ہرگز کوئی قباحت نہیں۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ" (۱،۲،۳،۴،۵،۶) ان نمبروں کے مذکورات اگر فی الواقع صحیح ہیں تو شخص مذکور زید اور اس کے ہمنوا سب گنہگار مستحق عذاب نار اور سخت قسم کے فساق وفجار انہیں کسی دینی ادارہ کا عہدیدار بنانا یا زبردستی بنا رہنا مستوجب غضب جبار ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ کسی سنی صحیح امانتدار اور دیانتدار کو اس منصب جلیل پر فائز کریں اور اسے فوراً معزول کردیں کہ خائن اور فاسق کسی منصب کے لائق نہیں۔ ایسے لوگوں سے نہ خلط ملط میل جول مناسب اور نہ ابتدا بسلام روا۔ بخاری شریف میں ہے: "مثل الجلیس الصالح و الجلیس السوء کمثل صاحب المسک و کیر الحداد لایعدمک من صاحب المسک اما ان تشتریہ او یجد ریحہ و کیر الحداد یحرق بیتک او ثوبک او تجد منہ ریحا خبیثۃ" اچھے اور برے ہمنشیں کی مثال ایسی ہے جیسے مشک والا اور لوہار کی بھٹی کہ مشک والا تیرے لئے نفع سے خالی نہیں یا تو تو اس سے خریدے گا کہ خود بھی مشک والا ہوجائے گا ورنہ خوشبو تو ضرور پائے گا اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر پھونک دیگی یا کپڑے جلادے گی یا کچھ نہیں تو اتنا تو ہوگا کہ تجھے بدبو پہنچے گی۔ قرآن شریف میں ہے: "و من یتولھم منکم فانہ منھم" جو تم میں ان سے دوستی رکھے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں میں سے شمار کیا جائے گا اور در مختار ج ۵، ص ۲۹۴ پر ہے: "یکرہ السلام علی الفاسق لو معلنا" اور اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "و فی فصول العلامی و لا یسلم علی الشیخ المازح الکذاب و اللاغی و لا علی من یسب الناس او ینظر وجوہ الاجنبیات و لا علی الفاسق المعلن و لا علی من یغنی او یطیر الحمام ما لم تعرف توبتھم"

(۱) امانت میں خیانت اور وعدہ خلافی عیب جوئی کذب بیانی سب گناہ کبیرہ ہے اس کا مرتکب مورد لعنت اور نا قابل امامت ہے ایسوں پر قرآن شریف میں لعنت آئی ہے: "لعنۃ اللہ علی الظلمین و قال تعالی فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین"

(۲) جماعت وہابیہ دیوبندیہ کے ساتھ برادری اگر کافر جانتے ہوئے ہے حرام اشد حرام اور اگر اس کے کفریات سے آگاہ ہو کر اسے مسلمان جان کر ہے تو کفر العیاذ باللہ اسی طرح اس کے ساتھ سلام و کلام نشست و برخواست اور خورد و نوش۔

(۳) ایذائے مسلم حرام قطعی ہے۔ قال تعالیٰ: "و الذین یؤذون المؤمنین و المومنات الخ" اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ اسی کے تحت خزائن العرفان میں ہے۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین اور مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے اگر نمازی کو بلا وجہ شرعی مسجد سے یا پڑھنے والے کو مدرسہ سے روکتا ہے تو اس آیت کریمہ "و من اظلم ممن منع مسجدا اللہ الخ" کا مصداق ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب۔

۱۴۱۲/۴/۱۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دیوبندی عالم تھا بغرض شادی اپنے اکابر کو کافر و مرتد قرار دیا لیکن ابھی تک اپنے دیوبندی اکابر کے ساتھ رہتا ہے۔ اب طلب امر یہ ہے کہ اکابر دیوبند کو کافر و مرتد قرار دینے کے بعد زید کا دیوبندی کے ساتھ کھانا پینا رہنا سہنا کیسا ہے؟ شرع کا حکم بیان فرماکر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

المستفتی: عبدالستار خاں، کما ضلع سیتا مڑھی بہار

۱۷/۵/۹۱ء

الجواب بعون الملك الوهاب: اکابر علمائے دیوبند کو کافر و مرتد قرار دینے کے بعد انہیں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا حرام حرام حرام اور اس کا ایمان و اسلام مشکوک۔ اعاذنا الله منها قال الله تعالیٰ: و لاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین" اور حدیث شریف میں ہے: "لاتجالسوهم و لا تؤاكلوهم و لاتشاربوهم و اذا مرضوا لا تعودوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم و لا تصلوا عليهم و لاتصلوا معهم." نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔ نہ ان پر نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو دوسری حدیث شریف میں ہے: "و اياهم لا يضلونكم و لايفتنونكم" ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں۔ والله اعلم بالصواب

۲۲/۴/۱۴۱۲ھ

۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ زید کی منکوحہ ہندہ نے منت مانی کہ میرے لڑکے بکر کی بیماری ٹھیک ہوجائے گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو میں دیوی کے تھان پر جا کر خصی چڑھا دوں گی کچھ دنوں کے بعد بکر بیماری ٹھیک ہوگئی اب ہندہ بغیر شوہر کے مشورہ سے دیوی کے تھان جا کر خصی چڑھائی ہے لیکن اپنے ہاتھ نہ چڑھائی بلکہ دوسرے ہندو کو دے کر چڑھوائی ہے کیا ہندہ اسلام سے خارج ہوگئی یا نہیں؟ اور ہندہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے یا نکاح سے بھی نکل گئی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

۲۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ زید کی منکوحہ ہندہ کو شیطان پکڑ لیا اس پر زید نے بھگتا سے اپنے گھر میں بیٹھکی کروایا ہے اور زید اپنے کو مولوی کہتا ہے بلکہ مولوی کا کام کرتا ہے کیا زید کو ایسا کرنا جائز ہے یا زید اسلام سے نکل گیا یا نہیں یا زید پر شریعت کا کیا حکم ہے اور اس بیٹھکی کرنے والے پر کیا حکم ہے؟ اور جو اس میں شرکت کیا اس کو شریعت کیا کہتی ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: عبدالمجید شاہ گونر پورہ ٹولہ، پوسٹ جلیشور، ضلع مہوتری نیپال

۲۰/۱۲/۱۹

الجواب بعون الملک الوہاب: (۱) اللھم انی اعوذبک من ھمزات الشیطین. و لاحول و لاقوۃ الا باللہ و لا حول ولاقوۃ الا باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ. وہ خبیثہ ہندہ دیوی کے نام منت مانتے ہی کافرہ مرتدہ ہوگئی اس کی ساری نیکیاں اکارت گئیں۔ کسی تھان خود چڑھائے یا کسی دوسرے سے چڑھوائے بہر صورت کفر ہے یہی نہیں بلکہ جوان افعال ملعونہ سے رضا دیکھا یا وہ بھی کفر میں مبتلا۔ الاشباہ والنظائر ص ۹۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہے: "عبادة الصنم کفر و لا اعتبار بما فی قلبه" اور اس کی شرح غمز عیون البصائر میں ہے: "فی الخانیة رجل کفر بلسانه و قلبه علی الایمان یکون کافراً و لا یکون عند الله مؤمنا انتهی و فیه تأمل" اسی میں ہے: "اتفق مشائخنا من رأی امر کفار حسنا فقد کفر" اور حسام الحرمین میں ص ۱۰۹ پر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر کے ص ۳۱۷ پر ہے: "الرضا بالکفر کفر" و فی الشفا الشریف: ج ۲، ص ۲۴۸ "و کذالك نکفر بکل فعل اجمع المسلمون انه لا یصدر الا من کافر و ان کان صاحبه مصرحا بالاسلام مع فعله ذلك الفعل کالسجود للصنم و للشمس و القمر و الصلیب و النار و فی غمز العیون علی ج ۱، ص ۳۹۱ و فی شرح الکیدانیه للعلامة القهستانی ما نصه اعلم ان من کفر و العیاذ بالله تعالیٰ بطلت جمیع طاعاته."

بالا بیان سے روشن ہوا کہ ہندہ دیوی کی منت مان کر اور چڑھاوا دے کر مرتدہ ہو گئی اور وہ لوگ بھی جو ان کفریات سے راضی ہوئے مرتد بنے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب کی نیکیاں برباد گئیں اور ہندہ شوہر پر حرام رہے گی جب تک توبہ صا
کر کے اسلام نہ لائے گی اور تجدید نکاح نہ کرے گی۔

(۲) بھگتی کے کلمات کفریات پر مشتمل ہوتے ہیں اور بھگتا کے اعمال وافعال
اقوال ایمان و اسلام کے منافی۔ فلہذا زید اور جو لوگ اس میں شریک ہو
سب پر توبہ اور تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم کہ اس کو گھر بلا کر۔ معاذ اللہ معاذ
معاذ اللہ کفر وشرک کی مجلس کرانا اور لوگوں کا ایسی ناپاک مجلس میں شریک ہ
دلیل رضا ہے اور کفر و شرک پر راضی ہونا کافر و مشرک ہونا ہے۔ کما مر الرضا
بالکفر کفر زید نام کا مولوی جاہلوں سے بدتر ہے۔ لان اصحاب الضلال
شر من الجهال فان الجهل المركب اشنع و اخنع و صاحبه في
الدارين احقر و اوضع" جب تک یہ لوگ سچی توبہ وتجدید ایمان ونکاح ن
کرلے ان سے میل جول سلام وکلام ناجائز وحرام۔ نسئل الله السلامة و
العفو و العافية و الله اعلم بالصواب۔

۱۴۱۲/۶/۱۵



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں ہند
کی شادی بکر سے ہوئی ہندہ نکاح کے بعد کبھی بھی بکر کے گھر نہیں گئی کچھ دنو
بعد بکر کا انتقال ہو گیا تقریباً انتقال کئے ہوئے سال بھر ہو گئے ہندہ زید کے سات
غلط کاری میں مبتلا ہو گئی جس کے نتیجہ میں ہندہ حاملہ ہو گئی ہے زید قوم کا راہبر
وہ امامت کرتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے زید پر از روئے شرع
حکم ہے ہندہ کی شادی حالت حمل میں زید سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس کا جوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریعت کی روشنی میں مرحمت فرمائیں۔مہربانی ہوگی۔فقط
سائل: محمد جمشید عالم مقام کبیلا سا، پوسٹ لہارپٹی، مہوتری، نیپال
۱۴/۱۲/۲۳

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں جب تک زید سچی توبہ کرکے اصلاح حال نہ کرلے اور لوگوں کو اطمینان کلی حاصل ہو نہ جائے اس وقت تک وہ قابل امامت نہیں اور حالت حمل میں نکاح ہوسکتا ہے اور اگر اسی کا حمل ہے تو صحبت بھی کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ملک نیپال میں ایک گاؤں کچوروا ہے جس کی آبادی دوسو غریب لوگوں کی ہے اور یہاں سو برس سے مسجد قائم ہے لیکن غربت کی وجہ سے مسجد میں پائپ نالی اور امام کے رہنے کی جگہ نہیں ہے۔تو کیا اس کام میں سرکاری پیسے خرچ کرسکتے ہیں یا نہیں۔قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔فقط والسلام

آپ کا کفش بردار: محمد ایوب رضا

اراکین مسجد ومحمد امین خاں قادری ومحمد اپیل خاں رضوی

مقام کچوروا، ضلع بارا نیپال

الجواب بعون الملک الوھاب: خرچ کرسکتے ہیں کوئی حرج نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۴/۱/۱۴۱۳ھ

☆☆☆

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین زید ایک شادی شدہ مرد مسلمان ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زید کئی سالوں سے ناگالینڈ میں رہتا ہے۔ وہاں ایک ہندو کی لڑکی جو سور، کتا، شراب کا عادی ہے۔ زید اس کی لڑکی کے ساتھ چار سال سے رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اور زید بھی شراب کا عادی ہے۔ نہ نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں بھی شراب پیتا ہے کہنے پر کہتا ہے۔ کہ یار ہم سور کتا بلی کھاتے ہیں۔ شرعاً زید پر کیا حکم ہے؟

۲۔ زید کی اپنی پہلی بیوی کا نکاح باقی رہا یا نہیں؟

۳۔ زید کے ساتھ کھانا پینا رہنا سہنا سلام وکلام کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: نیاز احمد عبدالحمید

عبدالشکور، سہراب، ساجد حسین

الجواب بعون الملک الوھاب: (۱) صورت مذکورہ میں یہ شخص کئی سزاؤں کا مستحق ہے۔ اگر عاقل بالغ ناطق غیر مضطر مسلمان بلا اکراہ شرعی شراب (خمر) کا ایک قطرہ بھی پی لے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔ اور اسے اَسّی کوڑے مارے جائیں گے۔ اور شادی شدہ کا زنا گواہوں سے ثابت ہوا تو اسے رجم کیا جائے گا۔ یعنی اسے میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے۔ لیکن حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے۔ عام لوگوں کو اس کا اختیار نہیں۔ ہاں ایسے لوگوں کا بائیکاٹ مکمل طور پر کیا جائے۔ جب تک کہ سچی توبہ نہ کرلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۲۔ جب تک کہ طلاق نہ دے یا مر نہ جائے نکاح باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۳۔ درست نہیں ہے جب تک کہ توبہ نہ کرلے سلام و کلام اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا سب بند رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۱/۱/۱۴۱۲ھ

☆☆☆

عالی مرتبت رفیع الدرجت وقار مملکت قاضی شریعت حضور علامہ شیر نیپال

صاحب قبلہ　　　　　　سلام مسنون

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے اپنے ہندہ کو طلاق دیا غصہ کی حالت میں اور ہندہ کو بعد عدت ایک عالم نے ایک نابالغ لڑکا سے نکاح کر دیا۔ وہ نابالغ اس سے ہمبستری کی قوت نہیں رکھتا ہے ہندہ اس کے ساتھ رہی اور جب اس کے سمجھ میں آ گیا کہ عدت پوری ہوگئی ہے تو زید (شوہر اول) نے ہندہ سے نکاح کر لیا۔ اب ہندہ زید سے حاملہ ہے تو یہ حمل کیسا؟ اور نابالغ کے ساتھ حلالہ کے لئے جو نکاح ہو وہ کیسا؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں کرم ہوگا۔

(۲) زید کی ہندہ نے اپنے لڑکا کو خنزیر کے کھمار میں لے جا کر اس میں گھسیٹا اور لڑکا کو خنزیر کی چربی پلائی تو پلانے والی اور پینے والے کا کیا حکم ہے؟ مفصل مدلل جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

آپ کا کفش بردار: المستفتی محمد عباس مقام بوہروا، دھنوشا (نیپال)

۳/۱۰/۱۴۱۳ھ

الجواب بعون الملک الوھاب: (۱) صورت مسئولہ میں نہ حلالہ صحیح نہ طلاق صحیح اور اگر ایسے نابالغ بچہ سے نکاح ہوا تو طلاق صحبت کے بعد، بعد بلوغ ہونی چاہئے کہ نابالغ کی طلاق طلاق نہیں۔ پیش کردہ صورت میں ہندہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زید کے لئے حرام حرام اور سخت حرام ہے اور اس کا ہندہ کے ساتھ رہنا زنا خالص اور اس سے حمل حرام اور بچہ ولد حرام بلکہ ولد زنا۔ زید ہندہ سے فوراً جدا ہو جائے اور حرام کاری سے بچے کہ ہندہ اسی نابالغ کی بیوی ہے جس سے اس کا نکاح ہوا۔ اور اس وقت تک اس کی بیوی ہے جب تک وہ نابالغ لڑکا بالغ ہو کر طلاق دے نہ لے اور زید کے جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لڑکا بلوغ کے بعد وطی یعنی ہمبستری کرے یا کم از کم قریب بلوغ اس کی عمر پہنچی اور اس جیسی عمر والے جماع کرتے ہیں اور اس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی پھر اس کی عدت کی مدت پوری گزر گئی اور عدت کی مدت بالغہ عورت کے لئے اگر حائضہ ہے تو تین حیض کامل اور اگر مطلقہ حاملہ ہے تو وضع حمل۔ یہ ہولیا تو اب ہندہ اس کے لئے بعد نکاح حلال ہوگی، ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۲) استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم و اعوذ باللہ من ھمزات الشیٰطین مذکورہ فی السوال خبیث النفس خبیث طبیعت خسیس طینت مستحق غضب جبار و قہر قہار و عذاب نار ہے۔ حد درجے کی ناپاک و ناباک ہے جب تک سچی توبہ نہ کرے مسلمان اس سے سلام و کلام اور طعام و قیام بند رکھیں اور ممکن ہو تو جوتے لگائیں اور شرم دلائیں کہ ایسا خبیث اور گندہ کام کسی شیطان لعین نے بھی کبھی نہ کیا ہوگا تم نے کیسے کیا؟ کچھ شرم نہ آئی نہ خدا سے شرم آئی اور نہ خلق خدا سے اس پلید نے جو کچھ کیا حرام اشد حرام کیا اور اگر حلال جان کر کیا تو توبہ کے ساتھ تجدید ایمان بھی کرے۔ کلمۂ اسلام پڑھے اور تجدید نکاح بھی کرے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۴/۱۰/۱۴۱۳ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ اگر تو ایک روز میں بھاگ کر چلی گئی تو تجھے طلاق ہے لیکن وہ ایک روز میں نہ جاسکی اور دوسری بستی میں جاکر رک گئی اور دو روز کے بعد وہ اپنے گھر کو گئی۔ تو کیا اس صورت میں ہندہ کو طلاق واقع ہوگی اور اگر ہوگی تو کون سی؟ قرآن و حدیث کے روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی عبدالرحمٰن برکاتی مقام رمول، پوسٹ جھٹیاہی، ضلع دھنوشا، نیپال

بتاریخ ۲۶/۱۱/۱۴۱۴ھ

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں ہندہ مطلقہ نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۲۷/۱۱/۱۴۱۴ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کی دو شادیاں ہیں پہلی شادی سے چار لڑکے ایک لڑکی زوجہ اولیٰ کے انتقال کے بعد پھر دوسری شادی ہوئی اس سے ایک لڑکی اس کے بعد خود انتقال کر گئے جس میں دو لڑکے اور ایک لڑکی کی شادی ہو چکی تھی باقی تین غیر شادی شدہ رہ گئے تھے ان تینوں کی شادی کے اخراجات چاروں لڑکے نے دی تھی اور زید کے اوپر کچھ قرض بھی تھا جس کی ادا میں چاروں لڑکے نے حصہ لیا۔ اب ایا میراث کے تقسیم کی کون سی صورت ہوگی زید کی جائیداد سے تمام اخراجات کی ادائے گی کے بعد جو بچی ہے کیا اس میں میراث تقسیم ہوگی یا تمام اخراجات کاٹ کر ہوگی؟، یا پوری جائیداد میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کس کا کتنا کتنا حصہ بنے گا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں۔ لڑکے کا حصہ کتنا ہوگا؟ اور لڑکی کا کتنا اور عورت کا کتنا ہوگا؟ وہ خلاصہ تحریر فرمائیں۔ والسلام

المستفتی: محمد مجیب الرحمٰن بھموادی

۸۶/۹۲ھ

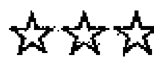
الجواب بعون الملك الوهاب: میت کے ترکہ سے علی الترتیب چار حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ اولاً کفن دفن، ثانیاً ادائے قرض، ثالثاً تہائی مال سے وصیتوں کا اجراء پھر رابعاً باقی مالوں کی وارثوں کے درمیان تقسیم تو صورت مستفسرہ میں تجہیز وتکفین کے بعد خاوند کے مال متروک سے پہلے بیوی کو دین مہر ادا کیا جائے اگر بحال زندگی ادا نہ کیا ہو یا معاف نہ کرایا ہو پھر کل مال کے آٹھ حصے کئے جائیں ان میں سے ایک حصہ (آٹھواں) بیوی کو دے دیا جائے کہ قرآن پاک کا ارشاد ہے: فان كان لكم ولد فلهن الثمن مما تركتم من بعد وصية توصون بها او دين " ترجمہ: پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا یعنی بیویوں کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر۔ (پ۴، ع۱۳) اور حدیث شریف میں ہے: "ان الدین قبل الوصية" یعنی قرض کی ادائیگی وصیت کے اجراء سے مقدم ہوگی پھر باقی ماندہ مال کے دس حصہ کئے جائیں دو دو حصے لڑکے کو اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کو دے دیا جائے کہ قرآن شریف کا ارشاد ہے: "للذكر مثل حظ الانثيين" یعنی بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے، بالفاظ دیگر دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے کہ لڑکی اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بالغیر ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں جس قدر بھائی کو ملے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے نصف ہر ایک بیٹی کو ملے گا (سراجی) اب رہ گئی یہ بات کہ چاروں لڑکوں نے اپنے والد کے قرضوں کو ادا کیا اور بھائی بہن کی شادی میں مال صرف کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے اگر ان لوگوں نے قرض ادا کرتے وقت یہ نیت کی تھی کہ ابھی قرض ادا کردیتے ہیں پھر ترکہ سے لے لیں گے تو یہ سب جتنی رقم قرض میں دیئے اتنی رقم تقسیم ترکہ سے قبل لے لیں پھر تقسیم کریں اگر یہ نیت نہیں تھی بلکہ تبرعاً ادا کیا تھا تو نہیں لیں اور بھائی کی شادی میں جو مال صرف کیا اور اس سے کہہ دیا تھا اور اجازت لے لی تھی کہ تمہاری شادی کر رہے ہیں جو صرف ہوگا تمہیں دینا ہوگا اور اس نے منظور کرلیا ہو تو اس پر دین ہے اس سے وصول کرے ترکہ سے نہ لے اور تبرعاً کیا تو نہیں اور بہن کی شادی کا صرفہ کوئی کچھ نہ لے کہ اپنا اپنا حق ادا کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۵/۱۰/۱۴۰۷



کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک لڑکا عمرو اور ایک لڑکی زینب کو چھوڑ کر وفات کر گئے پانچ یا سات سال بعد زینب بھی دو لڑکا بکر اور خالد کو چھوڑ کر وفات کر گئیں اب بکر اور خالد اپنے نانا اور ماموں کی جائیداد میں حصہ چاہتے ہیں قرآن و حدیث کے روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

سائل: محمد شہاب الدین

ساکن کوریاہی ٹولہ، پوسٹ کوریاہی، ضلع سیتامڑھی (بہار)

مورخہ ۲۳/ جنوری ۱۹۸۸ء بروز جمعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زید

زینب   عمرو

خالد   بکر

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مذکورہ میں زینب اپنے بھائی عمرو کے ساتھ عصبہ ہے اس کا حصہ زید کے مال میں ایک تہائی ہے اور دو تہائی عمرو کا۔ اب جب کہ زینب وفات پائی تو اس کا یعنی بکر اور خالد اپنی ماں زینب کے کل مال کا وارث ہوں گے۔ مثلاً زید نے چھ بگھہ زمین ترکہ میں چھوڑی تو عمر کا حصہ اس میں چار بگھہ ہوگا اور زینب کا دو بگھہ کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثلہ حظ الانثیین (پ۴، رکوع۱۳) ترجمہ: اللہ تم کو تمہاری اولاد کے متعلق تاکیدی حکم دیتا ہے کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹوں کے برابر ہے اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر نعیمی میں ہے "کل مال کے تین حصہ کرو دو حصے لڑکا لے ایک حصہ لڑکی" السراجی فی المیراث ص۸ پر ہے: "و مع الابن للذکر مثل حظ الانثیین وھو یعصبھن الخ

میت مسئلہ ۳ زید

ابن	بنت
عمر	زینب
۲	۱
دو تہائی	تہائی

میت مسئلہ ۲ زینب ا

ابن	ابن
بکر	خالد
۱	۱
نصف	نصف

نانا کے اموال سے بکر اور خالد دونوں بھائی اپنی ماں زینب کے حصہ کا وا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں گے اور ماموں جب تک زندہ ہیں ان کے مال سے حصہ نہ پائیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جیش محمد صدیقی برکاتی حوفظ عن المعاصی

دار الافتاء الجامعۃ الحنفیۃ جنکپور دھام، نیپال

۵/۶/۱۴۰۸ دوشنبہ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ زید مر گیا اور چھوڑا ایک بیوی اور دو لڑکی اور چار لڑکا اور جائیداد تین کٹھا اب کس کا کتنا کتنا حصہ ہوگا؟ تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

العارض: محمد زبیر ساکن کما ٹولہ اسلام پور (نشان انگوٹھا)

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مذکورہ میں بیوی کو ساڑھے سات دھور اور دونوں لڑکیوں کو سوا پانچ پانچ دھور اور چاروں لڑکے کو ساڑھے دس دس دھور تین کٹھے زمین سے حصے ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۷/۱/۱۴۱۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں عبد الغنی صاحب کے دو لڑکے عبد الوحید دوسرا شفیق اور چار لڑکیاں زیتون ہاجرہ سکینہ خیر النسا ہیں۔ سکینہ اور خیر النساء کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہوگیا کچھ سال کے بعد عبد الغنی صاحب کا انتقال ہوا اور اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑا اور بائیس دھور زمین۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زمین مذکورہ سے کس کو کتنا حصہ ملے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریعت کی روشنی میں جواب دیا جائے۔

محمد رفیق برکاتی لوکہا مدھوبنی بہار

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں دونوں لڑکے عبدالوحید اور شفیق کو اپنے والد عبدالغنی کے ترکہ سے سات سات دھور اور پانچ پانچ کنواں سے قدرے زائد اور دونوں لڑکی زیتون اور ہاجرہ کو اسی طرح سات دھور اور پانچ کنوے سے قدرے زائد ملے گا یہ دونوں بہنیں اس کو آپس میں تقسیم کریں گے۔ سکینہ اور خیر النساء کا کچھ حصہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۲/۶/۱۴۱۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) عبدالحکیم حجام کے پاس کل زمین ساڑھے تین بگھہ ہے۔

(۲) ان کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ کے علاوہ دو لڑکے محمد اسلام محمد مطیع الرحمٰن اور دو لڑکی جن کی شادی ہو چکی ہے جن کا نام بلقن خاتون اور وسیلہ خاتون ہے۔

(۳) عبدالحکیم صاحب کے انتقال کے بعد اسلامی قانون کے مطابق اہلیہ اور اولاد میں کن کا کتنا حصہ پڑتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

محمد داؤد مقام کوریاہی ٹولہ، ضلع سیتامڑھی (بہار)

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں عبدالحکیم کی زوجہ کو اس کے کل مال کا آٹھواں حصہ ملے گا اور اس کی اولاد میں باقی مال سے دو تہائی اس کے لڑکے محمد اسلام اور مطیع الرحمٰن کو اور ایک تہائی اس کی دونوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لڑکیوں کو ملے گا۔

۸ مسئلہ ۲۴   عبدالحکیم

میت

زوجہ	دولڑکا	دولڑکی
۱	۷	
۳	۱۴	۷

یعنی مال متروکہ کے چوبیس حصے کرکے تین حصے زوجہ کو اور چودہ حصے لڑکوں اور سات حصے لڑکیوں کو دیئے جائیں چودہ میں ہر ایک لڑکے کا سات سات حصہ ہے اور سات میں ہر ایک لڑکی کا ساڑھے تین تین ہے۔

بالا بیان سے واضح ہوا کہ زوجہ کا حصہ زمین میں آٹھ کٹھہ پندرہ دھور اور دولڑکیوں کا ایک بگہہ آٹھ دھور ایک تہائی اور دولڑکوں کا دو بگہہ سولہ دھور دوتہائی ہے۔ واللہ تعالیٰ بالصواب۔

۱۱/۷/۱۴۱۳ھ



ذوالمجد والکرم فضیلت مآب جناب مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور والا! گرچہ ہمارے علاقہ کے بڑے مدارس میں علماء اور دار الافتاء بھی قائم ہیں مگر یہاں کے علماء اور مفتیان کرام دیوبندیوں کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں اور متنازعہ مسائل میں مداہنت یا خاموشی کو راہ دیتے ہیں جو عامۃ المسلمین (بریلویوں) کو طرح طرح کے شکوک میں مبتلا کردیتے ہیں اس لئے آپ کی خدمت عالیہ میں درج ذیل استفتاء ارسال کر رہا ہوں تاکہ عامۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المسلمین (اہل سنت وجماعت المعروف بہ بریلوی) کے لئے مشعل راہ ہو۔ براہ کرم جوابات مدلل مع حوالۂ کتب تحریر فرمائیں۔ نوازش وکرم ہوگا۔

(۱) وہ دیوبندی علماء جن پر حسام الحرمین وغیرہ میں کفر کا فتویٰ لگایا گیا مثلاً مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی اشرفعلی تھانوی وغیرہ ان دیوبندی علماء کو محمد انصار الحق ابن عبد اللطیف کافر نہیں سمجھتا ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کا سچا پکا مسلمان تصور کرتا ہے۔ بلکہ خاندانی طور پر دیوبندی عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے، اس کے پورے گاؤں والے بھی کٹر دیوبندی عقائد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں انصار الحق کے متعلق کیا حکم ہے؟ انصار الحق کافر ہوا یا نہیں؟

(۲) محمد انصار الحق ابن عبد اللطیف (مرحوم) جس کے عقیدہ کے بارے میں اوپر لکھا گیا ہے کی شادی ایک سنی بریلوی لڑکی بی بی حسین النساء سے ہوئی۔ ایسی صورت میں انصار الحق کا نکاح بی بی حسین النساء سے درست ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں تو انصار الحق سے حسین النساء کو جو اولاد پیدا ہو وہ صحیح النسب قرار پائے گی یا نہیں؟

(۳) حسام الحرمین وغیرہ کے مطابق ہم لوگ سنتے آئے ہیں کہ دیوبندی لوگ کافر ہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایسی صورت میں محمد انصار الحق کے درج بالا عقائد کو جانتے ہوئے جس سنی بریلوی عالم نے نکاح پڑھایا تو مولوی صاحب کا نکاح اور ایمان باقی رہ پایا، یا نہیں؟

(۴) مولوی عبد الحکیم صاحب عالم دین ہیں جو مسلک اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں مولوی صاحب کے خالہ زاد بھائی غلام شرف الدین کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے جو وہابیت میں علماء دیوبند سے بھی آگے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولوی صاحب موصوف کی بہن کی شادی غلام شرف الدین سے ان کے مذکورہ عقائد کو جانتے ہوئے ہوئی، جس میں مولوی صاحب موصوف بھی ہر طرح سے شریک رہے۔ دریں صورت یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟ اور مولوی صاحب موصوف پر توبہ تجدید نکاح اور تجدید ایمان لازم ہے یا نہیں؟

(۵) زید نے چند افراد پر جھوٹا الزام لگا کر مقدمہ دائر کیا جب اس کی انکوائری کے لئے داروغہ صاحب آئے تو زید کی جماعت میں بکر اور قمر نے جھوٹی گواہی دی کیا بکر اور قمر کی امامت درست ہے؟

(۶) جو شخص کسی کے کلام میں سیاق اور سباق سے الگ ہٹ کر تحریف بالکلام یا تحریف بالعبارۃ کرے اور لوگوں میں اس کو پھیلا کر جھگڑا کرے ایسے شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسے شخص کی امامت درست ہے؟

(۷) رشوت لینے والے اور رشوت دینے والوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۸) زید اور عمر دونوں چچا زاد بھائی ہیں۔ زید نے اپنی پھوپھی طیب النساء (جو لاولد ہے) کی تمام جائیداد اپنی طرف منتقل کرانے کی غرض سے پھوپھی کو سبز باغ دکھا کر رشوت و لالچ دے کر اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش میں حتی المقدور لگا رہتا ہے۔ صرف اس لئے کہ پھوپھی کی جائیداد سے عمر کو جو چچا زاد بھائی ہے کچھ نہ مل سکے جب کہ عمر بھی اپنی پھوپھی کا خدمت گذار و فرمانبردار ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری کے لئے تیار بھی رہتا ہے۔ ایسی صورت میں زید کا ایسا کرنا شرعاً کیسا ہے؟ اور زید کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینـــوا و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توجروا فقط والسلام

المستفتی: محمد کوثر امام چشتی اشرفی

مدرس مدرسہ اشرفیہ تریانواں، سہرسہ ۹/۳/۹۵

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) گنگوہی تھانوی وغیرہما کی کفری عبارتوں سے آگاہ ہوکر شخص مذکور فی السوال ان کو یعنی تھانوی یا گنگوہی یا کسی بھی گستاخ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر نہیں جانتا یا کفر میں اس کے شک کرتا ہے تو خود وہ کافر و مرتد۔ اور اخبث کفر میں مبتلا۔ العیاذ باللہ من کل البلاء۔

(۲) شخص مذکور دیوبندیوں کی کفریات ملعونہ سے مطلع ہوکر ان دیوبندیوں کو مسلمان جانتا ہے تو خود یہ مسلمان نہیں اور جب مسلمان نہیں تو اس کا نکاح باطل پھر اس سے اولاد اولاد زنا و اولاد حرام نسب اس سے ہرگز ہرگز صحیح نہیں۔

(۳) کافر جان کر پڑھایا تو حرام اور زنا کا دلال اور اس کے کفری عقیدہ سے آگاہ ہوکر اس کو مسلمان جانا تو خود دائرہ ایمان و اسلام سے باہر اور بیوی بھی نکاح سے باہر ساری سابقہ نیکیاں اکارت۔ پھر تجدید ایمان و تجدید نکاح کی حاجت۔ تجدید سے قبل کی اولاد میں خباثت۔

(۴) شخص مذکور فی الواقع اگر مودودی ہے تو نکاح باطل اور ایسے مجمع میں شرکت حرام حرام سخت حرام اور توبہ فرض۔ تجدید نکاح کی حاجت اس وقت ہوگی جب اس کے کفر سے باخبر ہوکر اس کو مسلمان جانا ہے۔

(۵) ایسے کی امامت بلا توبہ صحیح نہیں۔

(۶) ایسے آدمی کی بھی امامت بلا توبہ صحیح نہیں؟

(۷) رشوت لینا دینا دونوں حرام ہیں اور اس کا مرتکب فاسق۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۸)ان کی پھوپھی کو اختیار ہے اس امر کا کہ وہ اپنا مال جس کو دے اور زید کا اس کی خدمت کرنا اور اس کو خوش کرنے کی صورت اپنانا رشوت نہیں ہاں یہ بات حسن نیت سے ہو اور بلا وجہ اچھے مسلمان کے ساتھ بدگمانی جائز نہیں۔ ھذا ماظھر لی و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب۔

۱۰/۵/۱۴۱۵ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مندرجہ ذیل سوالوں کے بارے میں (۱) مسجد کی تعمیراتی کام کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لئے اذان اول کے کچھ دیر بعد یعنی اذان ثانی سے قبل ہمدردان مسجد کی جانب سے بھیجا گیا سامان مثلاً انڈا یا مرغا مرغی وغیرہ کی ڈاک کرنا کیسا ہے؟ جب کہ اس مسئلہ کے متعلق مفتی بہار نے درمیان تقریر فرمایا کہ مسجد میں ڈاک کرنا حرام ہے۔ اس لئے ناچیز مزید روشنی کے لئے حضور والا کی طرف رجوع کیا ہے۔

(۲) چرم قربانی کے رقوم سے مسجد کی تعمیر کرنا کیسا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب سے نوازیں۔

(۳) چرم قربانی کا روپیہ کسی کمیٹی کے پاس ہے۔ اور کمیٹی سے قرض لے کر مسجد میں لگانا کیسا ہے؟ جب کہ مسجد کے پاس قرض کی ادائے گی کے کوئی بھی ذرائع آمدنی نہیں ہے؟ ایسی صورت میں قرض لے کر مسجد تعمیر کرنا کیسا ہے مفصل تحریر فرما کر مشکور ہوں۔

المستفتی: محمد عابد حسین چائے والا

مقام و پوسٹ دیودھا، جے نگر، مدھوبنی بہار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴) امام کی تنخواہ چرم قربانی وغیرہ کی رقوم سے کمیٹی پوری کرتی ہے امام محلّہ کے بچے کو تعلیم بھی دیتے ہیں اور ساتھ میں محلّہ کے لوگ مہینہ والی رقم بھی امام کو نہیں دیتے ہیں اس طرح امام کی تنخواہ پوری کی جاتی ہے۔

المستفتی: موصوف مذکور

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) سورہ جمعہ میں ارشاد ہے: "یایها الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله وذروا البیع. ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون" اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

اس آیت کریمہ کے تحت خزائن العرفان میں ہے: "اذان سے مراد اذان اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگر چہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع و شراء اسی سے متعلق ہے۔ (کذا فی الدر المختار)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید وفروخت حرام ہوجاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔

پھر فرماتے ہیں: اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔ انتہی۔

(۱) حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شرائکم و بیعکم و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خصوماتكم و رفع اصواتكم." اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ (رواه ابن ماجه عن مكحول عن واثلة)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اذا رأيتم من يبيع او يبتاع في المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك و اذا رأيتم من ينشد ضالة في المسجد فقولوا لا رد الله عليك" جب تم کسی کو مسجد میں کچھ بیچتے یا مول لیتے دیکھو تو اس سے کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو دیکھو اپنی کوئی گم شدہ چیز مسجد میں لوگوں سے پوچھتا ہے تو اس سے کہو اللہ تجھے تیری چیز نہ ملائے۔ (رواه الترمذي و قال حسن صحيح)

(۳) دوسری صحیح روایت میں ہے ارشاد فرمایا اس سے کہو لا ردها الله عليك فان المسجد لم تبن لهذا اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہیں بنی ہیں کہ ان میں آ کر گم شدہ چیزوں کی تفتیش کرو۔ (رواه مسلم)

اور فتاویٰ عالمگیری ج ۱، ص ۷۷ میں ہے: "و يجب السعي و ترك البيع بالاذان الاول" اسی کے ج ۴، ۹۴ میں ہے: "ان لا يشترى و لا يبيع و ان لا يطلب الضالة فيه و ان لا يرفع فيه الصوت من غير ذكر الله تعالىٰ و ان لا يتكلم فيه من احاديث الدنيا و ان لا يفرقع اصابعه فيه و ان ينزهه عن النجاسات و الصبيان و المجانين و اقامة الحدود و ان يكثر فيه ذكرا لله تعالىٰ كذا في الغرائب الجلوس في المسجد للحديث لا يباح بالاتفاق لان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المسجد ما يبنى لامور الدنيا و فى خزانة الفقه ما يدل على ان الكلام المباح من حديث الدنيا فى المسجد حرام قال و لايتكلم بكلام الدنيا" اسی میں ص ۹۳ پر ہے: "رجل يبيع التعويذ فى المسجد الجامع و يكتب فى التعويذ التوراة و الانجيل و الفرقان و ياخذ عليه المال و يقول ادفع الى الهدية لايحل له ذلك كذا فى الكبرىٰ و يكره كل عمل من عمل الدينا فى المسجد ملخصاً" آیت ربانیہ اور احادیث نبویہ اور فتاویٰ عالمگیریہ سے واضح ہوا کہ جمعہ کی پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے۔

اقول: فقہاء نے یہاں تک فرمایا کہ بعد اذان جمعہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید وفروخت تو سخت گناہ ہے فتاویٰ عالمگیری میں مسجد کے آداب سے گنایا کہ مسجد میں خرید و فروخت نہ کرے۔ گمی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈھے ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے، دنیا کی باتیں نہ کرے، انگلیاں نہ چٹخائے، نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے اور اس میں حدود قائم نہ کرے اور ذکر الٰہی کی کثرت کرے اور اسی میں ہے کہ مسجد کے اندر تعویذ نہ بیچے کہ ناجائز ہے۔ غرض دنیاوی ہر کام مسجد کے اندر منع ہے کہ وہ عبادت کے لئے بنی ہے نہ تجارت کے لئے۔

بالا بیان سے روز روشن کی طرح سوال مذکور کا بھی حکم عیاں ہوگیا کہ انڈا، مرغا، مرغی وغیرہ کی ڈاک اور اس کی خرید وفروخت مسجد کے اندر جائز نہیں۔

(۲) قربانی کی کھال ہر کار خیر میں صرف کرنا ہیں اور مسجد کی تعمیر میں صرف کرنا کار خیر ہی ہے صرف کرنا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۴۷۵ میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قربانی کی کھال ہر اس کام میں صرف کر سکتے ہیں جو قربت و کار خیر و باعث ثواب ہو۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کی نسبت فرماتے ہیں: "کلوا و ادخروا و ائتجروا" کھاؤ اور اٹھا رکھو اور وہ کام کرو جس سے ثواب ہو۔ (رواہ ابو داؤد)

(۳) کمیٹی قرض نہیں دے سکتی مگر مسجد میں اس کو صرف کر سکتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۴۷۷ میں ہے: امام و مؤذن غیر تنخواہ دار کو بطور اعانت چرم قربانی یا اس کی قیمت دینے میں حرج نہیں اور تنخواہ دار کو بھی جب کہ تنخواہ میں نہ دیں یعنی زید نے امام کو نوکر رکھا اور اس کی تنخواہ اس کے ذمہ ہے یہ قربانی کی کھال بیچ کر اسے ادا کرے تو اپنا روپیہ بچاتا اور اپنا مطالبہ اس سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ تمول ہے اور قربانی سے تمول جائز نہیں ہاں اگر اہل محلہ نے امام و مؤذن کو مسجد کا نوکر رکھا جس کی تنخواہ ذمہ مسجد ہے تو چرم قربانی یا اس کی قیمت مسجد میں دے کر اس سے تنخواہ ادا کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب



☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ چرم قربانی کا روپیہ مسجد و عیدگاہ یا اپنے ذاتی مصرف میں خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: محمد کوثر، ساکن پرسا، پوسٹ کما، سیتامڑھی، بہار

الجواب بعون الملک الوھاب: ہر کار خیر میں صرف کر سکتے ہیں مسجد و عیدگاہ، مدرسہ، قبرستان وغیرہ ہر نیک کام میں اس کی رقم لگا سکتے ہیں۔ اپنے ذاتی مصرف میں اس کی رقم نہیں لگا سکتے۔ ہاں اس کا ڈول جا نماز وغیرہ بنا سکتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں یا باقی رہنے والی چیزوں مثلاً کتاب برتن سے بدل سکتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم، ص ۴۷۵ پر ہے: قربانی کی کھال ہر اس کام میں صرف کر سکتے ہیں جو قربت و کار خیر و باعث ثواب ہو۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کی نسبت فرماتے ہیں: "کلوا وادخروا و ائتجروا" کھاؤ اور اٹھا رکھو اور وہ کام کرو جس سے ثواب ہو۔ رواہ ابوداؤد عن نستۃ الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی میں ص ۴۷۴ پر ہے۔ اور اگر کھالیں اپنے صرف میں لانے کے لئے داموں کو بیچ ڈالیں تو یہ دام مسجد میں صرف نہیں ہو سکتے بلکہ مساکین کو دیئے جائیں۔ اسی میں اسی صفحہ پر ہے بلا بیع اپنے تصرف میں لانا دیگر احباب اغنیاء کو ہدیہ دینا بھی جائز اور ص ۴۶۴ پر ہے کھال اپنے ایسے صرف میں لا سکتا ہے جس میں کھال باقی رہے۔ مثلاً مشک ڈول یا کتاب کی جلد بنا سکتا ہے۔ کھال اگر اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے داموں کو بیچی تو وہ دام تمام خیرات کرے یعنی فقیر محتاج مصرف زکوٰۃ کو دے۔ اور اسی میں ص ۴۸۵ پر ہے اپنے استعمال کے لئے اس سے وہ چیزیں خرید سکتے ہیں جو باقی رکھ کر استعمال ہوتی ہیں جیسے برتن کتابیں وغیرہا فان قیام البدل کقیام المبدل منہ" درمختار میں ہے: "یتصدق بجلدھا و یعمل منہ نحو غربال و جراب و قربۃ و سفرۃ و دلوا و یبدلہ بما ینتفع بہ باقیا کما مر" واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۲/۸/۱۴۱۹ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ امین کے چار لڑکے محمد نصیر، محمد وارث، عبدالجلیل، محمد خلیل اور دو لڑکی سکینہ، محمودہ۔ سکینہ بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پہلے انتقال کر گئی۔ اب ۷۴ء؁ ماہ جولائی میں وارث کا انتقال ہوا بعدہ ۷۶ء؁ میں امین کا انتقال ہوا۔ امین مرحوم کے حیات ہی میں سروے ہوا تھا کچھ زمین چاروں بھائی کے نام سروے میں اجمال ہوگئی ہے اور بقیہ زمین امین مرحوم کے نام سروے ہوا ہے۔ مسمٰی محمودہ باپ کے حیات ہی میں اپنا حصہ پا چکی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ باپ کے حیات میں بیٹا محمد وارث کا انتقال ہوگیا متوفی نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور بیوی مسمٰی لیلیٰ کو چھوڑا کیا اس جائیداد میں لیلیٰ کا حصہ ہوتا ہے اگر حصہ بنتا ہے تو کس طرح؟ قرآن وحدیث کے حوالہ سے جواب صادر فرمائیں۔ فقط

محمد خلیل موسراھا، ۹۵/۱۱/۱۶ء

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں محمد وارث کے ترکہ سے اس کی بیوی لیلیٰ کو ثمن یعنی آٹھواں ملے گا۔ قال اللہ تعالیٰ: "فان کان لکم ولد فلهن الثمن مما ترکتم" اور اس کی لڑکیوں کو دو ثلث یعنی دو تہائی اور اس کے باپ کو سدس یعنی چھٹا حصہ بطور فرض اور بقیہ بھی اس کے باپ کو بطور عصبہ ملے گا۔ طریق تقسیم یوں ہے:

محمد وارث میت مسئلہ ۲۴

زوجه	ثلث بنات	سدس اب
ثمن	ثلثان	۴
۳	۱۶	۱بطور عصبہ
		۵

انتباہ: ترکہ سے مراد وہ مال ہے جس کا میت اپنی حیات میں مالک رہا ہو خواہ وہ مال اس کے کسب سے یا کسی کی عطا سے حاصل ہوا ہو اور اس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی غیر کا حق متعلق نہ ہو۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۰/۷/۱۴۱۶ھ

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ عبدالحکیم قضا کیا وارث چھوڑا ایک بیوی میموالنساء کو اور ایک لڑکی نور جہاں کو اور ایک بہن لطیفا اور ایک پوسپت بھتیجا محمد مسلم کو۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ از روئے شرع کس کو کتنا حصہ ملے گا۔

المستفتی: محمد مرتضیٰ، میر شکار ٹولہ، مدھوبنی (بہار)

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں میموالنساء کو یعنی میت کی بیوی کو ترکہ سے ثمن (آٹھواں) حصہ ملے گا۔ لقوله تعالیٰ: "فان كان لكم ولد فلهن الثمن مما تركتم" (پ ٤) اور اس کی لڑکی نور جہاں کو نصف ملے گا۔ لقوله تعالیٰ: "و ان كانت واحدة فلها النصف" (پ ٤) اور اس کی بہن لطیفا کو ان دونوں مذکورہ بیوی اور بیٹی کے حصوں کو نکال دینے کے بعد باقی بچا ہوا کل مال مل جائے گا۔ لقوله عليه الصلوٰة و السلام اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة" اور اس کے بھتیجا کو کچھ نہیں ملے گا۔ تقسیم کی صورت یہ ہے۔

میت مسئلہ ۲۴

زوجہ	بنت	اخت	ابن	اخ
۳	۱۲	۹	م	
ثمن	نصف	باقی		

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں یہ لوگ اپنے طور پر بطور تبرع دینا چاہیں تو اپنے حصہ سے کسی کو بھی دے سکتے ہیں۔ اسی طرح مسلم کو بھی دے سکتی ہیں۔ ویسے ترکہ سے اس کا حق نہیں پہنچتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع و الماٰب

۵/ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ آج سے تقریباً آٹھ برس پہلے باہمی اختلافات کی وجہ سے جماعت اہل سنت سے کچھ حضرات جس میں کچھ دیوبندی کی بھی شرکت تھی۔ اس عیدگاہ سے جہاں ہمیشہ سے محلہ والے پڑھتے آرہے ہیں۔ نکل گئے اور الگ عیدگاہ قائم کر لئے۔ دو تین سال دیوبندی کا ایک شخص امامت بھی کیا اب وہ لوگ بھی الگ ہوگئے اب تمام سنی حضرات آپس میں مل چکے اور چاہتے ہیں کہ نئی عیدگاہ چھوڑ کر پرانی عیدگاہ میں سبھی آدمی نماز عیدین ادا کریں اور وہ جگہ دیہات کی ہے۔

لہٰذا حضور والا کی بارگاہ عالیہ میں طلب امر یہ ہے کہ نئی عیدگاہ چھوڑ کر پرانی عیدگاہ میں نماز ادا کرنے میں شریعت مطہرہ کی جانب سے کوئی ممانعت ہے یا نہیں؟ مفصل جواب سے آج ہی نوازیں بڑی عجلت ہے۔

العارض: سگ بارگاہ شیخ محمد مصلح الدین برکاتی

مقام و پوسٹ بیرا، وایہ جے نگر، ضلع مدھوبنی، بہار

الجواب بعون الملک الوھاب: چونکہ دیہات کی عیدگاہ شرعاً عیدگاہ نہیں اس لئے اس کے بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۵/ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کو ترکہ میں پونے تین بگھہ زمین ملی ہے اور اب زید انتقال کر گیا ہے اس نے اپنے ورثہ میں ایک بیوی اور تین لڑکیاں اور چار بہنیں چھوڑا ہے، اب دریافت طلب یہ ہے کہ ان ورثہ میں کس کا حصہ کتنا ہوتا ہے؟ از روئے شرع جواب سے نوازیں۔ فقط

الحاج حافظ محمد بدر الحق بانی جامعہ نوریہ بدر الاسلام بتہا
مکان و پوسٹ بتہا، ضلع سیتا مڑھی، بہار
۲۸/محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مستفسرہ میں برتقدیر "عدم موانع ارث و انحصار ورثه فی المذکورین و بعد تقدیم ماتقدم علی الارث کالمهر والدین و الوصیة و علی تقدیر صدق المستفتی" کل ترکہ سے زوجہ کا حصہ ثمن اور بنات کا دوثلث اور اخوات کا بربنائے عصبات ما بقی من مال زید بعد اعطاء حقوق الزوجة و البنات۔ و صورة المسئلة هكذا

مسئله ۲٤/ ۳٦ X ۸٦٤

میـــت

زوجه	بنت بنت بنت	اخت اخت اخت اخت
۳	۱۶	۵
۱۰۸	۵۷۶	۱۸۰
لکل واحد ۱۰۸	۱۹۲	۳۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی زید کا کل ترکہ آٹھ سو چونسٹھ سہام پر منقسم ہو کر ایک سو آٹھ بیوی کو اور ایک سو بانوے ہر ایک لڑکی کو اور چھتیس چھتیس ہر ایک بہن کو ملیں گے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: "فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم من بعد وصیۃ توصون بھا او دین" و قال تعالیٰ "فان کن نساءً فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک" و قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اجعلوا الاخوات مع البنات عصبۃ و فی الشریفیۃ ذھب الصحابۃ الی تعصیب الاخوات مع البنات وھو قول جمھور العلماء." انتھی و اللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و الماب

دار الافتاء جامعہ حنفیہ غوثیہ واقعہ جنکفور، نیبال

العاشر من شھر ربیع النور ربیع الاول شھر مولد النبی الاکرم الرسول الاعظم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد المغرب قبل اذان العشاء سنۃ الالف و اربعمائۃ و اثنین و عشرین لیلۃ الاثنین المبارکۃ المتبارکۃ من ھجرۃ رحمۃ للعلمین سید المرسلین خاتم النبین علیہ و اٰلہ الطیبین الطاھرین و امھات المؤمنین و الصحابۃ و التابعین و اولیاء امتہ الکاملین و علماء شریعتہ الربانیین من الصلوات اطیبھا و من التسلیمات ازکٰھا و من البرکات اسنٰھا و من التحیات اجملھا و علینا معھم اجمعین الی یوم الدین.

اللھم اجعلنا من خدام دینہ وانصار شریعتہ و احبائہ واحشرنا فی زمرتہ تحت لواء الحمد فی مقام محمودہ ربنا تقبل منا انت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین و المشرکین والمرتدین یا رب العلمین یا ارحم الراحمین بجاہ سرک المخزون درک المکنون عالم ما کان و مایکون سرور القلب المحزون نور الافئدۃ و العیون سیدنا و مولانا و حبیبنا و نبینا و وکیلنا و کفیلنا و عوننا و معیننا و غوثنا و مغیثنا و غیثنا و غیاثنا و رسولنا محمد علیہ و اٰلہ افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام و علینا معھم. اٰمین اٰمین اٰمین یا رب السمٰوات و الارضین. و الحمد للّٰہ رب العلمین.



کیا فرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ دررودہ خاتون بنت محمد طاہر حسین مریضہ ہوگئی اس سے ایک ہندو عورت نے کہی کہ درگا دیوی کو خصی چڑھاوا مانو صحت یاب ہوجاؤ گی تو دررودہ خاتون کے والدین نے کہا کہ تم ہی مانو۔ تمہارا دیوتا ہے تمہاری بات مانے گا اور ہم لوگ چڑھاوا دیدیں گے۔ جب چڑھاوا کا وقت آیا تو مذکورہ ہندو عورت نے پھر یاد دلائی اور چڑھاوے کے خصی کا مطالبہ کیا۔ حسب فرمائش دررودہ خاتون کے والدین نے روپئے ادا کردیئے اور چڑھاوا کا خصی کسی ہندو نے خرید کر لادیا۔ ماں بیٹی دونوں چڑھاوے کا خصی لے کر ہندو مرد کے ساتھ جنکپور رام مندر کے دروازے تک آئیں۔ اور وہاں سے خصی کو لے جاکر ہندو مرد نے درگا کے نام پر قربان کردیا۔

واضح باد کہ ماں بیٹی دونوں کا مندر کے دروازے تک جانا منت پوری کرنے کی غرض سے ہی تھا۔ تاہم ان دونوں نے اس خصی کا گوشت نہیں کھائے۔ مگر ان دونوں سے پوچھا گیا کہ آخر اس چڑھاوے سے تم لوگوں کو کیا فائدہ ہوا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواباً بولے شفا مل گئی۔ اہل بستی کو جب اس حرکت نازیبا کی اطلاع ہوئی تو فی الفور دروده خاتون اور اس کی ماں باپ سے شرعی وسماجی راہ و رسم منقطع کرنے پر امادہ ہو گئے کیونکہ ان دونوں ماں بیٹی کا منت پوری کرنے کے لئے گھر سے نکلنا دروده خاتون کے باپ طاہر حسین کی اجازت سے بھی تھا۔ اب محمد طاہر حسین قانون شرعی کی تابعداری کرنے کے لئے پورے طور پر تیار ہے۔ لہٰذا قانون شرعی سے اطلاع تام عطا فرمائیں۔ فقط

المستفتی: محمد طاہر حسین، ارنگ، سرہا، نیپال

۱۵ر شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: و لاحول و لاقوة الا بالله صورت مستفسرہ میں ماں بیٹی دونوں بلکہ جو لوگ بھی اس کفری منت سے راضی ہوئے سب اسلام سے خارج ہو گئے ان سب پر توبہ تجدید ایمان و اسلام۔ تجدید نکاح فرض ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر ان کا بائیکاٹ لازم استغفر الله

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

جیش محمد صدیقی برکاتی، جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور، نیپال

۱۵/۱۰/۱۴۲۲

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ (۱) زید ایک عالم دین ہے اور پیر بھی ہے بیعت بھی کرتا ہے اور وہ جان بوجھ کر دیوبندی کی جنازہ پڑھا جب اسے کہا گیا تو کہتا ہے کہ ہم نے صرف ہاتھ باندھ لیا تھا کچھ نہیں پڑھا تھا ایسی صورت میں اس کا نکاح اور ایمان باقی ہے کہ ختم ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور خود زید کی بیعت وخلافت ختم ہوگئی کہ نہیں اور جو لوگ زید سے بیعت ہے اس کی بھی بیعت باقی ہے یا ختم ہوگئی۔

(۲) زید کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، گفتگو کرنا اور اس کو مسلمان جاننا کیسا ہے؟ جائز ہے کہ نہیں؟

(۳) زید کہتا ہے کہ فاسق معلن کی قربانی جائز نہیں ہے؟ فاسق کی قربانی کیوں جائز نہیں ہے؟ تفصیل سے جواب عنایت کریں۔

(۴) دیوبندی کے یہاں لڑکا لڑکی کی شادی جائز ہے کہ نہیں؟ اس کے یہاں کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا جائز کہ نہیں؟

(۵) عمر کہتا ہے کہ میں دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہوں ایسی صورت میں عمر کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حالانکہ عمر ابھی تک دیوبندی کی اقتدا نہیں کیا ہے؟

المستفتی: محمد امان اللہ

دارالعلوم تبلیغیہ یوسفیہ، چاند پور، فتح پور، ضلع ویشالی (بہار)

الجواب بعون الملك الوهاب: اللهم هداية الحق و الصواب و اليه المرجع و الماب نسئل الله العفو و العافية جماعت وہابیہ، دیوبندیہ اسی طرح قادیانیہ، رافضیہ آیات قرآنیہ: "اولئك كالانعام بل هم اضل و مثله كمثل الكلب اولئك هم شر البرية" اور احادیث نبویہ اهل البدع شر الخلق و الخليقة و اهل البدع كلاب اهل النار" کے بالیقین مصداق اور قطعاً یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے کہ یہ فرق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باطلہ سید ہر دوسرا حبیب خدا علیہ افضل التحیہ والثناء کی بارگاہ عالیہ کے گستاخ ہیں ان سب میں بدتر اور خبیث تر دیوبندیت ہے۔ نعوذ باللہ منہا و لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے بطریق روشن ثابت ہے کہ ان فرق باطلہ کاذبہ ضالہ مضلہ کافرہ مرتدہ سے میل جول حرام ان سے سلام و کلام حرام پاس بیٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام ان کی عیادت حرام ان کا جنازہ اٹھانا حرام ان کے جنازہ کے ساتھ جانا حرام ان کا جنازہ پڑھنا حرام مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دفن کرنا حرام ان کی قبر پر جانا حرام ان کے لئے دعائے مغفرت کفر انہیں ایصال ثواب کرنا مثل جنازہ حرام و کفر۔ قال تعالیٰ: "فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین" تو یاد آنے پر ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ قال تعالیٰ: و لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار "اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لا یفتنونکم" یعنی ان بدمذہبوں سے دور بھاگو، دور رہو انہیں اپنے پاس سے دور کرو، دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردے بہکا نہ دے۔ وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے۔ (رواہ مسلم) دوسری حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "و ان مرضوا فلا تعودوھم و ان ماتوا فلا تشھدوھم" وہ بیمار پڑے تو پوچھنے نہ جاؤ مر جائے تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ (رواہ ابوداؤد) اور فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "و ان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم" اور اگر ان سے ملاقات ہو جائے تو سلام نہ کرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(رواہ ابن ماجہ) اور فرماتے ہیں حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لاتجالسوھم و لاتشاربوھم و لاتواکلوھم و لا تناکحوھم" ان کے پاس نہ بیٹھو، نہ ساتھ پانی پیو، نہ ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔ (رواہ العقیلی) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اذا ظھرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظھر العالم علمه فمن لم یفعل ذلك فعلیه لعنة الله و الملئكة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا اھ. فتاویٰ رضویه ج٦، ص ١٠٦" جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔ (اخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیره) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام" جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ (رواہ الطبرانی) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من مشی الی صاحب بدعة لیوقره فقد اعان علی هدم الاسلام" جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کے لئے چلے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیہ) هذا كله فی الجلد السادس من الفتاویٰ الرضویه ملتقطاً

فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۰۸ پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اسے اپنے سے دور کرنا اس سے بغض اس کی اہانت اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کار د فرض ہے۔ اور توقیر حرام اور ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت، اسے مسلمانوں کا سا غسل و کفن دینا حرام، اس پر جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازہ کی مشایعت حرم اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اس کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر۔ و العیاذ باللہ رب العلمین جلد چہارم ص ۵۷ میں (امام حنفی المذہب جس نے ایک شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی) کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ امام سخت، اشد کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اس نے حکم قرآن عظیم کا خلاف کیا۔ قال اللہ تعالیٰ: "و لاتصل علی احد منہم مات ابداً" اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور ایسے کو امامت سے معزول کرنا واجب۔ تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے: "لان فی تقدیمہ تعظیمہ و قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً" فتاویٰ حجہ وغیرہ میں ہے: "لو قدموا فاسقا یاثمون" یہ سب اس صورت میں ہے کہ اس نے کسی دنیوی طمع سے ایسا کیا ہو اور اگر دینی طور پر اسے کار ثواب اور رافضی تبرائی کو مستحق غسل و نماز جان کر یہ حرکات مردودہ کیں تو مسلمان ہی نہ رہا اگر عورت رکھتا ہو اس کے نکاح سے نکل گئی کہ آج کل رافضی تبرائی عموماً مرتدین ہیں۔ کما حققناہ فی رد الرفضہ اور بحکم فقہائے کرام تو نفس تبرا کفر کما فی الخلاصۃ و فتح الکبیر و غیرہا فی کتب کثیرۃ اور کافر کے لئے دعائے مغفرت ہی کفر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے نہ کہ نماز جنازہ کما فی الاعلام وغیرہ انتھی کلام الامام۔

اسی میں ج۴، ص۵۳ پر فرماتے ہیں متعدد حدیثوں میں بدمذہبوں کی

نسبت ارشاد ہوا: "ان ماتوا فلا تشھدوھم" وہ مرے تو ان کے جنازہ پر نہ

جائیں "ولا تصلوا علیھم" ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو نماز پڑھنے والوں

کو توبہ واستغفار کرنی چاہئے اور اگر وہ صورت پہلی تھی یعنی وہ مردہ رافضی منکر

بعض ضروریات دین تھا اور کسی شخص نے باآنکہ اس کے حال سے مطلع تھا دانستہ

اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لئے استغفار کی جب تو اس شخص کو تجدید

اسلام اور اپنی عورت سے از سرِ نو نکاح کرنا چاہئے۔ انتھی کلام الامام احمد رضا۔

اقول: جماعت وہابیہ دیوبندیہ کا کفر شیعہ رافضیہ کے کفر سے اخبث

ہے اور بدتر سے بدتر تو اس کا حکم اس سے زیادہ سخت اور بدتر از بدتر سے بدتر اس

کا مرتکب اشد کبیرہ کا مرتکب اسی کے ص۱۱۳ پر ہے مرتد کے لئے تو اصلاً نہ غسل،

نہ کفن، نہ دفن، نہ مسلمان کے ہاتھ سے کسی کافر کو دیا جائے اگرچہ وہ اسی کے

مذہب کا ہو اگرچہ اس کا باپ ہو بیٹا ہو بلکہ اس کا علاج وہی مردار کتے کی طرح

دبا دینا ہے۔ درمختار میں ہے: "اما المرتد فیلقی فی حفرۃ کالکلب عند

الاحتیاج ملخصاً"

بالا بیان سے اوضح و ابین ہو گیا کہ شخص مذکور فی السوال اگر فی الواقع

دیوبندی کے جنازے میں محض شریک رہا جنازہ نہ پڑھا، دعائے مغفرت نہ کی،

صرف ہاتھ باندھے رہا کچھ نہ پڑھا تو اس صورت میں، نہ اس کا نکاح گیا نہ

ایمان مگر متعدد حرام و گناہ کا مرتکب ہو کر سخت و اشد فاسق ٹھہرا اس میں اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرکت حرام و گناہ اس کا اس کے ساتھ چلنا حرام و گناہ، اس کے ساتھ اس کا رہنا حرام و گناہ، اس کی قبر پر اس کا کھڑا ہونا حرام و گناہ، اس کا اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا مردار کتے کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے سے بدتر حرام و گناہ بلکہ سور کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے سے زیادہ برا کہ حدیث شریف میں اس کے بارے میں آیا ہے: "شر الخلق و الخلیقۃ" بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں اور جانوروں میں کتے سور بھی ہیں۔ دوسری حدیث شریف میں ہے: "اصحاب البدع کلاب اھل النار" بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں تو اس کا ہاتھ باندھنا کس کے سامنے ہوا کس کے لئے ہوا یہ تعظیم و توقیر اس نے کس کی بجالائی اس عمل حرام اور اعلانیہ فسق سے کس کو خوش کرنا چاہا۔ اللہ واحد قہار کو معاذ اللہ، رسول اللہ کو معاذ اللہ، اہل اللہ کو معاذ اللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہاں اس نے اپنے اس عمل سے عدو مبین شیطٰن لعین اور اس کے اذناب ملعونین مرجومین کو خوش کیا یا اپنے مریدین، معتقدین کو خوش کیا۔ سنیوں سے کہتا ہے صرف ہم نے ہاتھ باندھا لیا دیوبندی سے کیا کہتا ہے؟ اور مریدوں سے کیا کہتا ہے؟ لاحول و لاقوۃ الا باللہ و استغفر اللہ و معاذ اللہ رب العلمین من الشیطن الرجیم اللعین۔

پیر عیار نہیں ہوتا، پیر مکار نہیں ہوتا، پیر ضال نہیں ہوتا، پیر مضل نہیں ہوتا، پیر فریب دہ نہیں ہوتا، پیر اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کا نافرمان نہیں ہوتا، پیر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا پیرو ہوتا ہے۔ پیر سنت کے مطابق چلتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھرتا، اٹھتا بیٹھتا، سوتا جاگتا ہے۔ پیر کا کام ہدایت ہے ضلالت نہیں۔ پیر حلال و حرام کا پورا جانکار ہوتا ہے مسائل شرعیہ کا کامل عالم اور باعمل ہوتا ہے، فاسق معلن نہ ہو۔ اتصال رکھتا ہے ماذون ہوتا ہے۔ یہ شخص کیسا عالم ہے جب اس کے دل میں خشیت نہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ڈر نہیں قرآن شریف میں ہے:

"انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا" اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ (پ۲۲، ع۱۶) جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ حکمائے اسلام کے نزدیک علم کی حقیقت کیا ہے اس کے لئے چند اقوال ملاحظہ ہو۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: "لیس العلم عن کثرۃ الحدیث لکن العلم عن کثرۃ الخشیۃ" ترجمہ: زیادہ باتیں بنانا علم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا علم ہے۔

(۲) امام مالک فرماتے ہیں: "ان العلم لیس بکثرۃ الروایۃ انما العالم نور یجعلہ اللہ فی القلب" ترجمہ: بکثرت روایت کرنے کا نام علم نہیں بلکہ علم ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی دل میں ڈال دیتا ہے۔

(۳) مجاہد فرماتے ہیں: "انما العالم من خشی اللہ عزو جل" ترجمہ عالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرتا ہے۔

(۴) ربیع بن انس کا ارشاد ہے: "من لم یخش اللہ تعالیٰ لیس بعالم" ترجمہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں وہ عالم نہیں۔

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: "کفی بخشیۃ اللہ تعالیٰ علما و بالاعترار جھلا" ترجمہ: اگر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پیدا ہوجائے تو انسان کے لئے اتنا علم ہی کافی ہے اور اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں کہ انسان خدا سے بے خوف ہوجائے۔

(۶) مسعود بن ابراہیم سے پوچھا گیا کہ اس شہر میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ فرمایا جو اپنے رب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ "من افقه اهل المدينة قال اتقاهم لربه عزوجل"

(۷) سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے: "ان الفقيه حق الفقيه من لم يقنط الناس من رحمة الله و لم يرخص لهم في معاصي الله تعالىٰ و لم يومنهم من عذاب الله تعالىٰ و لم يدع القرآن رغبة عنه الى غيره." یعنی صحیح معنوں میں فقیہ اور عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور خدا کی نافرمانی پر انہیں جری نہ کرے۔ خدا کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کرے اور قرآن کے بغیر اسے کوئی چیز اپنی طرف راغب نہ کرسکے۔ (قرطبی)

تفسیر صدر الافاضل میں اس آیت کریمہ: "و لا تكتمونه" کے تحت مذکور ہے علما پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لئے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔ اسی میں ہے علم دین کا چھپانا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہیکہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روز قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی، اس پر اسی طرح اعلانیہ توبہ فرض جس طرح اعلانیہ وہ جنازہ میں گیا۔ حدیث میں ہے: "و اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السر بالسر و العلانية بالعلانية"

ان مذکورہ بالا آیات واحادیث واقوال سے روز روشن کی طرح روشن ہوگیا کہ اگر یہ عالم ہے تو اس پر فرض تھا یہ اعلان کرتا کہ دیوبندی کی نماز جنازہ نہیں، اس میں شرکت جائز نہیں، اس کے لئے دعائے مغفرت نہیں وغیرہ وغیرہ، نہ کہ خود شریک ہونا اور عوام کو گمراہ کرنا اور کچھ خوف نہ کرنا حیلہ بنانا کہ ہم نے صرف ہاتھ باندھ لیا تھا ہرگز یہ شخص اپنی بدعملی کے باعث نہ قابل امامت ہے، نہ لائق پیری مریدی ایسے کو پیر بنانا حرام حرام اشد حرام ہے۔ اس سے علیحدگی ضروری۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　　　پس بہر دستے نباید داد دست

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من غشنا فلیس منا" دھوکہ دینے والا ہمارے گروہ سے نہیں۔ نسئل اللہ العفو و العافیة.

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان یومن باللہ و بالیوم الآخر فلا یقف مواقف التھم ذکرہ الشرنبلالی" جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مواقع تہمت پر نہ جائے۔

اقول: یہ سارے احکام اس صورت میں ہیں کہ اس نے دیوبندی کو کافر مرتد جانا اور اس کے لئے دعائے مغفرت نہ کی۔ ورنہ اگر دانستہ اسے مسلمان جانا یا دانستہ ایصال ثواب کیا تو اسی کی طرح کافر و مرتد بیوی نکاح سے باہر اگر رکھتا ہو اور سارے اعمال اکارت۔ قال تعالیٰ: "و من یرتد منکم عن دینہ فیمت و ھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدینا و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الآخرة و اولئك اصحاب النار هم فيها خٰلدون" اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں۔ انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیه المرجع و الماٰب و اللہ یوفق و یهدی الی سبیل الحق و الصواب۔

(۲) جب تک بالاعلان توبہ نہ کرے اس کے ساتھ نشست و برخاست منع اور جب وہ اس بات کا قائل ہے کہ اس نے صرف ہاتھ باندھ لیا تھا کچھ پڑھا نہ تھا مردہ دیوبندی کو جنازہ پڑھے جانے کے قابل نہ جانا تھا تو مؤمن ہی جانیں گے، مومن ہی کہیں گے کہ اس کی گمراہ گری کی وجہ سے اس سے دور رہیں گے۔ ہاں اس کے ساتھ سلام و کلام طعام و قیام سے بچیں گے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے تاوقتیکہ مرجع فتویٰ و تقویٰ کے نزدیک اس کا اس کی توبہ کے بعد صلاح حال نہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۳) ہر مسلمان کی خواہ عاصی ہو اس کی قربانی جائز ہے اور صاحب نصاب پر واجب گرچہ فاسق معلن ہو زید جاہل ہے اس کی بات کان دھرنے کے لائق نہیں اور جاہل کو وعظ کہنے مسئلہ بتانے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من افتی بغیر علم فعلیه لعنة ملٰئکة السماء و الارض" جو بے علم فتویٰ دے اس پر آسمان و زمین کے فرشتوں کی لعنت۔ اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: جاہل کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴) اس کا مدلل جواب نمبرا میں تفصیلا گزر چکا کہ اس کے ساتھ مناکحت نشست و برخواست قیام وطعام سب حرام اشد حرام اس کے ساتھ نکاح باطل اس کی قربت زنائے خالص اور اولاد ولد حرام۔ کمافی الفتاوئ الرضویہ۔

(۵) اگر عمر اس کے کفریات سے آگاہ ہو کر اس کو مسلمان جانتا ہے تو اسی کی طرح کافر و مرتد اس کے پیچھے نماز باطل۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب۔

۱۰/۲/۱۴۲۴ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) ایک شخص کا دو سگی بہن سے نکاح کرنا کیسا ہے؟ اور جو اولاد ان دونوں سے پیدا ہوئی وہ کیسی؟

(۲) جو عورت دعویٰ کرے کہ میرے شکم کا بچہ فلاں کا ہے اور گواہ نہ رکھے اور جس پر الزام رکھتی ہے وہ منکر ہے پھر بھی امام اور بستی والے کا اس سے سلام وکلام اکل وشرب نہ کرنا، کفن دفن نماز جنازہ قبرستان اور مسجد وعیدگاہ سے اس کو روک دینا اس کی دعوت قبول نہ کرنا اس کو دعوت نہ دینا شادی بیاہ میں شرکت نہ کرنا یا شریک نہ ہونے دینا اپنے ساتھ قربانی نہ کرنے دینا یا اس کی قربانی نہ کرنا غرض اس مرد منکر کا پورے طور پر بائیکاٹ کر دینا کیسا ہے؟

(۳) جس شخص پر بے ثبوت شرعی زنا کی تہمت لگائی جائے اور اس شخص کو مسجد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں برسرِ منبر عامۃ المسلمین کے سامنے قبلہ رو امام قسم کھلوائے پھر اس شخص کو اس تہمت زنا سے بری نہ کرے اور اس شخص کا یکسر بائیکاٹ کیے رکھے تو بائیکاٹ کرنے والوں پر شرع شریف کا کیا حکم ہے صادر فرمائیں۔

(۴) بے طلاقی عورت یعنی دوسرے مرد کی عورت کو اپنے پاس رکھنا کیسا ہے؟ اور اس سے جو اولاد پیدا ہو وہ حلالی ہے یا حرامی؟ واضح طور پر بیان فرمائیں۔

(۵) جو عورت بلا نکاح زبردستی کسی مرد کی بیوی بن کر مقدمہ کر دے اور دنیوی ملکی قانون اس مرد کی جائیداد سے اس عورت کو حصہ دلا دے تو اس عورت پر اور جو اس عورت کا کام میں ساتھ دے اس پر کیا حکم ہے؟ صادر فرمائیں۔

(۶) ایک عورت کو غیر کا حمل ہے اور بے گواہ عورت کہتی ہے کہ یہ حمل فلاں مرد کا ہے اور مرد اس کا انکار کرتا ہے وہاں کے امام صاحب سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ عورت کے پیٹ کا بچہ ہی گواہ ہے کہ اس مرد نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ کسی عورت کا کسی مرد پر بے گواہ کے زنا کی تہمت لگانا کیسا ہے؟ اور امام صاحب کا بیان کیا ہوا مسئلہ صحیح یا غلط اگر غلط ہے تو امام صاحب پر کیا حکم ہے؟

(۷) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا ہندہ زید سے بلا طلاق لئے بکر کے پاس چلی آئی اور بکر سے بچہ بھی پیدا ہوا جب بستی والوں نے بکر پر سختی کیا تو ہندہ اپنے شوہر زید سے طلاق حاصل کر لی ابھی ہندہ طلاق کی عدت میں ہی تھی کہ ہندہ کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے ہندہ کو بلا جنازہ دفن کر دیا۔ حضور والا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے گذارش ہے کہ ایا ہندہ کے لئے شرعاً نماز جنازہ تھی یا نہیں؟ اگر تھی تو بے جنازہ دفن کرنے والے اور جنازہ نہ پڑھنے کا حکم دینے والے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

حاجی محمد یوسف

سیانگجہ وارڈ نمبرا، پتلی کھیت نگر پالیکا، ضلع سیانگجہ، گنڈکی انچل، نیپال

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) ایک شخص کا دو سگی بہنوں کو نکاح میں اکٹھی کرنا حرام حرام سخت حرام۔ قرآن شریف کی صریح آیت کے خلاف۔ قال تعالیٰ: "و ان تجمعوا بين الاختين" یعنی دونوں بہنوں کو ایک ساتھ رکھنا حرام اس کے تحت خزائن میں ہے حرام ہے خواہ دونوں بہنوں سے نکاح کے ذریعہ جماع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم، ص ۸۲ پر ہے اگر دونوں سے ایک ساتھ نکاح کیا دونوں حرام اور اگر آگے پیچھے کیا تو پہلی کا نکاح بے خلل دوسری کا حرام پھر جب دوسری سے قربت کی پہلی سے قربت بھی حرام ہوگئی جب تک اسے جدا کر کے عدت نہ گزر جائے اولادیں بہرحال ولد الحرام ہیں۔ اس کے حاشیہ پر ہے یعنی اگر ایک ساتھ نکاح کیا ہو یا آگے پیچھے مگر سب اولاد بعد جماع ہوئی ہو ورنہ وہ اولاد جو دوسری کے نکاح اور قربت سے پہلے ہوئی ولد الحرام نہیں اسی میں جلد پنجم، ص ۱۱۰ پر ہے: بموجودگی زوجہ سالی سے نکاح حرام ہے اور اس پر فرض ہے کہ اسے ہاتھ نہ لگائے اور فوراً چھوڑ دے۔ اسی میں جلد ۵، ص ۱۱۱ پر ہے اگر بعد نکاح سالی سے جماع کر لیا تو اب زوجہ سے جماع حرام ہوگیا یہاں تک کہ سالی کو چھوڑ دے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی عدت گذر جائے اس وقت زوجہ سے جماع جائز ہوگا۔ اسی میں جلد پنجم، ص ۱۰۹ پر ہے: تاحیات زوجہ جب تک اسے طلاق ہوکر عدت نہ گذر جائے اس کی بہن سے جو اس کے باپ کے نطفے یا ماں کے پیٹ سے یا دودھ شریک ہے نکاح حرام ہے۔ اور ص ۱۱۷ پر ہے: زید کا اپنی سالی سے نکاح حرام قطعی ہوا۔ قال تعالیٰ: و ان تجمعوا بین الاختین" اس پر فرض ہے کہ فوراً اسے چھوڑ دے پھر اگر ابھی سالی سے صحبت نہیں کی جب تو ہندہ اس کے لئے حلال ہے اور اگر اس سے صحبت کر لی تو اب اپنی منکوحہ ہندہ کے پاس بھی جانا حرام ہوگیا جب تک سالی کو چھوڑ کر اس کی عدت نہ گزر جائے جب اسے چھوڑے گا اور اس کی عدت گزر جائے گی اس وقت ہندہ کو ہاتھ لگانا جائز ہوگا۔ ہندیہ میں ہے: "ان تزوجهما فی عقدتین فنكاح الاخيرة فاسد و يجب عليه ان يفارقها و لو علم القاضی بذلك يفرق بينهما فان فارقها قبل الدخول لا يثبت شئ من الاحكام و ان فارقها بعد الدخول فلها المهر و يجب الاقل من المسمیٰ و من مهر المثل و عليها العدة و يثبت النسب و يعتزل عن امرأته حتیٰ تنقضی عدة اختها كذا فی محيط السرخسی انتهی. اسی میں ص ۱۴۱ پر ہے: بہن کی موجودگی میں بھوئی سے نکاح حرام حرام سخت حرام ہوا۔ انتہی

(۲) اس عورت کا دعویٰ باطل اس کی بات ہرگز اعتبار کے قابل نہیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے جھوٹ اور بہتان سمجھیں جو لوگ اس عورت کو اس بارے میں سچا جانیں گے عورت کی طرح گنہگار اور اَسّی اَسّی کوڑے کھانے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سزاوار سب پر توبہ فرض اور جن لوگوں نے صرف عورت کے کہنے پر بائیکاٹ کیا ظلم اور حرام کیا۔ سب پر اس سے معافی مانگنا واجب وفرض اور امام قابل امامت نہیں جب تک معافی مانگ کر توبہ نہ کرے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۳) بلا ثبوت شرعی کسی پر زنا کی تہمت رکھنا سخت حرام قطعی گناہ کبیرہ ہے ایسی تہمت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کے بڑے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے ایسے شخصوں کو اَسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی نہ سنو اور وہ فاسق ہیں۔ یہاں کوڑے تو لگا نہیں سکتے لہٰذا اسی قدر کریں کہ جب تک وہ تہمت رکھنے والا مجمع میں توبہ نہ کرے اور صاف صاف اس اپنی ناپاک گفتگو سے باز نہ آئے اس وقت تک مسلمان اس سے ملنا جلنا اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کی شادی بیاہت میں شریک ہونا اپنی شادی بیاہ میں اسے شریک کرنا یک قلم چھوڑ دیں کہ وہ اس تہمت اٹھانے سے ظالم ہے اور ظالم کے پاس بیٹھنے کو قرآن مجید نے منع فرمایا اور ایسی تہمت کا ثبوت کسی گواہی سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ جب تک چار مرد نمازی پرہیزگار، ثقہ متقی جو نہ کوئی گناہ کبیرہ کرتے ہوں نہ کسی گناہ صغیرہ پر اصرار رکھتے ہوں، نہ کوئی بات خلاف مروت، چھچھورے پن کی (جیسے سر بازار کھانا کھانا یا شارع عام پر سب کے سامنے پیشاب کرنا) کرتے ہوں، ایسے اعلیٰ درجے کے متقی مہذب بالاتفاق ایک وقت ایک مکان میں اپنی آنکھ سے دیکھنا بیان کریں کہ ہم نے اس کا بدن اس کے بدن کے اندر خاص اس طرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی اگر ان امور سے ایک بات بھی کم ہوگی (مثلاً گواہ چار سے کم ہوں یا چوتھا شخص اس اعلیٰ درجہ کا نہ ہو یا ہوں تو سب اعلیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درجہ کے اور چار پانچ نہیں بلکہ دس بیس مگران میں مرد تین ہی ہوں باقی عورتیں یا کچھ گواہ آج کا واقعہ بیان کریں کچھ کل کا یا کچھ کہیں ہم نے اس مکان میں دیکھا کچھ کہیں دوسرے میں یا یہ سب باتیں جمع ہوں اور تین گواہ صاف صاف یہ بھی گواہی دے چکے ہوں کی ہم نے اس کا ذکر اس کی فرج داخل میں اسی طرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی مگر چوتھا اتنا کہے کہ میں نے اس کا برہنہ ذکر اس کی برہنہ فرج کے منہ پر رکھا دیکھا۔ (مثلاً نصف حشفہ تک اندر کیا ہوا دیکھا) تو ان سب صورتوں میں یہ گواہیاں مردود اور وہ تہمت باطل اگرچہ اس قسم کی سو دو سو گواہیاں گزریں اصلاً ثبوت نہ ہوگا بلکہ تہمت کرنے والے زنا کی گواہی دینے والے خود ہی سزا پائیں گے یہ سب احکام قرآن مجید و حدیث شریف و کتب فقہ میں صاف مذکور ہیں۔و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۷۷٦)

(۴) حرام ہے حرام ہے حرام ہے اولاد اس سے ولد الحرام ولد الزنا (حرامی ہے) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۵) عورت اور اس کا ساتھ دینے والا سب سخت گنہگار مستحق قہر قہار و عذاب نار اور جو مال کذب بیانی سے حاصل کیا وہ سب خبیث و ناپاک اس کا استعمال حرام اور سخت حرام۔ واپس کر دینا فرض پھر توبہ صادقہ لازم و واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(٦) امام جاہل ہے صرف عورت کے بیان اور اس کے حمل سے زنا کا ثبوت ہرگز ہرگز قیامت تک نہیں ہوسکتا جب تک مرد چار گواہ ثقہ نہ ہوں جیسا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴ میں بیان ہوا۔ امام کی بات بالکل غلط ہے امام توبہ کرے اور جس پر الزام رکھا ہے معافی مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۷) صورت مذکورہ میں ہندہ کی نماز جنازہ فرض تھی دانستہ جنازہ نہ پڑھنے والے اور نہ پڑھنے کا حکم دینے والے سب گنہگار ہوئے سب پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ شب چہار شنبہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں اقامت بیٹھ کر سننا سنت ہے یا کھڑے ہوکر؟ حضور سے گذارش ہے کہ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد کلیم الدین برکاتی، نیپالی
امام مسجد عیدگاہ محلہ مچھوکھڑی، ضلع اندور تحصیل سادیر، مدھ پردیش
محمد عباس خاں پنٹرس، سلیمان

الجواب بعون الملک الوھاب: بوقت اقامت جمہور علماء فقہاء کملاء مجتہدین و اہل علم از اصحاب سید المرسلین علیہ و الہ و اصحابہ اجمعین افضل الصلوات و اکمل التسلیمات و اکرم التحیات من رب السمٰوات و الارضین کے نزدیک کلمات اقامت بیٹھے سننا ادب و استحباب و سنت اور اس وقت کھڑا رہنا کراہت اور احادیث کریمہ و اقوال جمہور ائمہ حنفیہ کی مخالفت۔ فی البخاری الشریف۔ ج۱، ص۸۸ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلاۃ فلاتقوموا حتی ترونی. ھکذا فی المسلم الشریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ج۱، ص۲۲۰ یعنی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بوقت اقامت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

اور ترمذی شریف میں بھی ج۱، ص ۷۶ پر اس حدیث پاک کے تحت صاحب ترمذی فرماتے ہیں: "وقد کرہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرھم ان ینتظر الناس الامام وھم قیام" یعنی اہل علم صحابہ کرام اور آپ کے علاوہ دیگر علماء نے بوقت اقامت کھڑے ہو کر امام کے انتظار کو مکروہ فرمایا ہے۔

اور فتاویٰ عالمگیری ج۱، ۲۹ پر ہے: "اذا دخل الرجل عند الاقامة یکرہ لہ الانتظار قائماً لکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن قولہ حی علی الفلاح کذا فی المضمرات" یعنی جب کوئی شخص بوقت اقامت آئے تو کھڑا نہ رہے کہ اس کا کھڑا رہنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اور جب مؤذن "حی علی الفلاح" کہے تب اٹھے۔ کذا فی المضمرات اس سے زیادہ تفصیل کی حاجت ہے تو فتاویٰ رضویہ دوم اور فتاویٰ برکات یکم کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۶/۷/۱۴۲۱ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اسلام میں عورتوں کا ختنہ ہے یا نہیں؟ اگر اسلام سے پہلے عورتوں کا ختنہ تھا تو اس کا ثبوت کیا ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) قرآن شریف میں جو رکوع ہے اس کا کیا مطلب جب کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " و ارکعوا مع الراکعین " جھکو جھکنے والوں کے ساتھ نیز منزل وسجود ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

(۳) امام عالی مقام کا سر سجدہ میں تن سے جدا کیا جا رہا تھا اس وقت جو نماز انھوں نے ادا کی تھی تو اس وقت حالت وضو میں تھے یا کس حالت میں؟ نیز انھوں نے جو نماز ادا کی وہ ادائے گی وضو یا تیمم سے تھی یا کیسی؟

(۴) کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں یہ تذکرہ ہے کہ مردوں کو چاہے کسی وقت بھی دفن کیا جائے جب نکیرین اس سے سوال و جواب کے لئے آتے ہیں اور اس کو جگاتے ہیں تو مردے کو عصر کا وقت اخیر معلوم ہوتا ہے جس کی بنا پر نمازی بندے یہ کہتے ہیں کہ پہلے مجھے نماز پڑھنے دو اور نماز پڑھتے ہیں تو ان کے نماز کی ادائیگی وضو سے ہوتی ہے یا تیمم سے یا کس حالت میں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل و مفصل جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: مولانا محمد ذاکر حسین

مدرسہ حنفیہ منظر اسلام، باسوپٹی، ضلع مدھوبنی، بہار

۱۴۱۶/۴/۲۶ھ

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) عورتوں کے ختنہ کا ثبوت اسلام میں بھی ہے اور قبل اسلام بھی تھا۔ عمدۃ القاری صحیح البخاری ج ۳، ص ۲۴۶ میں باب اذا التقی الختانان کے تحت ہے: " ای هذا باب في بيان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکم ما اذا التقی الختانان یعنی ختان الرجل و ختان المرأۃ و قال بعضھم المراد بھذہ التثنیۃ ختان الرجل و خفاض المرأۃ و انما ثنیا بلفظ و احد تغلیبا لہ (قلت) ذکروا ھذا و لکن ذکر ھذا ھکذا بناء علی عادۃ العرب فانھم یختتنون النساء (قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الختان للرجال سنۃ و للنساء مکرمۃ) رواہ الجصاص فی کتاب ادب القضاء عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم الختان قطع جلیدۃ الکمرۃ و کذلک الختن و الخفاض قطع جلدۃ من اعلیٰ فرجھا تشبہ عرف الدیک بینھا و بین مدخل الذکر جلدۃ رقیقۃ و کذلک الخفض." اور ارشاد الساری شرح صحیح البخاری للقسطلانی ج۱،ص۶۱۳ میں ہے: "ختانھا فی اعلیٰ الفرج فوق مخرج البول الذی ھو فوق مدخل الذکر و لا یمسہ الذکر فی الجماع" اور فتح الباری شرح صحیح البخاری للعسقلانی ج۱،ص۴۷۰ میں ہے: "المراد بھذہ التثنیۃ ختان الرجل و المرأۃ و الختن قطع جلدۃ کمرتہ و خفاض المرأۃ و الخفض قطع جلیدۃ فی اعلیٰ فرجھا الخ" اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ج۱،ص۲۳۴ میں ہے: وختان موضع از مردوزن کہ در ختنہ کردن آنرا می برند و آن از مرد پوستے است بر سر عضو و از زن گوشتے است بلند در درون مانند تاج خروس" اور بخاری شریف کتاب الوحی میں ہے: "قالوا لیس یختتن الا الیھود" اسی میں ہے: "ھم یختتنون" اسی میں ہے: "ملک الختان قد ظھر"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان ساری عبارتوں کا حاصل یہی ہے کہ ملک عرب میں مرد و عورت کے ختنے کا دستور اسلام سے پہلے بھی تھا اور یہودیوں میں بھی رسم ختنہ جاری تھی۔ اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ج ۱۰، ص ۱۹۱ میں ایک سوال کہ بی بی سارہ نے بی بی ہاجرہ کے کان چھیدے اور ختنہ کرادی یہ سنت زن و مرد پر قیامت تک قائم رکھیں گے تو عورت کی ختنہ کیسی؟ اس کے جواب میں فرمایا: "الجواب: اندام زن کے دونوں لبوں کے بیچ میں جو گوشت پارہ تند و بلند سرخ رنگ مثل تاج خروس کے ہے اس میں سے ایک ٹکڑا کھال کا جدا کرتے ہیں یہ ختنۂ زنان ہے جہاں اس کا رواج ہے مستحب ہے۔ ان بلاد میں کہ اس کا نشان نہیں اگر واقع ہو تو جہال ہنسیں اور مسئلہ شرعیہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے تو یہاں اس پر اقدام کی حاجت نہیں خود ایک مستحب بات کرنی اور مسلمانوں کو ایسی سخت بلا میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔

اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ج ۱۰، ص ۱۹۲ میں ایک سوال ہے کہ اکثر عربستان میں لڑکیوں کو ختنہ کرنے کا رواج ہے اور ہند میں کیوں رواج نہیں اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: الجواب لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلمانان واجب ہے۔ لہٰذا یہاں اس کا حکم نہیں۔ اشباہ میں ہے: "لا یسن ختانها و انما هو مكرمة منية المفتي" پھر غمز العیون میں ہے: "و انما كان الختان في حقها مكرمة لانه يزيد في اللذة" درمختار میں ہے: "ختان المرأة ليس سنة بل مكرمة للرجال و قيل سنة اه" و جزم به البزازی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فی وجیزۃ و الحدادی فی سراجہ قال فی الھندیۃ عن المحیط اختلف الروایات فی ختان السناء ذکر فی بعضھا انہ سنۃ ھکذا حکی عن بعض المشائخ و ذکر شمس الائمۃ الحلوانی فی ادب القاضی للخصاف ان ختان النساء مکرمۃ اھ۔" اور مرأت ج۱،ص ۲۷۸ میں ہے: "ختنہ سنت ابراہیمی ہے کہ آپ سے لے کر ہمارے حضور تک ہر نبی کے دین میں رہا انتہی۔

(۲) و ارکعوا مع الراکعین" اس آیت کریمہ میں خطاب علمائے یہود کو ہے۔ کہ ایمان لاؤ کافر نہ بنو اور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین (علیہ والہ اکمل الصلاۃ واجمل التسلیم) کے اوصاف حمیدہ نہ چھپاؤ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، دولت دنیا کی خاطر آخرت سے بے پرواہ مت بنو، دیدہ و دانستہ حق پوشی نہ کرو اور نمازیں پڑھو، زکاۃ ادا کرو۔ "و ارکعوا مع الرکعین" اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی باجماعت نماز نیک مسلمانوں کے ساتھ ادا کرو۔ منافقت نہ کرو یا یہ مطلب ہے کہ بے رکوع والی نماز نہ پڑھو بلکہ سچے پکے مسلمانوں کے ساتھ مل کر رکوع والی نماز پڑھو۔ تفسیر نعیمی ج۱،ص ۱۴ میں ہے کہ: "بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قرآن کے تیس پارے اور اس میں نصف، ربع، ثلث کے نشانات مامون عباسی کے زمانہ میں لگائے گئے رکوع بنائے گئے۔ یعنی حضرت عثمان غنی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) رمضان شریف کی تراویح کی نماز میں جس قدر قرآن پاک پڑھ کر رکوع فرماتے تھے اتنے حصے کو رکوع قرار دیا گیا۔ اس لئے اس کے نشان پر قرآن مجید کے حاشیہ پر "ع" لگا دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ یہ عمرو کے نام کا ''ع'' ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عثمان کے نام کا ''ع'' لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ رکوع کا ''ع'' ہے تو حقیقت میں یہ تمام کام تلاوت کرنے والوں کی آسانی کے لئے کئے گئے۔ اسی میں ہے: ''قرآن پاک کی تقسیم اس زمانہ پاک میں دو طریقہ سے ہو چکی تھی ایک سورتوں سے دوسری منزلوں سے۔ یعنی قرآن پاک کی سات منزلیں کی گئی تھیں کہ تلاوت کرنے والا ایک منزل روزانہ کے حساب سے ختم کر سکے سات دن میں۔ اور خزائن العرفان میں سورۂ انفال کی آخری آیت کے تحت ہے: ''ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔'' مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا انتہی۔ قرآن شریف کے حاشیہ پر سجدہ کی علامت تلاوت کرنے والے کی آسانی کے لئے ہے۔ احادیث کریمہ اور کتب فقہ میں جن سورتوں میں جس آیت کے خاتمہ پر سجدہ کا حکم ہے۔ قرآن میں وہاں وہاں نشان لگا دیئے گئے۔ یہ صرف تسہیل کے لئے ہے اور بس۔

(۳) سوانح کربلا ص ۱۳۹ پر ہے: ''ناچار امام کو ایک جگہ ٹھہرنا پڑا ہر طرف سے تیر آ رہے ہیں اور امام مظلوم کا تن نازپرور نشانہ بنا ہوا ہے۔ نورانی جسم زخموں سے چکنا چور اور لہولہان ہو رہا ہے حضرت کو چکر آ گیا اور گھوڑے سے نیچے آئے اور آپ شہید ہو کر زمین پر گرے۔ ملخصاً انا للہ و انا الیہ راجعون۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقول: لہو نکلنے اور بہنے کے بعد نہ وضو رہتا ہے نہ تیمم پھر نماز کیسی؟

انتباہ: یہ سوال آپ کا ایسا ہے جس سے پرہیز چاہئے اس عالم کون و فساد میں آپ کس کس کا وضو و غسل و تیمم تلاشتے پھریں گے کہ کس آن ہے اور کس آن نہیں، نہ آپ اس کے مکلّف اور نہ میں اس کا مکلّف۔ آپ سے کوئی پوچھے آپ کے بدن میں کتنے مسام اور کتنے بال ہیں اور کتنے کیڑے، گھر کے اوپر کتنے کھیڑے ہیں وغیرہ وغیرہ کیا جواب دیں گے آپ؟ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔

(۴) ہاں ایسی حدیث شریف ہے مگر یہ کہ وہ نماز پڑھتے ہیں یہ نہیں۔ مشکوٰۃ شریف ج۱، ص ۲۶ میں ہے: "عن جابر رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبھا فیجلس یمسح عینیہ و یقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجہ۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میت قبر میں داخل کی جاتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ (ابن ماجہ) اسی حدیث شریف کے تحت حاشیہ مشکوٰۃ شریف پر ہے۔ قولہ: دعونی ای اترکوا کلامی و السوال منی قولہ اصلی ای انا ارید ان اصلی خوف الفوت قبل الموت کانہ یظن انہ بعد فی الدنیا و یؤدی ما علیہ من الفرض و یشغلہ من قیامہ بعض الاصحاب و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلك من رسوخه في اداته و مداومته عليه في الدنيا ۱۲ مرقاۃ"
اور اشعۃ اللمعات ج۱،ص۱۲۳ پر ہے: "وخیال می کند کہ در اہل خانہ خود نشستہ است وایں دلالت برفاہیت حال وے می کند گویا کہ ہنوز در دنیا ست و بخواب رفتہ بود ودلالت دارد بر رسوخ وے در ادائے فرائض و مداومت ومواظبت وے برآں در دنیا" انتہی

اس حدیث شریف سے صرف اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ اس مردہ کو گمان گذرے گا کہ اب تک وہ دنیا میں ہی ہے اور خواب سے بیدار ہوا ہے اور اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہے اور وقت نماز جارہا ہے اور اب تک اس نے فریضہ ادا نہیں کیا ہے اس لئے وہ کہے گا کہ گفتگو ترک کرو سوال و جواب چھوڑ و نماز پڑھنے دو اس کا نماز پڑھنا ثابت نہیں اور نہ اس کا وہ مکلّف۔ حدیث پاک ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنه عمله" اور جب اس کا نماز پڑھنا ثابت نہیں تو اس کے وضو وتیمم کا سوال بلاوجہ و بلاسبب۔ بالفرض اگر ثابت بھی ہو تو وہ باوضو و باغسل قبر میں جاتا ہی ہے مزید وضو و تیمم کی کیا حاجت۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

۱۴/۵/۱۴۱۶ھ

☆☆☆

۹۲/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) قرآن شریف کی سب سے پہلی سورہ سورہ اقراء کا نزول ہوا تو باعتبار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزول سب سورتوں سے پہلے ہونا چاہئے۔ مگر یہ سورہ درمیان میں ہے ایسا کیوں؟

(۲) جنت و دوزخ مخلوق ہے یا نہیں اگر ہے تو جنت کہاں ہے؟ اور دوزخ کہاں؟ اور دونوں کے لئے فنا ہے کہ نہیں؟ مدلل قرآن و حدیث سے جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) عرش کے لئے فنا ہے یا نہیں؟

(۴) ایام تشریق کو ایام تشریق کیوں کہتے ہیں؟ قرآن و احادیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں۔

المستفتی: مولانا محمد ذاکر حسین امام جامع مسجد باسوپٹی مدھونی (بہار)

۱۴/۳/۱۴۱۵ھ

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) قرآن شریف کی یہ ترتیب نزول کے اعتبار سے نہیں بلکہ یہ ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے۔ تفسیر نعیمی جلد اول، ص ۱۱ اور تفسیر قرطبی ج ۱، ص ۲۹ پر ہے: "ان ترتیب سورة القرآن و آیاته فی المصحف لیس علی حسب نزول السور و الآیات علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فان سورة البقرة مثلاً هی اول سورة نزلت فی المدینة المنورة و سورة المائدة من اواخر ما نزل من القرآن و مع ذلك جاء ت سورة البقرة فی المصاحف العثمانیة قبل سورة المائدة و الترتیب فی المصحف الآن اما انه کان توقیفا ای بفعل النبی صلی اللہ علیه وسلم کما امره

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله عز و جل اما انه كان على وجه الاجتهاد من الصحابة انتهٰى۔"

(۲) ہاں دوزخ و جنت ہزاروں برس پہلے مخلوق ہوچکیں اور موجود ہیں اور محققین کے نزدیک غیر فانی ہیں۔ قال تعالیٰ: "اعدت للمتقين" جنت تیار رکھی ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ و قال تعالیٰ: "اعدت للكافرين" دوزخ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ (پ۴، ع۵)

ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہوچکیں موجود ہیں۔

شرح العقائد النسفیہ ص ۸۱ پر ہے: "هما اى الجنة و النار مخلوقتان الآن موجودتان باقيتان لا تفنيان و لا يفنى اهلهما اى دائمتان لا يطرء عليهما عدم مستمر لقوله تعالىٰ فى حق الفريقين خالدين فيها ابداً انتهى" جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے۔ قال تعالیٰ: "عندها جنة الماوىٰ" اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ و قال تعالیٰ: "كلا ان كتاب الابرار لفى عليين" ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت سب سے اونچی محل علیین میں ہے۔ "و ان المنٰفقين فى الدرك الاسفل من النار." بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔ قال تعالیٰ: "كلا ان كتاب الفجار لفى سجين" بیشک ضرور کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے۔ اور حاشیہ ص ۸۰ شرح عقائد میں ہے: "و الاكثرون على ان الجنة فوق السمٰوات السبع و تحت العرش لقوله تعالىٰ عند سدرة المنتهى. عندها جنة الماوىٰ و لقوله عليه السلام سقف الجنة عرش الرحمٰن و النار تحت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الارضین السبع و الحق تفویض علمه الی العلیم الخبیر کما فی شرح المقاصد انتھی۔"

علیین ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے اور سجین ساتویں زمین کے وسل میں ایک مقام ہے۔ کذا فی الخزائن و الجلالین فی سورة التطفیف اور خازن شریف ج۴،ص۳۶۰ میں ہے: "عن البراء قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سجین اسفل سبع ارضین و علیون فی السماء السابعة تحت العرش۔"

(۳) عرش کے لئے فنا نہیں اسی طرح لوح وقلم وکرسی اور جنت و دوزخ اور روح وعجب اسی طرح اجساد انبیاء وشہداء اور حور وغلمان ان سب کو فنا نہیں۔ صاوی شریف ج۳،ص۱۹۱ پر "کل شئ ھالك الا وجھه" کے تحت ہے: "ای و کل ماسوی اللہ تعالیٰ قابل للھلاك و جائز علیه، لان وجوده لیس ذاتیاله. و قیل المراد با لھلاك الانعدام بالفعل و یستثنی منه ثمانیة اشیاء نظمھا السیوطی فی قوله:

ثمانیة حکم البقاء یعمھا
من الخلق و الباقون فی حیز العدم
ھی العرش و الکرسی و نار و جنة
و عجب و ارواح کذا اللوح و القلم
وھو معنی قول صاحب الجوھرة
و کل شئ ھالك قد خصصوا
عمومه فاطلب لما قد لخصوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و لا مفهوم لما عده السيوطي بل منها اجساد الانبياء والشهداء و من في حكمهم و الحور و الولدان.

(۴) شرح وقایہ ج ۱، ص ۲۰۴ پر تجب تکبیرات التشریق کے تحت حواشی پر ہے: "سميت ايام التشريق به لانهم كانوا يشرقون فيه اللحم و اضيفت اليه التكبيرات لوقوعها في ايامه و قيل التشريق الجهر بالتكبير." یعنی تشریق کے معنی ہیں خشک کرنا گوشت پھیلا کر دھوپ میں اور عید الاضحیٰ کے بعد تین دنوں کے نام ایام تشریق اس لئے ہوئے کہ ان دنوں میں قربانی کا گوشت دھوپ میں خشک کیا جاتا تھا اور تشریق کی طرف تکبیرات کی اضافت اس لئے ہوئی کہ ان ایام میں تکبیریں پڑھی جاتی ہیں اور کہا گیا کہ تشریق نام ہے بآواز تکبیر پڑھنے کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و اليه المرجع و المآب.

۱۸/۵/۱۴۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ کافر حربی سود لینا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ سود کافر حربی سے لینا جائز ہے کیا زید کا ایسا کہنا درست ہے؟ مفصل جواب درکار ہے۔

المستفتی: عبد الرشید برکاتی، بھٹہا، نیپال

الجواب بعون الملك الوهاب: سود معاذ اللہ کسی سے بھی لینا حرام حرام اشد حرام ہے مگر مسلمان اور کافر حربی ہندی ہو خواہ نیپالی ان کے درمیان معاملات میں لین دین میں کم وبیش جائز ہے سود نہیں فقہ کی تمام کتابوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

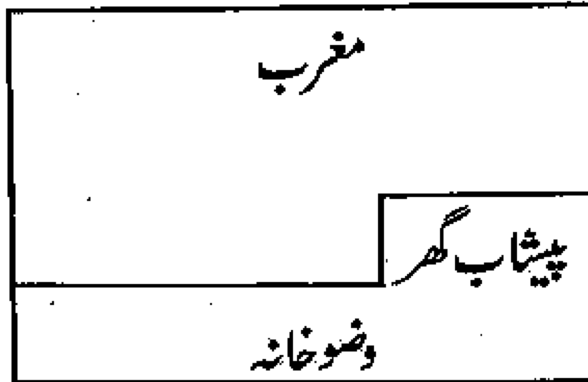
میں ہے: "لاربوا بین الحربی و المسلم" ہاں مسلمان وہ کام نہ کرے جس میں اس کا نقصان ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

۱۴۲۶/۸/۵ھ

☆☆☆

۹۲/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسجد کی زمین میں مسجد بن چکی ہے۔ مسجد کے صحن کے کنارے وضو خانہ اور پیشاب گھر ہے۔ جس کا نقشہ یہ ہے:



مسجد کے چاروں طرف مسجد کی زمین نہیں ہے۔ کیا مسجد کو کچھ چھوٹی کر کے جانب شرق وغرب مسجد کی آمدنی یعنی امام اور موذن کی تنخواہ کے لئے بنی ہوئی مسجد کی زمین میں دوکان بنوا کر کرایہ پہ لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب سے نوازیں۔

محمد قمر الدین خاں رضوی

واراکین مسجد غوثیہ غریب نواز کشن پورہ، اندور، ایم۔ پی

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: ہرگز نہیں ہرگز نہیں، ہرگز نہیں جو حصہ زمین ایک بار مسجد ہوگیا قیامت تک مسجد ہی رہے گا اس میں تصرف کرنا مکان و دوکان بنانا حرام حرام سخت حرام اس میں بیع وشرا حرام اس میں اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واسطے بیٹھنا حرام اس میں دنیوی باتیں حرام۔ فتاویٰ رضویہ جلد ششم، ص ۴۲۶ پر ہے: ''جو زمین مسجد ہو چکی اس کے کسی حصہ کسی جز کا غیر مسجد کر دینا اگرچہ متعلقات مسجد ہی سے کوئی چیز ہو حرام قطعی ہے۔ قال تعالیٰ: "و ان المسجد لله" اسی صفحہ پر ہے اب فرش مسجد کو دوکانیں کرنا چاہتے ہیں یہ حرام اور سخت حرام ہے۔ ان دوکانوں میں بیٹھنا حرام ہوگا ان سے کوئی چیز خریدنے کے لئے جانا حرام ہوگا فنائے مسجد میں دوکانیں کرنے کو تو علماء نے منع فرمایا نہ کہ معاذ اللہ نفس مسجد میں۔ بزازیہ اور درمختار میں ہے: "لا یجوز ان یتخذ شئ منه مشتغلا. مبسوط السرخسی" اور عالمگیریہ میں ہے: "قیم یرید ان یبنی حوانیت فی فناء المسجد لا یجوز له ذلك لانه یسقط حرمة المسجد لانه فناء المسجد له حکم المسجد." واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جیش محمد صدیقی برکاتی

۱۲/۱۲/۱۴۱۶ھ

۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ شیخ محمد منصور بیمار ہوئے ڈاکٹر سے علاج کروایا اور علماء سے دعا و تعویز کرایا لیکن طبیعت نادرست ہی رہی۔ کچھ لوگوں نے مشورہ بھگتی کرانے کا دیا ہندو بھگتا کو بلوا کر اس نے بھگتی کروائی اس میں لونگ، پھول، سپاری وغیرہ غیر اللہ کو چڑھایا۔ لہٰذا بھگتی کرانے والے اور مشورہ دینے والے اور برضا و رغبت اس میں شریک ہونے والے پر حکم شرع کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: محمد حبیب الرحمٰن محمد داؤد

بیلہیاں بکھری کنساڑ، وایا سرسنڈ، سیتامڑھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: کفر کرنا اور کفر پر راضی ہونا دونوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کا مرتکب دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ مومن وہ کہ قتل پسند ہو، آگ میں جلنا پسند ہو، مرنا پسند ہو، کفر ہرگز ہرگز کسی حال میں کسی آن میں پسند نہ ہو، بلکہ آگ میں جلائے جانے سے زیادہ ناپسند ہو۔ حدیث شریف میں ہے: "لاتشرك بالله شيئا و ان قتلت و حرقت" مشکوٰۃ شریف، ص ۱۸)

صورت مسئولہ میں جو لوگ غیر اللہ کے پوجا کے مرتکب ہوئے یا راضی ہوئے خواہ حاضر رہے یا غائب، تماشا دیکھا، یا نہ دیکھا، کیا یا کرایا سب ایمان سے خارج سب پر توبہ، تجدید اسلام فرض، بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی فرض ہاں جو لوگ اس غیر کی پرستش سے راضی نہ ہوئے مگر محض تماشا دیکھا اور دل سے متنفر تھے تو ان پر صرف توبہ فرض کہ اس قسم کے مجمع میں شرکت بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۴۱۸/۵/۱۹ھ



۹۲/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مسئلہ ذیل کے متعلق کہ زید نے کسی نوعمر پیر طریقت سے بیعت ہوا پیر صاحب شرع کے آداب سے غافل رہتے ہیں۔ زید چاہتا ہے کہ کسی دوسرے متشرع شیخ سے بیعت ہولیں تو کیا از

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روئے شرع مطہرہ ایسا کر سکتے ہیں؟ اور زید اپنے مرشد سے راضی بھی نہیں رہتا ٹیلیفون کے ذریعہ کسی پیر طریقت سے مرید ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

سائل: محمد رمضان علی انصاری، ساکن گنج بھوانی پور، ضلع بارا، نیپال

مورخہ ۵/ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: آداب شرع سے ناواقف شخص پیری کے لائق نہیں۔ ایسے غافل جاہل شخص سے مرید ہونا ہرگز جائز نہیں بلکہ ایسے کو پیر بنانا ناجائز وحرام اور اس کی بیعت سے جدا ہو جانا واجب ولازم وفرض کسی شیخ کامل عالم باعمل جامع شرائط سے مرید ہونا چاہئے۔ شعر:

ای بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لئے چار شرطیں ہیں ان کا لحاظ ضروری ہے: اول سنی صحیح العقیدہ ہو، دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے، سوم فاسق معلن نہ ہو، چہارم اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ نقاء السلافة فی احکام البیعة و الخلافة صفحہ ۵۵ پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بیعت گرفتن و بر مسند ارشاد نشستن را از چار شرط ناگزیر است یکی آنکہ سنی صحیح العقیدہ باشد زیرا کہ بدمذہبان سگان دوزخ اند و بدترین خلق چنانکہ در حدیث آمدہ است دوم عالم بعلم ضروری بودن۔ ع

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم اجتناب کبائر کہ فاسق واجب التوہین است و مرشد واجب التعظیم ہر دو چہ گونہ بہم آید، چہارم از اجازت صحیحہ متصلہ کما اجمع علیہ اہل الباطن ہر کہ ازینہا ہیچ شرط را فاقد است اورا نہ شاید پیر گرفتن. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

ترجمہ: بیعت لینے اور مسند ارشاد پر بیٹھنے کے لئے چار شرطیں ضروری ہیں ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو اس لئے کہ بدمذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ دوسری شرط ضروری علم کا عالم ہونا اس لئے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا، تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا اس لئے کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم ہے دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گی۔ چوتھی اجازت صحیحہ متصلہ جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے جس شخص میں ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو اس کو پیر نہ بنانا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اقول: بالا بیان سے واضح کہ سوال میں مذکور شخص پیری کے لائق نہیں اور اس کی بیعت ناروا فلہذا آپ کسی جامع شرائط پیر عالم باعمل سے مرید ہو جائیں اور اس کی بیعت پر قرار نہ رکھیں فون پر بھی بیعت ہو سکتے مگر حضور بہتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

۱۴/۱/۱۴۲۱ھ



کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و ہندہ کو اولاد ہے دور حاضر میں کھانے پینے، شادی کی پریشانی کی وجہ سے زید و ہندہ کی آپسی رضامندی کے بعد ہندہ کو بچہ نہ ہونے کے لئے دوا کھلا سکتے ہیں یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں؟ اس زمانہ میں بہت سی دوائیں چلی ہیں کہ ایک ٹبلیٹ کھالے تو سال دو سال بچہ نہیں ہوتا۔ اور اس سے عورت کے رحم میں کوئی خرابی نہیں ہوتی دوا کھلانا چھوڑ دے تو بعد میں بچہ پیدا بھی ہوسکتا ہے۔ بصورت دیگر بیوی سے صحبت کرتے وقت دونوں کی رضامندی سے مرد اپنی منی کا اخراج فرج کے باہر کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر اخراج منی کرسکتا ہے تو دوا کھلا کیوں نہیں سکتا جواب مرحمت فرمائیں۔ والسلام

محمد خیرالدین خاں رضوی

۴۷۰، کشن پورہ، ایم جی روڈ، اندور، ایم۔ پی

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: ضرورت قابل قبول شریعت ہو تو مانع حمل دوا کا استعمال جائز بلکہ اسقاط و عزل بھی روا۔ تفسیر نعیمی پارہ آٹھ سورہ انعام زیر آیت: "و لا تقتلوا اولادکم من املاق ط نحن نرزقکم و ایاھم ج" پر ہے: "بعض شرعی مجبوریوں میں جان پڑنے سے پہلے حمل گرادینا جائز ہے کہ یہ قتل ولد نہیں مثلاً عورت بہت کمزور ہے اب اس میں جننے کی تاب نہیں تو ایسا کرسکتے ہیں جب دو ایک ماہ چڑھیں تو اس کا خون جاری کردیں۔ کسی دوا سے" اسی میں ہے: "کسی مجبوری میں مانع حمل دوا کے ذریعہ حمل قائم نہ ہونے دینا بھی جائز ہے کہ یہ قتل نفس نہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزل سے صحابہ کرام کو منع نہ فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ اس سے آنے والی روح رک نہیں سکتی بعض صحابہ نے بعض وقت عزل کیا" اسی میں چند سطر بعد ہے حضرات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ نے حضور انور سے عزل کرنے کی اجازت چاہی حضور نے اس سے منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا جو روح آنے والی ہے وہ آ کر رہے گی۔" انتہی ملخصا

بہار شریعت شانزدہم، ص ۱۰۹ میں ہے: اسقاط حمل کے لئے دوا استعمال کرنا یا دائی سے حمل ساقط کرانا منع ہے بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو۔ دونوں کا ایک حکم ہے ہاں اگر عذر ہو مثلاً عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور باپ کے پاس اتنا نہیں کہ دایہ مقرر کرے یا دایہ دستیاب نہیں ہوتی اور حمل سے دودھ خشک ہو جائے گا۔ اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل ساقط کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس کے اعضا نہ بنے ہوں اور اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے۔

اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۲۶۰ میں ہے: "جان پڑ جانے کے بعد اسقاط حمل حرام ہے اور ایسا کرنے والا گویا قاتل ہے اور جان پڑنے سے پہلے اگر کوئی ضرورت ہے تو حرج نہیں" اسی میں ج ۱۰، ص ۲۹۸ میں ہے: "بانجھ کرنا نہ کرنا اللہ عزوجل کے اختیار ہے بشر کی طاقت نہیں۔ "یجعل من یشاء عقیما" ہاں ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدیدہ قابل قبول شرع کے سبب ہے حرج نہیں ورنہ سخت شنیع و معیوب ہے اور شرعاً ایسا قصد نا جائز و حرام۔ "و قد نهى صلى الله عليه وسلم عن الخصاء و عن التبتل و الرهبانية و هذا بمعناها" اور رد المحتار ج ۲ ص ۴۱۱ پر ہے: "و فى القهستانى ان للسيد العزل عن امته بلا خلاف وكذا الزوج الحرة باذنها" اور اسی میں ج ۲، ص ۴۱۲ پر ہے: "قال فى النهر بقى هل يباح الاسقاط بعد الحمل نعم يباح ما لم يتخلق منه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شئ و لن یکون ذلك الا بعد مائة و عشرین یوماً و هذا یقتضی انهم ارادوا بالتخلق نفخ الروح." اسی میں ہے:"قال ابن و هبان و من الاعذار ان ینقطع لبنها بعد ظهور الحمل و لیس لابی الصبی ما یستاجر به الظئر و یخاف هلاکه و نقل عن الذخیرة لو ارادت الا لقاء قبل مضی زمن ینفخ فیه الروح هل یباح لها ذلك ام لااختلفوا فیه و کان الفقیه علی ابن موسیٰ یقول انه یکره." اسی میں ہے:"قال ابن و هبان فاباحة الاسقاط محمولة علی حالة العذر او انها لا تاثم اثم القتل.اھ" اور درمختار ج۲،ص ۴۲۱ میں ہے:"و قالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر و لو بلا اذن الزوج" اسی میں ہے:"و یعزل عن الحرة باذنها و عن امته بغیر اذنها بلا کراهة." ملخصا اور بدائع ج۲،ص ۳۳۴ میں ہے:" و یکره للزوج ان یعزل عن امرأته الحرة بغیر رضاها" اسی میں ہے:"و ان کان العزل برضاها لایکره لانها رضیت بفوات حقها و لما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اعزلوهن او لا تعزلوهن ان الله تعالیٰ اذا اراد خلق نسمة فهو خالقها." ہدایہ ج۲ کتاب الکراہیۃ ص ۴۴۸ پر ہے:"و یعزل عن امته بغیر اذنها و لا یعزل عن زوجته الا باذنها لانه علیه السلام نهی عن العزل عن الحرة الا باذنها و قال لمولیٰ امة اعزل عنها ان شئت" اور فتح القدیر باب نکاح الرقیق ج۳،ص ۲۷۲ پر ہے:"العزل جائز عند عامة العلماء و کرهه قوم من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصحابة وغیرهم لما فی مسلم من حدیث عائشة رضی الله عنها
عن (۱) جدامة بنت وهب اخت عکاشة قالت حضرت رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اناس فسئلوه عن العزل قال
ذلك الوأد الخفی وکذا ذکر شعبة عن عاصم عن (۲) زرعة و
صح عن ابن مسعود انه قال هو المؤودة الصغری و صح عن ابی
امامة انه سئل عنه فقال ماکنت اری مسلما یفعله و قال نافع عن
ابن عمر ضرب عمر علی العزل بعض بنیه عن عمر و عثمان
انهما کانا ینهیان عن العزل و الصحیح الجواز ففی الصحیحین
عن جابر کنا نعزل و القرآن ینزل و فی مسلم عنه کنا نعزل علی
عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فبلغ ذلك النبی صلی الله
علیه وسلم فلم ینهنا و فی السنن عن ابی سعید الخدری ان
رجلا قال یا رسول الله ان لی جاریة و انا اعزل عنها و انا اکره
ان تحمل و انا ارید مایرید الرجال و ان الیهود تحدث ان العزل
وهو الموؤدة الصغریٰ قال کذبت یهود لو اراد الله ان یخلقه ما
استطعت ان تصرفه و فی صحیح مسلم عن جابر قال سئل رجل
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان عندی جاریة و انا اعزل
عنها فقال صلی الله علیه وسلم ان ذلك لایمنع شیئاً اراده الله
تعالیٰ قال فجاء الرجل فقال یا رسول الله ان الجاریة التی کنت
ذکرتها لك قد حملت فقال صلی الله علیه وسلم انا عبد الله و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسولہ فہذہ الاحادیث ظاہرۃ فی جواز العزل و قد روی عن عشرۃ من الصحابۃ علي و سعد بن ابی وقاص و زید بن ثابت و ابی ایوب و جابر و ابن عباس و الحسن بن علي و خباب ابن الارث و ابی سعید الخدری و عبد اللہ ابن مسعود و روی ایضاً عن ابن عباس و حدیث السنن یدفع حدیث جدامۃ وهو و ان کان فی السنن فهو حدیث صحیح و ان وقع فیه اختلاف علي یحیٰی بن ابی کثیر فقیل فیه عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان عن جابر و قیل فیه عن ابی مطیع بن رفاعۃ و قیل عن رفاعۃ و قیل عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ فان الطرق کلها صحیحۃ و جاز ان یکون الحدیث عند یحییٰ من حدیث الکل بهذہ الطرق لکن بقی انهما اذا تعارضا یجب ترجیح حدیث جدامۃ لانه مخرج عن الاصل اعني الاباحۃ الاصلیۃ الا ان کثرۃ الاحادیث تدل علي اشتهار خلافه و قد اتفق عمر و علي رضی اللہ عنهما انها لاتکون مؤودۃ حتی تمر علیها التارات السبع اسند ابو یعلی وغیرہ عن عبید بن رفاعۃ عن ابیه قال جلس الی عمر و علي و الزبیر و سعد فی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فتذاکروا العزل فقالوا لاباس به فقال رجل منهم انهم یزعمون انها المؤودۃ الصغریٰ فقال علي لاتکون مؤودۃ حتی تمر علیها التارات السبع حتی تکون سلالۃ من طین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثم تکون نطفة ثم تکون علقة ثم تکون مضغة ثم تکون عظاما ثم تکون لحما ثم تکون خلقا آخر فقال عمر صدقت اطال اللّٰہ بقائك و فیه خلاف ما عن علی و عمر من المنع المتقدم ثم فی بعض اجوبة المشائخ الکراهة و فی بعضها عدمها۔" اور کفایہ ج ۳، ص ۲۷۲ میں ہے: "اعلم ان العزل جائز فی الجملة لما روی ان النبی علیه السلام قال اعزلوهن او لاتعزلوهن ان اللّٰہ تعالیٰ اذا اراد خلق نسمة فهو خالقها خیر بین العزل و ترکه فدل انه مباح و لانه لیس فی العزل الا الامتناع عن اکتساب سبب الولد و انه جائز کوطئ الحامل و قال بعض اناس لایجوز العزل لانه علیه السلام سئل عنه فقال تلك المؤودة الصغریٰ" اور عنایہ میں ہے: "فی هذه المسئلة دلالة علی جواز العزل و سئل ابن مسعود عنه فقال لاباس به و لو ان اللّٰہ تعالیٰ اخذ میثاق نسمة فلو القیتها فی صخرة تخلق فیها و روی ابو سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم مثله"

امام نووی کی شرح صحیح مسلم شریف ج ۱، ص ۴۶۴ پر ہے: "باب حکم العزل العزل هو ان یجامع فاذا قارب الانزال نزع و انزل خارج الفرج وهو مکروه عندنا فی کل حال و کل امرأة سواء رضیت ام لا لانه طریق الی قطع النسل و لهذا جاء فی الحدیث الآخر تسمیة الواد الخفی لانه قطع طریق الولادة کما یقتل المولود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالواد۔" پھر تحریر فرماتے ہیں: "اما زوجته الحرة فان اذنت فيه لم يحرم و الا فوجهان اصحهما لايحرم ثم هذه الاحاديث مع غيرها يجمع بينهما بان ما ورد في النهي محمول على الكراهة التنزيه و ماورد في الاذن في ذلك محمول على انه ليس بحرام و ليس معناه نفي الكراهة۔ انتهى كلام الامام النواوى۔"

اور عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج۲۰،ص۱۹۴پر زیر حدیث "عن جابر قال كنا نعزل على عهد النبي صلى الله عليه وسلم" حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں: "و الحديث من افراده بهذ الوجه و روى هذا عن جابر بوجوه اخرى فروى البخارى ايضاً من طريق عمر و عن عطاء عن جابر قال كنا نعزل و القرآن ينزل و اخرجه مسلم ايضاً نحوه و روى النسأى و الترمذى من حديث معمر عن يحيىٰ بن ابى كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله انا كنا نعزل فزعمت اليهود انها المؤودة الصغرىٰ فقال كذبت اليهود ان الله اذا اراد ان يخلقه لم يمنعه و روى مسلم من رواية معقل وهو ابن عبيد الله الجزرى عن عطاء قال سمعت جابرا يقول لقد كنا نعزل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم و روى مسلم ايضاً من حديث ابى الزبير عن جابر قال كنا نعزل على عهد نبي الله صلى الله عليه وسلم فبلغ ذلك نبي الله صلى الله عليه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم فلم ینهنا و روی ایضاً النسائی من روایة عروة بن عیاض
عن جابر بن عبد اللّٰه قال سئل رجل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم
فقال ان عندی جاریة لی و انا اعزل عنها فقال رسول اللّٰه صلی
اللّٰه علیه وسلم ان ذلك لم یمنع شیئاً اراد اللّٰه الحدیث و روی
ایضاً ابو داؤد من روایة زهیر عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء
رجل من الانصار الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال ان
لی جاریة اطوف علیها و أنا اکره ان تحمل فقال اعزل عنها ان
شئت فانه سیاتیها ما قدر لها الحدیث و لفظ ابی داؤد اخرجه
ابن حبان فی صحیحه من روایة سالم بن ابی الجعد عن جابر
نحوه قوله کنا نعزل علی عهد النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم
قول الصحابی کنا نفعل کذا أن اضافه الی زمن النبی صلی اللّٰه
علیه وسلم فحکمه حکم المرفوع علی الصحیح عند اهل الحدیث
من الاصولیین و ذهب ابوبکر الاسماعیلی الی انه موقوف
لاحتمال ان لایکون صلی اللّٰه علیه وسلم أطلع علی ذلك و هذا
الخلاف لایجیء هنا لوجود النقل باطلاعه صلی اللّٰه علیه وسلم
علی ذلك کما ثبت فی صحیح مسلم من روایة ابی الزبیر عن
جابر من قوله فبلغ ذلك النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فلم ینهنا ثم
استدل بهذا الحدیث علی جواز العزل فمن قال به من الصحابة
سعد بن ابی وقاص و ابو ایوب الانصاری و زید بن ثابت و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبد الله بن عباس ذکرہ عنھم مالك فی المؤطا و رواہ ابن ابی شیبة ایضاً عن ابی بن کعب و رافع بن خدیج و انس بن مالك و رواہ ایضاً عن غیر واحد من الصحابة لکن فی العزل عن الامة و ھم عمر ابن الخطاب و خباب بن الارت و روی کراھته عن ابی بکر و عمر و عثمان و علی و ابن عمر و ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنھم و کذا روی عن سالم و الاسود من التابعین و روی عن غیر واحد من الصحابة التفرقة بین الحرة و الامة فتستأمر الحرة و لاتستأمر الامة و ھم عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر و من التابعین سعید بن جبیرو محمد بن سیرین و ابراھیم التیمی و عمرو بن مرة و جابر بن زید و الحسن و عطاء و طاؤس و الیه ذھب احمد بن حنبل و حکاہ صاحب التقریب عن الشافعی و کذا عزاہ الیه ابن عبد البر فی التمھید وھو قول اکثر اھل العلم. انتھی کلام الامام العینی فی ھذا المقام."

بخاری شریف جلد اول کے ص ۳۴۵ پر زیر حدیث: "فاحببنا العزل الخ" ہے: قال العینی و اتفق ائمة الفتویٰ علی جواز العزل عن الحرة اذا اذنت فیه لزوجھا و اختلفوا فی الامة المزوجة فقال مالك و ابوحنیفة الاذن فی ذلك لمولاھا و قال ابویوسف الاذن الیھا و قال الشافعی یعزل عنھا بدون اذنھا و بدون اذن مولاھا."

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حاشیہ بخاری شریف جلد ثانی پارہ ۲۱، ص ۷۸۴ پر اس حدیث پاک: "عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبیا فکنا نعزل فسألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم: "فقال او انکم لتفعلون قالها ثلثا ما من نسمة کائنة الی یوم القیامة الا هی کائنة" کے تحت بیان فرمایا ہے،

و اتفقت المذاهب الثلثة علی ان الحرة لایعزل عنها الا باذنها و ان الامة یعزل عنها بغیر اذنها و اختلفوا فی المزوجة فعند المالکیة یحتاج الی اذن سیدها وهو قول ابی حنیفة و الراجح عن احمد و قال ابویوسف و محمد الاذن لها و هی روایة عن احمد و عنه باذنهما و عنه یباح العزل مطلقاً و عنه المنع مطلقاً" اشعة اللمعات ج ۳، ص ۱۳۱ پر احادیث عزل کے تحت حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "مذہب ما و اکثر علماء آنست کہ عزل در حرہ جائز نیست مگر برضائے وے و در امۃ جائز ست خواہ منکوحہ باشد یا مملوکہ و بعضی گفتہ اند کہ در منکوحہ رضائے مالک او معتبر است" اور اسی کے ج ۳، ص ۱۳۴ پر ہے: "گفت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہی کرد پیغمبر خدا ازیں کہ عزل کردہ شود از زن آزاد الا باذنہا مگر باذن وے و ازیں مفہوم می شود کہ از جاریہ می تواں کرد بے اذن وے چنانکہ مذہب ماست۔" رواہ ابن ماجہ

ان مذکورہ بالا احادیث کریمہ و تصریحات عبارات فقہیہ سے واضح و روشن کہ بوقت ضرورت شرعی مانع حمل دوا کا استعمال بھی جائز اور باہمی رضا سے عزل بھی جائز اور عذر قابل قبول شرع کے سبب بچہ میں جان پڑنے سے پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسقاط حمل بھی روا۔ اور بلا ضرورت منع اور سخت منع سخت شنیع سخت معیوب بلکہ اس کا قصد بھی ناجائز و حرام کیونکہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصاء و تبتل و رہبانیت سے نہی فرمائی ہے۔ "و ھذا بمعناھا کما تقدم" اور ابن ماجہ شریف باب تزویج الحرائر والولود ج ۱، ص ۱۳۵ پر ہے: "عن ابی ھریرۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انکحوا فانی مکاثر بکم" یعنی بچہ جننے والی سے نکاح کرو کہ میں تمہاری وجہ سے اور لوگوں پر اظہار کثرت کروں گا۔ اس میں ج ۱، ص ۱۳۴ پر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے: "قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن لم یعمل بسنتی فلیس منی و تزوجوا فانی مکاثربکم الامم و من کان ذا طول فلینکح و من لم یجد فعلیہ بالصیام فان الصوم لہ و جاء۔" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نکاح میری سنت سے ہے تو جو میری سنت پر عامل نہ ہو تو وہ مجھ سے نہیں نکاح کرو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔ اور جس میں نکاح کی استطاعت ہے وہ نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۷ پر ہے: "عن معقل بن یسار قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تزوجوا الودود الولود فانی مکاثربکم الامم" حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورت سے نکاح کرو جو تم سے خوب محبت کرے اور بہت بچہ جنے کہ میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر غالب آنے والا ہوں۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس حدیث شریف کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: "نکاح کنید زن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوست دارندۂ شوہر را و بسیار زایندہ را زیرا کہ من غالب آیندہ ام بسبب شما امتہا را یعنی می خواہم کہ امت من بیشتر از امتہائے پیغمبران دیگر باشد پس زنان بسیار زایندہ را بخواہید وصفت درست داشتن نیز دخلے در ولادت دارد کہ دوست داشتن باعث بر میلان وشہوت گردد و موجب حمل و ولادت شود رواہ ابو داؤد و النسائی"

اسی میں ص ۲۶۸ پر ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالابکار فان ھن اعذب افواھا و انتق ارحاما و ارضی بالیسیر رواہ ابن ماجہ مرسلاً" اشعۃ اللمعات میں اس حدیث پاک کا ترجمہ یوں مذکور ہے: "برشما باد کہ نکاح کنید بکران را زیرا کہ بکر ان شیریں تر ست دہنہائے ایشان وحمل گیرندہ تر است رحمہائے ایشان وخوشنود شوندہ تر است باندک وآسان"

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ نکاح کا مقصد و مطلب کثرت اولاد بھی ہے اس لئے حکم ہوا کہ کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو نکاح کرو۔ سنن ابو داؤد شریف میں ہے: "عن معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات جمال و حسب و انھا لاتلدا فاتزوجھا قال لاثم اتاہ الثانیۃ فنھاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم۔" یعنی معقل ابن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں آکر عرض کیا حضور مجھے ایک خوبصورت اور شریف عورت ملی ہے مگر اسے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر دوبارہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی، پھر آپ نے منع فرمایا۔ پھر تیسری بار آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ محبت کرنے، چاہنے والی بہت جننے والی سے نکاح کرو۔ کیونکہ میں اپنی امت کی کثرت کا خواہاں ہوں تمہاری وجہ سے۔ انتہی

استفتاء میں مذکورہ صورت راقم السطور کے نزدیک ہرگز شرعی ضرورت نہیں کھانے پینے کے اندیشہ سے مانع حمل شیٔ کا استعمال نص صریح کے خلاف ہے۔ قال تعالیٰ: "نحن نرزقکم و ایاھم" اور شادی میں پریشانی رسوم غیر شرعی کی پابندی کے باعث ہے غیر ضروری مصارف کی بنا پر ہے، محرمات خرافات کے ارتکاب کی وجہ سے ہے، تکلفات بیجا سے مسلمان الگ ہو جائیں صرف حدود شرعی میں رہ کر دعوت ولیمہ کریں۔ خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلائیں یہ بھی بے قرض ممکن نہ ہو تو صرف دودھ کی شربت پر بس کریں یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف ایجاب و قبول پر بس کریں۔ لین دین کی لعنت سے دور ہو جائیں تو کچھ پریشانی نہیں۔ شریعت کے موافق کیجئے کوئی حیرانی نہیں بلکہ دین و دنیا کی بھلائی ہے لڑکا والے کا لڑکی والے سے مانگنا ہزار لیں گے تو شادی کریں گے، لاکھ لیں گے تو برادری کریں گے، یہ اور وہ دیں گے تو ہم راضی ہوں گے حرام ہے حرام ہے سخت حرام ہے۔ اور جو مال لیا وہ مال خبیث ہے، خبیث ہے، خبیث ہے۔ خداوند کریم مسلمانوں کو توفیق ہدایت دے۔ آمین یارب العلمین! ھذا ما عندی و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب. و الیہ المرجع و المآب.

۲۵/۳/۱۴۱۷ھ شب یکشنبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے اندر:

(۱) زید نے درمیان تقریر ایک آیت مبارکہ تلاوت کیا۔ "ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام و ماتدری نفس ماذا تکسب غدا و ماتدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر ط۔" پھر ترجمہ کرنے کے بعد جمیع سامعین کو اس بات پر متنبہ کیا کہ پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو معلوم ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کا علم اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی نہیں دیا ہے۔

(۲) اور عمرو کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم ہے اور وہ جانتے ہیں ہم نے بارہا علمائے دین سے اس بارے میں سنا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں شریعت کیا حکم دیتی ہے۔ مدلل و مفصل قرآن و احادیث کی رو سے زید کا قول معتبر ہے یا عمرو کا قول؟ صحیح جواب سے نوازیں۔ عین کرم ہوگا۔

(نوٹ: اس آیت کریمہ میں زید شک و شبہ میں بھی ہے) فقط والسلام

محمد پرویز عالم وارڈ=۳، راج براج، سپتری، نیپال

بتاریخ ۲۹، ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۴ر ستمبر ۱۹۹۶ء

الجواب بعون الملک الوہاب: بلا شک و شبہ حضور پرنور سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتعلیم الٰہی ان پانچ چیزوں کا علم تھا ان کے علاوہ جمیع ماکان و مایکون کا بھی۔ معالم التنزیل میں ہے: "قال ابن کیسان (خلق الانسان) یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم (علمہ البیان)" یعنی بیان ماکان و مایکون اس آیت کریمہ کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گذشتہ و آئندہ کے سارے علوم عطا فرمادے۔

تفسیر روح البیان ج ۳، ص ۲۹۳ پر آیت کریمہ: "یسئلونك عن الساعة ایان مرسٰها" کے تحت ہے: "قد ذهب بعض المشائخ الی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلام الله تعالیٰ وهو لا ینافی الحصر فی الآیة کما لا یخفی."

مشکوۃ شریف ص ۵۴۳ میں ہے: "عن عمرو بن الاخطب الانصاری قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ان قال فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القیٰمة" حضرت عمرو بن اخطب سے مروی ہے۔ فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تا قیام قیامت جو کچھ ہونے والا تھا سب کی خبر دے دی۔ (رواہ مسلم) اسی میں ص ۴۶۱ پر حضرت حذیفہ سے مروی ہے: "قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما ما ترك شیئاً یکون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الا حدث به" حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہو کر جو قیامت تک ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا۔ (متفق علیہ) اسی میں ص ۵۱۲ پر حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ: "قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زوی لی الارض فرأیت مشارقها و مغاربها" (رواہ مسلم) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشارق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومغارب کو دیکھ لیا۔ اسی میں ص ۷۰ پر ہے: "فعلمت ما فی السمٰوات و الارض" یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جان گیا آسمانوں اور زمینوں کی ساری چیزوں کو (رواہ الداری) اسی میں ص ۷۲ پر حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے فرمایا: "فتجلی لی کل شیٔ و عرفت" یعنی میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں سب چیزوں کو پہچان بھی لیا۔ (رواہ احمد والترمذی) اس حدیث شریف کے تحت اشعۃ اللمعات ج ۱، ص ۳۴۲ میں ہے: "پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم وشناختم ہمہ را"

ان احادیث کریمہ سے آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز کے علوم عطا فرمادیئے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جزئیات و کلیات سے کوئی شی پوشیدہ نہ رہی۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲ پر بروایت ام فضل وارد ہے: "تلد فاطمة انشاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري كمال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم" یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود میں رکھا جائے گا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق۔

اسی میں ص ۵۶۳ پر ہے: "قال يوم خيبر لاعطين هذه الراية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غداً رجلا یفتح اللّٰہ تعالیٰ علی یدیه یحب اللّٰہ ورسوله و یحبه اللّٰہ و رسوله" یہ حدیث شریف بروایت سہل بن سعد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز خیبر فرمایا کہ میں کل یہ جھنڈا ضرور ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتا ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اسی میں ص ۲۰ پر باب الایمان بالقدر میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی کہ ہر شخص کا مادۂ پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں بصورت نطفہ چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں میں علقہ خون بستہ ہو جاتا ہے، پھر مضغہ یعنی پارۂ گوشت کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر اللہ جل شانہ فرشتہ کو چار کلموں کے ساتھ بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس پیدا ہونے والے کے بارے میں اس کے پیدا ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے کہ یہ شخص پیدا ہو کر اپنی زندگی میں فلاں فلاں کام کرے گا کل یہ کرے گا، پرسو یہ اور یہ بھی اسی وقت لکھ دیتا ہے کہ یہ شخص کتنی مدت زندہ رہے گا اور یہ بھی کہ بدبختی میں زندگی گزار کر بدبخت ہوگا اور یہ بھی کہ نیک بختی میں اپنے اوقات گزار کر نیک بخت بنے گا اور یہ بھی کہ کل کتنا کمائے گا اور اسے کتنی روزی ملے گی۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: "عن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین یوما نطفة ثم یکون علقة مثل ذالك ثم یکون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا باربع كلمات فيكتب عمله و اجله و رزقه و شقي او سعيد ثم ينفخ فيه الروح." (متفق علیہ)

یعنی یہ حدیث شریف بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی ہے اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ لکھنے والے فرشتہ کو معلوم ہے کہ کون کب تک زندہ رہے گا اور کون کل کون سا کام کرے گا اور کس کو کتنی روزی ملے گی اور کون رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت خداداد کو مان کر ان کی تعظیم وتوقیر وتکریم کرے گا اور سنی صحیح العقیدہ مسلمان بنا رہے گا اور کون گستاخی کر کے فرقۂ باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، قادیانیہ، چکڑالویہ، پھلوارویہ، ندویہ خذلهم الله تعالیٰ میں شمولیت اختیار کر کے وہابی، دیوبندی، تبلیغی، قادیانی، چکڑالوی، پھلواروی ندوی بنے گا۔ اور کون بعطائے الٰہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم خمسہ مانے گا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کا عالم تسلیم کرے گا۔ کون شقی بن کر جہنم میں اپنے پاؤں جائے گا اور کون سعید بن کر جنت کے باغ و بہار میں پہنچے گا۔ جب فرشتہ کے یہ علوم ہیں تو سید الاولین و الآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعٰلمین جو ساری کائنات میں سب سے زیادہ علم والے، فضل والے، عظمت والے، شان و شوکت والے، بارگاہ خداوندی میں سب سے زیادہ وجاہت والے، عزت والے وہ پیٹ کے بچہ، نزول بارش، کسب معاش، وقت مرگ، زمان ساعت کی کیونکر خبر نہ رکھیں گے۔ بلاشک ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب چیزوں کی خبر ہے، سب کا علم ہے۔ ع:

مگر دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ الخلفاء ص ۶۱ میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی خدا کی قسم مجھے تیرا غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا بہت ناگوار اس درخت سے جو میں نے دیا تھا اب تک جو تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہن ہیں۔ اس ترکہ کو حکم شرع کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ٹھیک ہے۔ لیکن میری تو صرف ایک بہن اسماء ہی ہے۔ دوسری وہ کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک اسماء اور دوسری تمہاری بہن اپنی ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں وہ لڑکی ہے۔ پھر ام کلثوم پیدا ہوئیں: "قال ذو بطن ابنة خارجة أراها جارية و اخرجه ابن سعد و قال في آخره قال ذات بطن ابنة خارجة قد القي في روعي انها جارية فاستوصي بها خيرا فولدت ام كلثوم انتهى" مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۳ میں ہے: "قال عمر (رضي الله عنه) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع اهل بدر بالامس يقول هذا مصرع فلان غداً ان شاء الله و هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله قال عمرو الذي بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التي حدها رسول الله صلى الله عليه وسلم" (الحدیث)

یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے میدان بدر میں جنگ سے ایک دن قبل مجاہدین اسلام کو کفار و مشرکین کے مرنے کی جگہوں کی نشاندہی فرما کر دکھاتے تھے کہ کل فلاں اس جگہ مرے گا اور فلاں کل اس جگہ پڑا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس ذات پاک کی قسم جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ جو نشان جس کے لئے لگا دی اس نشان سے ذرا بھی ادھر ادھر نہ ہوا وہیں مرا پڑا نظر آیا جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لئے نشان کھینچ دی تھی۔

تاریخ الخلفاء ص ۷۶ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور میں آپ کے بعد ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔ الفاظ یہ ہیں: "و اعیش بعدك سنتین و نصفاً"

بالا بیان سے روشن تر ہو گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امور خمسہ مذکورہ کا علم بتعلیم الٰہی حاصل ہے اور ان کے علاوہ گذشتہ و آئندہ یعنی جو کچھ ماضی میں ہوا اور جو کچھ مستقبل میں قیامت تک ہوگا سب کا علم و عرفان سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہو چکا ہے۔ ان دلائل و براہین کے باوجود جو کوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان امور خمسہ کا علم نہ مانے اور ضد اور ہٹ سے کام لے تو وہ دین سے بے بہرہ ہے جاہل بلکہ اجہل ہے ضال و مضل ہے۔ و من یضلل اللہ فمالہ من ھاد و اللہ یھدی من یشاء۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب۔

۱۹/۶/۱۴۱۷ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بکر نے درگا کے نام پر منت مانی اور اس کو پوری کی تو بکر پر از روئے شرع کیا حکم ہے؟

عبدالشکور نوری، تاراپٹی

۷۸۶/۹۲

الجواب بعون الملک الوھاب: صورت مذکورہ میں بکر بلاشک وشبہ دین وایمان سے خارج ہوگیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کی ساری نیکیاں برباد ہوگئیں اس پر توبہ اور تجدید ایمان وتجدید نکاح فرض اور جب تک توبہ وتجدید نہ کرے مسلمان سلام وکلام نشست وبرخاست اس سے بند رکھے اور بلاتوبہ مرے تو نہ اس کا جنازہ پڑھے اور نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرے اور نہ مسلمان کا سا کفن دے اور نہ اس کی سی قبر بنائے بلکہ گڑھا کھود کر کتے کی طرح دبا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

شب ۱۵/رجب المرجب ۱۴۱۷ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں:

(۱) ہندہ نے حالت غصہ میں یہ کہا کہ (اس کی بولی ایسی بھدی گندی، کفری، بلکہ صریح کفری ہے بنابریں معرض تحریر میں نہ لائی گئی) کہ اس نے میرے پیٹ میں بچہ دے دیا ہے خالدہ نے منع کیا کہ تم ایسی بولی کیوں بولتی ہے تو ہندہ اور برا بھلا بکنے لگی۔ لہٰذا ایسی بولی سے از روئے شرع ہندہ کے لئے کیا ہوگا؟ خلاصہ جواب عنایت فرمائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) زید ہندوؤں کے گھر جا کر ملنگ کے نام سے مرغا اور میرا کے نام سے خصی ذبح کرتا ہے اور فاتحہ بھی ہندوؤں کے یہاں کرتا ہے زید کو منع کیا گیا کہ ہندوؤں کے یہاں مرغا ذبح نہ کرے اور خصی بھی ذبح نہ کرے چونکہ مسلمانوں کے لئے مخصوص جگہ پر ملنگ اور میرا کا مرغا اور خصی ذبح کرنا روا نہیں لہٰذا زید نے کہا کہ یہ ہماری روزی و آمدنی ہے ہم ہندوؤں کے یہاں مرغا اور خصی جو ملنگ اور میرا کے نام ذبح کر کے فاتحہ کرتے ہیں پیر بزرگ کے نام سے ملنگ اور میرا کے نام سے نہیں آیا زید کے لئے از روئے شرع کیا حکم ہے؟ مدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط والسلام

المستفتی: محمد ضمیر الدین، نرائن پور، ضلع سرلاہی، نیپال

۴/ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) ہندہ صورت مسئولہ میں کافرہ مرتدہ ملعونہ مردودہ ہوگئی اور اپنے شوہر پر حرام ہوگئی جب تک توبہ کر کے اسلام نہ لائے اس سے جماع حرام ہے اس جماع سے جو اولاد ہوگی ولد الحرام ہوگی۔

خط کشیدہ لفظ بول و براز سے زیادہ ناپاک وملعون وخبیث ہے جس وقت اس عورت کے منہ سے وہ ناپاک وملعون وقبیح کلمہ نکلا اسی وقت وہ مرتدہ ہوگئی اس کی عمر بھر کی نیکیاں اکارت گئیں اسے حکم ہے توبۂ صادقہ کرے نئے سرے سے اسلام لائے کلمہ پڑھے۔ اگر از سر نو توبہ کر کے اسلام نہیں قبول کرتی ہے تو اس سے سلام وکلام حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کی شادی غمی میں شریک ہونا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر جانا حرام اسے غسل و کفن دینا حرام اس کے جنازہ کی نماز حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، مرنے کے بعد اس کا ایصال ثواب حرام، بلکہ اس عورت کے اس کفر صریح پر مطلع ہو کر جو کوئی اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرے اور اسے مسلمان جانے بلکہ اس کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

شفاء امام قاضی عیاض و در مختار و ردالمحتار وغیرہا میں ہے: "من شك في كفره و عذابه فقد كفر" ہندہ پر فرض ہے ان ملعون مردود گندے الفاظ سے توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو اور اس کے بعد اس کا شوہر مسلمان گواہوں کے سامنے اس سے دوبارہ نکاح کرے اب اس کے ساتھ قربت جائز ہوگی۔ و الله تعالیٰ اعلم بالصواب.

(۲) زید کا یہ فعل حرام ہے اگر ذبح غیر کے نام سے کرتا ہے تو وہ جانور جسے اس نے ذبح کیا مردار و حرام اور حرمت میں خنزیر کے برابر و لا حـــــول و لاقوة الا بالله و العياذ بالله.

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتا ہے اور ذبح سے کسی دیوی، دیوتا یا بتوں کو راضی کرنا مقصود نہ ہو یعنی ذابح کی نیت کسی بت یا دیوی دیوتا پر بھینٹ چڑھانے کی نہ ہو تو جانور حلال مگر اس شخص کا غیر مسلم کے یہاں جانا اور اس طرح اس کے جانور کا ذبح کرنا منع۔ اور زید کا یہ کہنا کہ ہماری یہ روزی ہے ایسے ہی ہے جیسے کوئی چور کہے کہ چوری ہماری روزی ہے۔ معاذ الله رب العلمين و لاحول و لاقوة الا بالله العلي العظيم. و الله تعالیٰ اعلم بالصواب.

۱۲/۱۱/۱۴۱۷ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے ربانی و مفتیان عظام مسائل ذیل میں:

کہ زید مکتب کا معلم اور مسجد کا امام ہے ایک جمعہ کو بعد نماز جمعہ مسلمان جو شیرینی مسجد میں بھیجتے ہیں اس میں سے معلم کو کچھ اچھی قسم کی شیرینی کھانے کو دیا۔ چند آدمی کے ساتھ وہ کھانے لگے۔ بکر سے نہیں رہا گیا اس نے کہا کیا بات ہے اچھی اچھی چیزیں سب مولوی صاحب کو ہی دیا جائے؟ کیا کوئی پانچ سرکار ہے کہ کچھ نہ کہا جائے؟ اب زید نے چند آدمیوں سے کہا کہ بکر نے مجھ سے اس طرح کہا ہے۔ بکر کو کچھ آدمی ڈانٹ دیا۔ تاہم زید نے دوسرے جمعہ کو تقریر کرتے ہوئے کہا جو باپ کا، استاذ کا، پیر کا اور امام کا ادب نہ کرے وہ بے ادب ہے۔ بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب۔ اور جو امام کو کہا کہ کوئی پانچ سرکار ہے تو نیپال میں پانچ سرکار بریندر ہے اور وہ کافر ہے اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔ لہٰذا توبہ لازم ہے۔

(۱) کیا کوئی پانچ سرکار ہے اور نیپال میں پانچ سرکار بریندر ہے وہ کافر ہے اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔ اس سے بکر پر کفر عائد کرنا ہے یا نہیں؟ اگر کفر عائد کرنا نہیں ہے تو یہاں اس جملہ کے استعمال کا کیا مطلب؟

(۲) بکر کا قول ہے کہ شیرینی کھانے پر میں نے امام صاحب کو کچھ کہہ دیا جیسا کہ مذکور ہے تو امام صاحب نے مجھ پر کفر عائد کیا ہے۔ کیا امام صاحب کیسا بھی کام کرے تو اسے کہنے کا کسی کو حق ہے یا نہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے من کے خلاف کوئی کچھ کہے گا تو اس سے بھی زیادہ سخت جملہ استعمال کرسکتے ہیں۔ کیا شرعی حکم ایسا ہی ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) اس طرح بہت سے لوگ بول جاتے ہیں یا کرتے ہیں کبھی تو کہہ دیتا ہے کہ تو پردھان منتری ہے۔ کیا تو راجا ہے؟ اور کبھی کسی آفس میں درخواست دینا ہوتا ہے تو لکھا جاتا ہے شری مان پردھان منتری، شری مان سی۔ ڈی۔ او۔، شری مان ڈی۔ ایس۔ پی۔ اور سب کے ساتھ صاحب رہتا ہے اور وہ سب کافر ہوں تو درخواست دینے والا کافر ہو جائے گا؟ کبھی کوئی منتری، یا سی۔ ڈی۔ او۔، یا ڈی۔ ایس۔ پی۔ وغیرہ وغیرہ آجاتا ہے تو اس کو بیٹھنے کو کرسی پیش کرتے ہیں اور کھڑا بھی ہو جاتے ہیں اور وہ سب کافر ہوں تو کیا ان سب سے کفر عائد ہو جائے گا؟ اگر نہیں تو زید پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ خلاصہ جواب مع دلائل ارسال فرما کر رہنمائی فرمایا جائے۔

السائل: محمد رحمت علی رضوی، بہرہ، ضلع مہوتری، نیپال

مورخہ ۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۱۷۵ پر فرماتے ہیں:

"جاہلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حصوں سے دونا دیتے ہیں اور بعض احمق پڑھنے والے اگر ان کو اوروں سے دونا نہ دیا جائے تو اس پر جھگڑتے ہیں۔ یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے۔ قال تعالی: "لاتشتروا بآیتی ثمنا قلیلاً" و اللہ تعالیٰ اعلم. امام اہل سنت کے اس بالا بیان سے واضح ہوا کہ مسجد یا میلاد پاک کی شیرینی عوام و خواص مولوی غیر مولوی امام غیر امام سب کو برابر برابر دی جائے، کمی بیشی منع ہے اگر واقعی اچھی اچھی چیزیں زید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوملیں اور اوروں کو نہ ملیں یا کم ملیں اور زید جانتا ہے کہ اسے اچھی ملی دوسروں کو نہیں یا کم ملی باوجودیکہ اس نے دیگر مصلیان مسجد کی پرواہ کئے بغیر چند آدمیوں کے ساتھ کھانے میں مشغول ہونا اور ہدایت نہ دینا ضرور قابل اعتراض عمل ہے۔ بکر سے ممنوعات شرعی، دیگر حضرات کی حق تلفی دیکھی نہ گئی اعتراض کر بیٹھا کہ کیا ایسے ظالم کی حکمرانی اس مسجد میں ہوگئی کہ وہ غلط بھی کرے تو کوئی اسے نہ ٹوکے نہ روک سکے۔ اسی کی تعبیر بکر نے پانچ سرکار سے کی ہے۔ وہ بھی جملہ استفہام انکاری کے ساتھ کہ زید پانچ سرکار نہیں؟ یعنی زید راجا نہیں ظالم نہیں؟ کہ اس کے خوف سے کچھ بولا نہ جاسکے۔ زید کا اس استفہام انکاری والے جملہ سے یہ سمجھا کہ اس کو بکر نے پانچ سرکار کہا ہے غلط ہے۔ اس کی سخت جہالت ہے۔ اس پر جتنی باتیں اس نے کہی ہے سب جہالتوں پر مبنی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء و الارض" جو بغیر علم کے فتویٰ دے اس پر آسمان وزمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ معاذ اللہ لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۲۷۵ پر فرماتے ہیں: ''جھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ ہے۔ اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء ہے۔ اور شریعت پر افتراء اللہ عزوجل پر افتراء ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: "ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون ط" وہ جو اللہ پر جھوٹا افتراء کرتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔ بخاری شریف، ج ا، ص ۲۳ اور مسلم شریف میں ہے: "عن ابی سعید قال سمعت النبی صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شئ یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان أبی فلیقاتلہ فانما ھو شیطٰن ھذا اللفظ للبخاری و لمسلم." معناہ۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں کا کوئی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھے جو لوگوں سے اس کا سترہ ہو پھر کوئی اس کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نمازی اسے دفع کرے۔ پھر اگر نہ مانے تو اس سے جنگ کرے۔ کہ وہ شیطان ہی ہے۔ اس حدیث شریف میں دیکھو نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شیطان فرمایا ہے کیا زید یہاں بھی یہ نتیجہ نکالے گا اور اپنی جہالت کا ثبوت دے گا کہ شیطان لعین کافر ہے ملعون ہے مردود ہے۔ آدم علیہ السلام کی بارگاہ عالی کا بے ادب بدتمیز گستاخ ہے تو نمازی کے آگے سے گذرنے والا معاذ اللہ ہزار بار معاذ اللہ شیطان ہی کی طرح مردود، ملعون وغیرہ وغیرہ ہے؟ لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔

ع بریں علم و دانش بباید گریست

لمعات ص ۳۵۱ پر حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نیست وے مگر شیطان یعنی کار شیطان کنندہ کہ آن قطع خشوع است یا مراد شیطان انس است چہ شیطان بر جن و انس ہر دو اطلاق یابد و مردم شریر را شیطان انس گویند" اس شخص نے جھوٹا مسئلہ بیان کر کے ایک مسلمان کو ایذا دی ہے اور مسلمان کو ایذا پہنچانا حرام قطعی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: "و الذین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یؤذون المؤمنین و المؤمنات" الایۃ اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے دکھ دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ اس کے تحت خزائن العرفان میں ہے۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں۔ تو مؤمنین و مؤمنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔ زید توبہ کرے بکر سے معافی مانگے اگر بکر سے بھی کوئی بے ادبی ہوگئی ہے تو وہ بھی توبہ کرے اور معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ ضد اور ہٹ کو چھوڑ دے۔

(۱) یہی مطلب نکلتا ہے جو آپ نے سمجھا ہے اس کے ساتھ یہ بھی مطلب اپنی جہالت سے نکالا کہ اس کو پانچ سرکار کہا تو گویا بکر نے اس کو معاذ اللہ کافر کہا۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ. حالانکہ یہ جملہ استفہام انکاری ہے تو انکار ہوگا نہ کہ اثبات اگر اثبات ہوتا جب بھی وہ مطلب جو زید نے لیا ہے نادرست ہی ہوتا۔ کما مر

(۲) غلطی پر ٹوکنا ضروری ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر حکم قرآنی ہے۔ زید کو شکر گذار ہونا چاہئے کہ بکر نے ممنوع شرعی سے روکا۔ زید اپنے اوپر اور بکر پر کفر اپنی نادانی سے سمجھا۔ زید کا وہ حکم شرعی نہیں بلکہ شیطانی ہے بکواس ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم.

(۳) کوئی مرد مومن کسی کافر مشرک کی ہرگز تعظیم نہیں کرتا کرسی دینا اس کو اس کے لقب سے پکارنا یا درخواست میں اس کے عہدہ کو تحریر کرنا یہ سب اس کے ضرر سے بچنے بچانے کے لئے ہوتا ہے زید اپنی طبیعت سے شریعت نہ بیان کرے ایسی باتوں سے پرہیز کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید شراب نوشی میں ہمیشہ مشغول رہتا تھا بستی والوں نے اس کی گرفت کی اور اس سے توبہ کروایا اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ آئندہ نہ پیوں گا۔ لیکن کچھ دنوں بعد پھر پینا شروع کیا بستی والوں نے پھر گرفت کی توبہ کروایا۔

الغرض ایسا کئی مرتبہ اس نے کیا توبہ کر لیتا ہے مگر توبہ پر قائم نہیں رہتا اب کی بار اہل بستی نے جب اس سے قطع تعلق کا فیصلہ کیا تو اس کی زبان سے یہ جملے صادر ہوئے: ”سب کتا کاشی ہی چلا جائے گا تو گندا کون کھائے گا ہم کو گندا ہی کھانے دیجئے“ پھر صبح زید بستی والے کو جمع کیا اور معافی طلب کیا امام صاحب نے فرمایا اب اس مسئلہ کا استفتاء کیا جائے گا جو جواب آئے گا اس پر عمل کیا جائے۔ تو اب حضور والا احکام شرع بیان فرمائیں نوازش ہوگی۔

محمد رفیق عالم رضوی، مدرسہ اسلامیہ برکات العلوم، برجھیا، نیپال

۱۴/۱۰/۱۴۱۴ھ

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: خمر، انگوری شراب، آدمی اور حرام جانور کے پیشاب و پاخانہ کی طرح نجاست غلیظہ ہے اور اس کا پینا پیشاب پینے اور پاخانہ کھانے سے زیادہ برا ہے۔ خزائن العرفان ۴۰ پر ہے۔ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔ "رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعھم"

اور تفسیرات احمدیہ ص ۲۴۳ میں ہے: (زیر آیت کریمہ: "انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون" شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ) و رووا عن علی رضی اللہ عنہ فی حرمتھا لو وقعت قطرتھا فی بیر فبنیت مکانھا منارۃ لم اؤذن علیھا و لو وقعت فی بحر ثم جف فنبت فیہ الکلاء لم ارعھا الخ۔"

اسی میں ہے: "فان اللہ سماھا رجسا حیث قال رجس من عمل الشیطٰن و الرجس ماھو محرم العین و علیہ انعقد اجماع الامۃ و بہ توارثت السنۃ فھی حرام بعینھا ثم ھو نجس نجاسۃ غلیظۃ کالبول لثبوتھا بالدلیل القطعی و یکفر مستحلھا لانکارہ الدلیل القطعی۔" اسی میں ہے: "و بالجملۃ حرمتھا قطعیۃ و نجاستھا من الکل مرویۃ" اس کے ایک قطرہ بھی پینے پر شرعی حد قائم کی جائے گی گرچہ نشہ نہ لائے۔ اسی میں ہے: "و یحد شاربھا و ان لم یسکر منھا" اگر انگوری شراب کا پینے والا مسلمان عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر بلا اکراہ شرعی ایک قطرہ بھی پئے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔ اور اس کی حد میں اسّی کوڑے مارے جائیں گے اور بدن کے مختلف حصوں میں ماریں گے۔ درمختار ج ۳، ص ۱۸۰ میں ہے: "یحد مسلم ناطق مکلف شرب الخمر و لو قطرۃ ثمانین سوطا للحر و نصفھا للعبد و فرق علی بدنہ کحد الزنا۔ ملخصاً"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخاری شریف ج۲،ص۱۰۰۲ میں ہے:"عن السائب بن یزید قال کنا نؤتی بالشارب علی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و امرۃ ابی بکر و صدراً من خلافۃ عمر فنقوم الیہ بایدینا و نعالنا و اردیتنا حتی کان آخر امرۃ عمر فجلد اربعین حتی اذاعتوا و فسقوا جلد ثمانین." یعنی حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ابتدائی دور خلافت میں شراب خوار گرفتار لایا جاتا تو ہم اس شرابی کو اپنی طمانچوں، تھپڑوں، لپڑوں، مکوں، گھونسوں اور جوتوں، چپلوں کھڑاؤں اور چادروں سے مارتے تھے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں فسق و فجور و سرکشی بڑھی تو اَسّی کوڑے کا حکم دیا۔

مشکوۃ شریف ج۲،ص۳۱۶ میں ہے:"عن ثور بن زید الدیلمی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر و اذا سکر ھذیٰ و اذا ھذیٰ افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک." یعنی حضرت امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حد خمر کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شارب خمر کو اسّی کوڑے مارے جائیں اس لئے کہ جب پئے گا نشہ ہوگا اور نشہ ہوگا بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا افتراء کرے گا۔ لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسّی کوڑوں کا حکم دیا۔ اس حدیث شریف کے تحت اشعۃ اللمعات ج ۳، ص ۲۸۶ پر ہے: ''پس زد عمر در حد خمر بگفتۂ علی ہشتاد تازیانہ و اجماع کردند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم برآں'' رواہ مالک اور اسی میں ص ۲۸۳ پر ہے: ''شرب خمر حرام است بکتاب وسنت و اجماع و حد شرب خمر ہشتاد تازیانہ است نزد جمہور ائمہ وہمیں است مذہب ما و مذہب شافعی وقومے برآن رفتہ اند کہ چہل ست و در روایتے از امام احمد نیز ہمچنیں آمدہ ومختار نزد اکثر ائمہ مذہب وے ہشتاد ست و روایت کردہ شدہ است کہ آن می زد شارب خمر را بشاخہائے درخت ونعال بے تعیین عدد و در روایت دیگر چہل تازیانہ نیز آمدہ وہمچنین می کرد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز در صدر خلافت خود بعد از آن مشاورت کرد با صحابہ پس گفت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رائے من واجتہاد من ہشتاد تازیانہ است وبعضی گفتہ اند بود زاید بر اربعین چیزے کہ می کرد آن را آنحضرت وقتیکہ ادمان می کردند مردم در شرب خمر و در حقیقت ایں تعزیر بود ومر امام را می رسد کہ زیادہ کند در عقوبت موافق اجتہاد و صلاح دید وقت و مروی است از امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ گفت زد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہل وکامل گردانید آنرا عمر ہشتاد وہمہ سنت ست ولاآن اجماع است بر ثمانین''

یہ سزا انگوری شراب پینے پر ہے اس کے علاوہ شرابیں پینے سے حد اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت ہے کہ نشہ آجائے۔

انتباہ: حد قائم کرنا بادشاہ اسلام کے ذمہ ہے۔ ہم پر ایسے کو ڈانٹنا، پھٹکارنا، شرم دلانا، جوتے مارنا ہے اگر ممکن ہو پھر اس سے سچی توبہ لیں اور ان خط کشیدہ جملوں سے بھی توبہ کرائیں کہ آئندہ اس قسم کی قبیح و شنیع بولی نہ بولے۔

قرآن شریف میں ہے: "یایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا۔" اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ اس کے تحت خزائن العرفان میں ہے: یعنی توبہ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا کہ توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۶/۱۰/۱۴۱۴ھ

۹۴/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ استاذ العلماء زین الملت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زین الدین اشرفی علیہ الرحمہ جو سید احمد اشرف علیہ الرحمہ کے مرید اور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے نہایت متقی پرہیزگار عالم دین تھے ان کا عرس مبارک ہر سال ۱۶ر جمادی الثانی کو منعقد ہوتا ہے ان کی شان و شوکت کو دیکھ کر ایک مفتی جو اپنے کو پکا سنیت کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر عرس ہی کرنا ہے تو عرس کے بجائے جشن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غوثیہ منائیں۔ عرس نہ منائیں کیا ایسے مفتی کی بات ماننا چاہیئے؟ اور ایسے بے لگام مفتی کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ فقط

محمد دلکش خاں، دار العلوم غوثیہ ہاشمیہ، رسوی گنج، کوٹلی

۱۹۹۴/۵/۱۲ء

الجواب بعون الملك الوهاب: اگر فی الواقع مفتی ہے تو انھوں نے اپنی معلومات کے مطابق مشورہ دیا ہے ان باتوں پر انہیں بے لگام کہنا، ٹھیکیدار کہنا، ان کی شان میں گستاخی ہے۔ ان سے معافی مانگیں اور آئندہ کسی بھی مفتی اسلام کی توہین کرنے سے بلکہ کسی بھی عالم اہل سنت کی اہانت سے باز رہیں، کہ مفتی اہل سنت و عالم اہل سنت کا مقام بہت بلند ہے۔ لیکن جو زبردستی مفتی ہے مسئلہ شرعیہ غلط سلط بتائے اسی طرح جو زبردستی عالم بنے اور درحقیقت علم نہ رکھے نہ قرآن شریف کے احکام سے واقفیت نہ احادیث کریمہ سے خبر نہ کتب اسلامیہ فقہیہ سے لگاؤ تو ایسے شخص کی بات ہی جدا وہ بلاشبہ کسی منصب کے لائق نہیں، نہ افتاء کے، نہ درس و تدریس کے، نہ امامت کے، نہ خطابت کے ایسے کو ایسے منصب رفیع پر رہنا رکھنا سب حرام۔ و اللہ اعلم بالصواب

۱۴۱۴/۱۲/۵ھ

☆☆☆

۹۴/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مولانا خالد حسین صاحب اور حافظ محمد عمران صاحب مدرس جامعہ قادریہ مقصود پور نے ہمارے سامنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ بروز سنیچر کو میں نے چاند دیکھا اس لئے بروز اتوار یکم ذی الحجہ کا آغاز ہے اور نماز عید الاضحیٰ یکم جون بروز منگل ادا کی جائے گی اعلان ہر جگہ کر دیئے اور بعد میں لوگوں نے پکڑ کیا کہ حضرت پورے ہندوستان میں تمام جگہ بدھ کے روز نماز ہے اور آپ اعلان کر دیا ہے منگل کا، یہ غلط ہے تو حضرت انکار کر گئے اور پھر قبول کر لئے حتی کہ کئی مرتبہ انکار کیئے اور قبول کیئے اسی دوران کئی جگہ لڑائی بھی ہوگئی اور آج بھی امسال لڑائی ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے فتویٰ کی بات آئی ہے۔ کہ ہمارے سنی ادارہ سے فتویٰ آجائے گا تو ہم لوگ مان لیں گے۔ برائے کرم حدیث وقرآن کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ بستی کا امام ان کے فتویٰ کو نہ مانا امام صاحب کا کہنا تھا کہ ہر جگہ لوگ نماز پڑھیں گے تو میں بھی نماز پڑھا دوں گا اور بستی میں مفتی صاحب کے فتویٰ کو لے کر پارٹی چلنے لگی اسی دوران میں لوگوں نے کہا کہ مفتی صاحب امام صاحب نے آپ کو گالی دی ہے تو مفتی صاحب نے اس امام پر فتویٰ لگایا کہ ایک عالم ایک عالم کو گالی دیتا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہوگیا۔ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں جب توبہ کر لیں تو مسلمان کہلانے کا حق ہے ورنہ نہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے جب کہ غلط بات ہے ایسے مفتی یا عالم کی بات ماننا چاہئے یا نہیں؟ اور ایسے عالم پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

محمد اشفاق الرحمٰن، کوئلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: مطلع صاف ہونے کی صورت میں بقرعید کے چاند کے ثبوت کے لئے دو ثقہ کی گواہی بھی کافی نہیں بلکہ جب تک بہت سے لوگ گواہی نہ دیں چاند کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اور مطلع ناصاف ہونے کی صورت میں دو عادل ثقہ کی گواہیاں کافی ہیں۔ حکم شرع کے مطابق عمل ہوتو اختلاف کیوں ہو پورے ہندوستان یا پاکستان میں عید ہونے نہ ہونے سے چاند کا ثبوت نہ ہوگا۔ مومن کو گالی دینا فسق ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "سباب المؤمن فسق" اور علم دین اور علمائے کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم دین ہے کفر ہے اور جب دونوں طرف عالم ومفتی ہیں اور دونوں کو مسئلہ شرع کے مطابق عمل کرنا ہے اور اپنی اپنی باتیں جانتے ہیں تو دونوں اپنے اپنے قول وفعل کو شرع کی کسوٹی پر پرکھیں اور ضد کو چھوڑیں اور مطابق شرع عمل کریں۔ فتویٰ سوال کے مطابق دیا جاتا ہے مفتی پر ہر بات کی تحقیق ضروری نہیں ہے ہاں جو بات کسی کی طرف غلط منسوب کی گئی اور استفتاء میں وہ بات لکھ کر دریافت کیا گیا حالانکہ وہ بات اس میں پائی نہیں جاتی تو فتویٰ صحیح ہوتے ہوئے بھی اس پر لاگو نہ ہوگا تو جس نے غلط کہہ کر فتویٰ حاصل کیا وہ گنہگار ہوگا۔ عند الشرع ماخوذ نہ مفتی اور نہ وہ جس کے لئے فتویٰ حاصل کیا گیا اور واقعی اس میں خلاف شرع بات پائی جاتی ہے تو سچی توبہ کرے، ضد نہ کرے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۵/۱۲/۱۴۱۴ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ زید پکا سنی تھا، یا ہے لیکن قریب قریب دو ماہ سے کئی جگہ پر کئی مرتبہ یہ بولتا ہے کہ اگر کوئی شخص میرا ساتھ دیتا تو میں سنی عقیدہ بدل کر دیوبندی ہو جاتا اس لئے کہ دیوبندی اس جگہ تعداد میں زیادہ ہے اور تعلیم میں بھی زیادہ ہے۔ اور روپے وغیرہ میں بھی زیادہ بڑھا جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص ساتھ دیدیتا تو میں سنیت عقیدہ سے بدل کر دیوبندی ہو جاتا ایسے شخص کے یہاں کھانا پینا، آنا جانا، شادی بیاہ، سلام و کلام کرنا کیسا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ ایسے شخص کو دیوبندی کہا جائے گا یا سنی وہ صاف صاف لکھ کر عنایت فرمائیں۔ فقط

محمد اشفاق الرحمٰن خاں، کوئلی، سیتامڑھی، بہار

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: اگر زید دیوبندیت سے آگاہ ہے کہ دیوبندیت فی الحقیقت اہانت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے تو اس کفر قبیح کی خواہش کرتے ہی کافر و مرتد ہو گیا۔ اب اس سے سلام و کلام حرام اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا حرام اس سے لین دین حرام اس کے یہاں برادری حرام بیمار پڑے تو عیادت حرام مرے تو جنازہ حرام اسی طرح اس کا جنازہ اٹھانا حرام، مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا حرام اور اس کی بیوی بھی اس پر حرام ہو گئی اور اس حالت کفر کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا۔ جب تک توبہ اور تجدید ایمان و نکاح نہ کرے اس کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان پر فرض اور اگر وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقائد کفریہ دیوبندیہ سے آگاہ نہیں ہے تو اسے آگاہ کیا جائے۔ اس کے بعد بھی ہٹ کرے تو اس کا وہی حکم ہے جو مذکور ہوا۔ اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح بہر صورت اس پر فرض ہے۔ بقول اس کے دیوبندی کی تعداد زیادہ اور ان کے پاس مال و دولت بھی زیادہ ہے تو اس سے بتایا جائے کہ دیوبندیوں سے زیادہ تو ہندؤں کی تعداد ہے اور ان سے مال دولت بھی زیادہ۔ اور ہندؤں سے زیادہ امریکہ اور لندن میں عیسائی زیادہ اور ان سے مال و دولت بھی زیادہ اور علم دنیا بھی زیادہ اور ان سب سے زیادہ مال و دولت نمرود و قارون و فرعون و ہامان کو تھا۔ نوح علیہ السلام کے ماننے والوں کی تعداد بہت کم تھی اور نہ ماننے والوں کی زیادہ۔ ایسی ہی موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام وغیرہم انبیائے کرام علیہم السلام کے نہ ماننے والوں کی تعداد زیادہ تھی اور مال و دولت بھی زیادہ۔ تو کیا یہ لوگ حق پر تھے۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ، معاذ اللہ رب العٰلمین من ھذہ الھفوات و اللغویات. و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

۵/۱۲/۱۴۱۴ھ

۹۲/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

کیا ایسے لوگوں سے خلط ملط، سلام و کلام جائز ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کو گھٹائیں اور معبودان باطل کی شان بڑھائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ہندؤں کے دیوی و دیوتاؤں کی ہمہ تن تعریف کریں اور شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دیں اور صاحب محرم الحرام جیسے پاک ہستیوں کے بارے میں یہ کہیں کہ لو پیسے اور سور کا گوشت خرید کر لے آؤ۔ آج محرم کی دسویں تاریخ اسی سے منائی جائے گی۔ ساتھ ساتھ علمائے ربانی کی شان میں گستاخی کے الفاظ بول کر بھولے بھالے مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے علماء کے خلاف گروپ تیار کریں۔ سمجھانے پر یہ کہے میں نہیں ہوں مسلمان مجھے نہ چاہئے اسلام دھرم بلکہ خانہ خدا کی بے حرمتی کرے اور نمازیوں کو غلط بہتان باندھ کر عوام کو نماز سے الگ کرے۔ اور کچھ لوگوں کو الٹا سلٹا کہہ کر چپکے سے ہندؤں سے مل کر مسجد کی زمین رجسٹری کرائے جس سے نمازیوں کو مسجد میں جانے میں دشواری ہو رہی ہے اور چہار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ مسجد کے پورے کمپاؤنڈ کو لکھوالیا رجسٹری آفس میں جا کر مسجد کی صحن کو بنوانے کی لئے چہار دیواری کی بنیاد رکھی گئی تو پولس کے ذریعہ مسجد کے متولی اور امام دونوں کو پکڑوا کر بند کروا کر پوری زمین لے لی۔ ایسے عالم میں خاموش ہو کر بیٹھ جانا پڑا ایسے ناجائز و حرام کام کرنے والے پر اور کفریہ کلمات بولنے والے پر کیا حکم ہے؟

علمائے کرام و مفتیان عظام کا کیا فتویٰ ہے؟ برائے کرم و مہربانی فتویٰ جلد از جلد ارسال فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔

المستفتی: محمد صغیر احمد صغیر القادری نوری

گاؤں بیکاس سمیتی، تربھون نگر، وارڈ-۷، ضلع سرلاہی، نیپال

یکم ذی القعدہ ۱۴۱۴ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: شخص مذکور فی السوال اگر واقعی ویسا ہی ہے جیسا استفتاء میں اس کے بارے میں بیان کیا گیا تو وہ یقیناً قطعاً اجماعاً اسلام سے خارج اور ایسے بے دین کافرین و مرتدین سے ہو گیا کہ جو شخص اس کے ان کفریات ملعونہ پر آگاہ ہو کر اسے کافر نہ جانے تو وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد، اسلام سے خارج۔ العیاذ باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسے شخص سے سلام و کلام حرام، اس کے ساتھ نشست و برخواست حرام، مواکلت و مناکحت حرام، بیمار پڑے تو عیادت حرام، مرے تو جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ پڑھنا حرام، مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا حرام جب تک ایسا شخص توبۂ صادقہ نہ کرے مسلمان اس مردود، ملعون، مخذول کا مکمل بائیکاٹ کرے اور اس سے دور رہے نہ اس کے پاس جائے اور نہ اس کو پاس آنے دے۔ "ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔" کی عملی تفسیر بنا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۲/۸/۱۴۱۴ھ

☆☆☆

۹۲/۷۸۶

مورخہ ۱۷/ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ

ازطرف: یار محمد خاں یار قادری برکاتی رضوانی

صدر الشریعہ جلالۃ العلم حاج الحرمین حضرت علامہ قاضی اعلیٰ و مفتی اعظم نیپال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدظلہ العالی دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہدیہ سلام مسنون یہ فقیر سراپا تقصیر عرض پرداز ہے کہ آپ کی محبت اور بندہ نوازی کا بہت بہت شکر گذار ہوں کہ آپ نے روضہ عرس شریف کے موقع پر دعوت سے واپسی پر چند منٹوں کے لئے سواری کو میری غریب خانقاہ کے نزدیک روک کر اور پھر سواری سے اتر کر مجھ ناچیز کو ملنے کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت سی رحمتوں اور عنایتوں کے ملنے اور عطا ہونے کا موقع دے۔ آمین ثم آمین!

علاوہ ازیں ایک مسئلہ مندرجہ ذیل ہے جواب سے مشرف فرمائیں۔

بینوا و توجروا.

(۱) اگر کوئی پیر طریقت یا عالم دین جو کھلے عام پھلواری کی صداقت کا اعلان کرتا ہو اور اپنی اس جماعت سے جو کہ پھلواروی ہوگئی ہو ایسے مریدوں کے گھر جاتا آتا، کھاتا پیتا، اور چندے نذرانے لیتا ہو اور نیز اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہو قابل اکرام واحترام رہ جاتا ہے یا نہیں؟ جواب سے مطلع فرمائیں اور یہ صرف اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اس دور فتنہ میں اپنے آپ، اہل وعیال اور ہم جنسوں کو اس فتنہ عظیم سے بچنا اور بچانا مقصود ہے۔ اللہ شاہد ہے کہ میں کسی کے پیچھے نہیں پڑتا ہوں۔ فقط والسلام، باقی خیریت ہے۔

دعا گو: الفقیر یار محمد خاں یار عفی عنہ قادری رضوانی

خانقاہ روضہ الانوار، روضہ شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۸۶ے

الجواب بعون الملك الوهاب: مسلک پھلواروِیت کی حمایت کرنے والا نہ پیری مریدی کے لائق ہے اور نہ کسی احترام و اکرام کے قابل پھلواروِیت، صلح کلیت کا نام ہے اور صلح کلیت کفر وارتداد ہے۔ معاذ اللہ رب العلمین و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم. تو جو شخص اس کے مسلک سے آگاہ ہو کر اس کی حمایت کرے اسے صحیح بتائے وہ بھی اسی میں سے ہے۔ حدیث شریف میں ایسے شخص کے بارے میں ارشاد ہے: "ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم" و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۲/۸/۱۴۱۴ھ

☆☆☆

جناب مولانا صاحب السلام علیکم

ہم لوگ خیریت سے رہ کر آپ کی خیریت نیک چاہتے ہیں۔ مجھے اتنا طریقہ اور لکھنا نہیں آتا ہے۔ معاف کیجئے گا۔

(۱) ایک پیر سے مرید ہو کر پندرہ برس تک وہ پیر کی خدمت کرتا رہا اور اسی سلسلہ میں پورا وشواش تھا مگر ایک مرید بھائی نے کہا کہ یہ پیر ٹھیک نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو دوسرے پیر سے مرید ہونا پڑے گا ورنہ ہم لوگ گنہگار رہوں گے اور دنیا بھر کی بات بتایا اس کے بعد وہ بھی حاجی وارث علی کے روضۂ مبارک کی چادر پکڑ کر مرید ہوا اور میں بھی چادر پکڑ کر مرید ہوا اب کیا کروں دو پیر یا تین کرنا ماننا کیسا ہے؟ اگر غلطی ہوگئی ہے تو اب کیا کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) اگر بیوی جمال سلسلے سے اور شوہر وارثی سلسلہ سے مرید ہے تو اس میں کیا فرق ہے ہم میاں بیوی دو جگہ دو پیر سے مرید ہیں اب کیا کریں؟

(۳) مرید ہو کر کیا فائدہ نماز، روزہ شریعت کے مطابق ہو جاتا ہے۔ دینے والا اللہ ہے پھر دوسرے سے کیوں مانگیں؟ مرید ہونے کا کیا مطلب؟ مرید ہونا کہاں لکھا ہے؟ اگر مرید نہ ہوئے تو کوئی گنا ہے؟

(۴) ایک گھر میں بڑا لڑکا ایک پیر سے، بہو دوسرے پیر سے، منجھلا لڑکا اور پیر سے مرید ہو تو کیسا ہے؟

(۵) شیخ، سید، مغل، پٹھان کون ہیں؟ یہ سب کیسے ہوئے ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟ پانچ وقت کی نماز نہ پڑھنے والا ولی بن سکتا ہے؟، پیر بن سکتا ہے؟ سید بن سکتا ہے؟

(۶) ولی اللہ پیر بزرگ بننے کے لئے کیا کرنا چاہئے میرے سات بچے ہیں۔ ۴ر لڑکے، ۳ر لڑکی بڑے لڑکے کی شادی ہو گئی ہے ابھی چھ بچے ہیں جن کی شادی کرنی ہے مگر میرا دل دنیا چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہونا چاہتا ہے میرے سوا کمانے والا اور کوئی نہیں میں کیا کروں؟

(۷) مجھے اپنے پیر سے ملنا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے میں کیا کروں؟

(۸) اپنے پیر کو اللہ کہے سب کام عبادت سب کچھ پیر کے ذمہ لگائے اور دعا مانگنے میں کیسے مانگے؟ اور پیر کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے کہتے ہیں مرید کے مرنے کے بعد اس کی قبر میں پیر اپنے مرید کی مدد کرتے ہیں۔ مرید ہونے والے مسلمان اور بے مرید مسلمان ان دونوں سے کیسا سلوک کرنا چاہئے؟ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں میں جھگڑا ہو تو کس کا ساتھ دیں؟

(۹) میں پیر صاحب بننا چاہتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے؟

(۱۰) میری بیوی کو میرے ماں باپ سے بالکل میل ملاپ نہیں ساس سسر بہو کو دیکھ نہیں سکتے۔ اور بہو بھی۔ میں سوچتا ہوں کہ اس بیوی کو گھر سے نکال دوں لیکن میری ماں مجھ سے بھی محبت نہیں کرتی ہے؟ مجھ سے اور میری بیوی سے اور میرے بچے سے ہر دم ناراض رہتی ہے۔ اب میں کیا کروں؟

(۱۱) دیوبندی وہابی، اور سنی میں کیا فرق ہے؟ دیوبندی وہابی سے کیسا سلوک کرنا ہے؟ سلام و کلام اور شادی کرنا ایک ساتھ نماز پڑھنا ان لوگوں سے محبت کرنا کھانا کھانا کیسا ہے؟

(۱۲) محرم میں تعزیہ بنانا، مٹی لانا، کیلا کاٹنا، چار تاریخ کی صبح دلدل کا مرغا ذبح کرکے فاتحہ دینا اور تاشہ اور ڈھولک بجانا، تلوار کھیلنا لیسن لے کر مرثیہ گانا جلوس نکالنا اور اس تاریخ کو مغرب کے وقت کربلا میں لے جا کر تعزیہ کو توڑ تاڑ کر گڈھے میں ڈالنا یہ سب کیسا ہے؟

(۱۳) محرم کی تاریخ لگ جائے تو محرم کی تاریخوں میں کون سی عبادت کرنی چاہئے اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین اور پنجتن پاک سے ملاقات اور ان کی زیارت ان سے بات چیت کیسے کرے؟

(۱۴) صدقۂ فطر کی رقم مدرسہ میں بچوں کو تعلیم دینے والے حافظ صاحب کی تنخواہ میں دی جاتی ہے اور غریبوں کو بھی دی جاتی ہے۔ کیا صحیح ہے؟

(۱۵) میں اپنے ساڑھو سے تجارت کے واسطے ساٹھ ہزار روپے سودی لیا تھا آٹھ سال ہو گئے اس کی ادا کی کوئی صورت دیکھائی نہیں دیتی سودی رقم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے میں نے کاروبار کیا میری مجبوری ہے۔ عالم دین دار کہتے ہیں مسلمان سود کے روپے سے کاروبار کرے اور کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت اور دعا قبول نہیں کرتا ہے۔ اب میں نماز، روزہ اور ذکر کروں یا نہیں کروں؟ قرض ادا کرنے کی کوئی صورت آج تک نہ دکھائی دے رہی ہے۔ اب میں کیا کروں؟

جناب مولانا صاحب میں آپ کو بہت دکھ دیا مجھے اب معاف کرنا

میرا پتہ: محمد شفیع وارثی والیڈ بازار، وارڈ-۳، سیانگجہ

۲۰۵۱/۲/۲۲ بکرمی

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: پیری کے لئے چار شرطیں ضروری ہیں: (۱) پیر سنی ہو عقیدہ اس کا صحیح و درست ہو گمراہ، بدمذہب، وہابی، دیوبندی، تبلیغی، قادیانی، خارجی، ناصبی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ نہ ہو۔ (۲) عالم دین ہو فقہ کا جانکار ہو۔ عقائد اہل سنت سے پورا پورا واقف ہو کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے درمیان خوب خوب فرق جانتا ہو۔ جاہل نہ ہو کہ جاہل براہ جہالت صدہا کلمات و حرکات جن سے کفر لازم آتا ہے کر بیٹھتا ہے اور اسے خبر نہیں ہوتی۔ (۳) پیر فاسق معلن نہ ہو متشرع ہو نماز کا پابند ہو۔ عمداً بلا عذر جماعت کا تارک نہ ہو داڑھی ایک مشت سے کم نہ کرتا ہو خلاف شرع اس کا کوئی قول و فعل نہ ہو، فرائض و واجبات اور سنن رواتب کا کم از کم عامل ہو۔ (۴) اس کا سلسلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صحیح صحیح پہنچتا ہو بیچ سے کہیں منقطع نہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب آپ ان مذکورہ شرطوں کو سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ جس پیر کی آپ نے پندرہ برس خدمت کی ہے اس کے اندر وہ مذکورہ بالا چار شرطیں پائی جاتی ہیں یا نہیں اگر پائی جاتی ہیں اور چاروں کا جامع ہے تو ایسی صورت میں دوسرا پیر بنانا ٹھیک نہیں اور اگر اس پیر کے اندر وہ چاروں شرطیں نہیں ہیں یا ان میں سے ایک بھی کم ہے تو دوسرا پیر بنانا ضروری ہے۔ اور ایسے کی پیری سے جدا ہوجانا لازم کہ وہ پیری کے لائق نہیں۔ پیر نااہل تھا آپ اس سے بیعت توڑ کر الگ ہوگئے ٹھیک کیا مگر حضرت وارث علی شاہ کے روضہ اور اس کی چادر پکڑ کر سمجھا کہ ہم مرید ہوگئے غلط ہے نادرست ہے، صحیح نہیں ہے، جہالت ہی جہالت ہے۔ چادر سے رہنمائی نہیں ہوتی اور پیر رہنما ہوتا ہے اور چادر کے اندر وہ چاروں شرطیں مفقود ہیں تو کوئی اس کو پکڑ کر مرید کیسے ہوسکتا ہے ایسا کرنا حماقت ہی حماقت ہے۔ لہٰذا آپ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ، صحیح الاعمال جامع شرائط اربعہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید ہوجائیں اور اگر وہی پیر جس کی بیعت میں پندرہ سال رہے لائق بیعت ہے متقی و پرہیزگار ہے اس کے اندر مذکورہ بالا شرطیں پائی جاتی ہیں تو انہیں کو پیر بنائیں بدلنے کی حاجت نہیں۔

(۲) حضرت وارث علی شاہ کی عقیدت کی بنا پر اپنے کو کوئی وارثی کہہ سکتا ہے مگر ان کا کوئی سلسلہ نہیں ان کا کوئی صحیح خلیفہ نہیں ان کا سلسلہ منقطع ہے بعض لوگ ان کا فوٹو رکھتے ہیں اس کو اگر بتی سونگھاتے ہیں یہ حرام ہے بچنا چاہئے۔ شوہر کا پیر کوئی اور ہو اور بیوی کا کوئی اور اس میں کوئی حرج نہیں مگر ضروری ہے کہ جسے پیر بنایا جائے وہ پیری کے لائق ہو۔

(۳) اچھے پیر سے مرید ہونے میں بہت فائدے ہیں اور وہ دنیا و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آخرت میں کارآمد ہوتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے محبوبوں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا، کیا سعادت نہیں ہے؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم" محبوبان خدا ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس عقیدت و ارادت سے بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ مولانا رومی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند　　　صحبت طالح ترا طالح کند

اچھے پیر نقائص قلب مثلاً ریا، نام نمود، حسد و کینہ، تکبر و حب مدح و شہوات نفس امارہ و مکاید شیطان وغیرہ سے آگاہ ہوتے ہیں وہ اپنے مریدوں کو ان سے بچاتے ہیں لائق مرید مسائل شرعیہ میں ان کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ آج کل ٹوپی پاجامہ اور عمامہ میں بہت سے شیطانی گروہ گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں تو اگر آپ کا کوئی جامع شرائط پیر ہوگا تو ان کے مکر و فریب سے وہ آگاہ کرتا رہے گا۔ تو ان کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ بدعقیدگی سے بچتے رہیں گے اور ایمان سلامت رہے گا اور وہی پیر نماز و روزہ کے مسائل حج و زکوٰۃ کے مسائل اور دیگر شرعی مسائل صحیح صحیح بتائیں گے۔ قرآن شریف میں ہے: "فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون" اگر تمہیں معلوم نہیں ہے تو اچھے جانکار سے مسائل پوچھو۔ تو اچھے پیر سے بہتر کون ہے کہ اس سے مسائل شرعیہ پوچھا جائے۔ یہ صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے کہ سب کچھ کا دینے والا حق تعالیٰ ہے۔ مگر اس نے ذرائع اور اسباب پیدا فرمائے ہیں اگر آپ پیاسے ہیں تو پانی کے پاس جا کر پیاس بجھائیں۔ بھوکے ہیں تو کھانا کھائیں اور اگر کھیت سے کچھ چاہتے ہیں تو ہل بیل اور مزدور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اولاد کی حاجت ہے تو نکاح کی ضرورت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑتی ہے علم سیکھنا ہے تو علم والے کی کوئی کاریگری جاننی ہے تو کسی کاریگر کی حاجت ہوتی ہے غرض بے ذریعہ و واسطہ کے کسی چیز کا حاصل کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کے حصول کے لئے اسباب پیدا فرمائے ہیں تو ان اسباب سے اعراض کرنا محرومی کا باعث ہوگا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے منصب دیا، حکومت دی، دولت دی، علم دیا اپنی ضرورتوں میں لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں کوئی اسے ناجائز نہیں کہتا۔ باپ سے بیٹا یا بیٹا سے باپ مانگا کرتا ہے کوئی آپ سے مانگتا ہے اور آپ ضرورت پڑنے پر دوسروں سے مانگتے ہیں اس سے کوئی منع نہیں کرتا پھر روحانی دنیا میں مرید اپنے پیر سے کچھ طلب کرے اور یہ سمجھ کر طلب کرے کہ انہیں اللہ تعالیٰ دھنی بنایا ہے انہیں حاجت روائی کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اور اللہ والوں سے مانگنا غیر سے مانگنا نہیں کہلاتا ایک صحابی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وضو کے وقت پانی اور مسواک پیش کیا ان کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگ لو مجھ سے جو مانگنا ہے تو انھوں نے جنت میں ساتھ رہنا مانگا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ کی بھی خواہش ہے؟ قرآن شریف میں ہے: "تعاونوا علی البر و التقوی" ایک دوسرے کی مدد کرو۔ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ان سے ثابت ہوا کہ نبی سے اور نبی کے سچے غلاموں سے مدد مانگنا جائز ہے۔ مثنوی شریف میں ہے:

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ   تیر جستہ باز گرداند ز راہ

قرآن شریف کے چھبیسواں پارہ سورہ فتح میں ہے: "لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ" ترجمہ: اللہ راضی ہوا ایمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے آپ سے مرید ہو رہے تھے۔ اسی پارہ کے اسی سورہ میں ہے: "ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ط ید اللہ فوق ایدیھم۔" وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ سیدنا عبادہ ابن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع و الطاعة فی العسر و الیسر و المنشط و المکرہ و ان لا تنازع الا مراھلہ۔" ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری، ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور طاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون و چرا نہ کریں گے۔ ان سے ثابت ہوا کہ مرید ہونا قرآن و حدث سے ثابت ہے اسی لئے بزرگان دین سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر اور خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہما اور حضرت باقی باللہ و مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ حضرات مرید ہوتے آئے تو اگر مرید ہونا کوئی فائدہ اور مطلب نہ رکھتا تو بزرگان دین کیوں مرید ہوتے ضرور اس کا عظیم فائدہ ہے جو لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں اور بلا وجہ سمجھتے ہیں اور اس کا کوئی فائدہ نہیں سمجھتے ایسے لوگوں کا پیر شیطان رجیم ہوتا ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہ فتاویٰ افریقہ ص ۱۴۴ پر فرماتے ہیں: ''بے پیر کا پیر شیطان ہے۔'' عوارف شریف میں ہے: "روی عن ابی یزید انہ قال من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان" یعنی سیدنا بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ فرماتے ہیں۔ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے۔ اور رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے: "یجب علی المرید ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یتادب بشیخ فان لم یکن له استاذ لا یفلح ابدا هذا ابو یزید من لم یکن له استاذ فامامه الشیطن "یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیرا کبھی فلاح نہ پائے گا یہ ہے ابو یزید کہ فرماتے ہیں: جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔ پھر فرمایا: "سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول الشجرۃ اذا نبتت بنفسها من غیر فارس فانها تورق و لکن لا تثمر کذلك المرید اذا لم یکن له استاذ یاخذ منه طریقته نفسا نفسا فهو عابد هواه لایجد نفاذا." یعنی میں نے حضرت ابو علی دقاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ پیڑ جب بے کسی بونے والے کے آپ سے اگے تو پتے لاتا ہے مگر پھل نہیں دیتا یونہی اگر مرید کے لئے پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائے گا۔ حضرت سیدنا میر سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں:

چو پیرت نیست پیر تست ابلیس — کہ راہ دین زدست از مکر و تلبیس

بالا بیان سے ظاہر کہ کسی اہل کو پیر بنانا ضروری ہے پھر اگر اس سے انکار بر بنائے وہابیت ہے تو ضرور گناہ ہے اور اگر پیر بنانا جائز سمجھتے ہیں اور لائق نہ ملا یا ملا مگر غفلت و سستی سے نہ مرید ہوئے تو گناہ نہیں مگر محرومی ضرور ہے۔

(۴) اگر سب کے پیر صحیح ہیں یعنی جامع شرائط سنی صحیح العقیدہ، صحیح العمل عالم بالسنۃ اور ان کا سلسلہ متصل ہے منقطع نہیں ہے تو سب کی بیعت درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۵) ہندوستان و نیپال میں حقیقۃً شیخ کا لقب کی اصطلاحا ان شرفاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے جن کا سلسلہ نسب سیدنا صدیق اکبر یا فاروق اعظم یا عثمان غنی وامثالہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تک منتہی ہو۔ شیخ صدیقی، شیخ فاروقی، شیخ عثمانی وہ اپنے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح جن کا نسب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے جاملتا ہے وہ یہاں کے عرف واصطلاح میں سید ہیں۔

اسی طرح افغانستانی مسلمان وہ اپنی بہادری کے باعث خان، مغل، پٹھان کہلائے اور شرفاء میں ان کا شمار ہوا۔ ان کی خاص پہچان کچھ نہیں۔

تارک نماز فاسق ہے، مردود الشہادہ ہے، مستحق عذاب نار وقہر قہار ہے ایسا شخص ہرگز ہرگز ولی نہیں نہ پیری مریدی کے لائق نہ تعظیم وتکریم کا اہل بلکہ سزا کا مستحق۔

(۶) اس کے لئے ضروری ہے تقویٰ وطہارت کی راہ اختیار کرے اپنا قول وفعل چال چلن شریعت کے مطابق کرے، بری باتوں سے دور رہے خواہشات نفسانی سے الگ ہو جائے کسی اہل سے مرید ہو جائے وہ اجازت وخلافت دے تو پیر ہو سکتا ہے۔ بچوں کی کفالت جائز طریقہ پر ہو تو وہ عبادت کے منافی نہیں بلکہ وہ بھی عبادت ہے۔

(۷) آپ کسی پیر کامل کا دامن تھامئے اور درود شریف کی کثرت کیجئے ممکن کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرم فرمائیں اور زیارت نصیب ہو اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار دنیا میں ممکن نہیں ہاں دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص رہا اور امور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لئے ممکن بلکہ واقع اور قلبی دیدار خواب میں دیگر انبیاء علیہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام اور اولیاء کرام کے لئے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت نصیب ہوئی۔

(۸) جو کسی پیر کو اللہ کہے وہ کافر و مرتد ملعون و مردود ہے اسی طرح وہ بھی کافر و مرتد ملعون و مردود ہے جو عبادت، روزہ، نماز، حج و زکاۃ اپنے اوپر فرض نہ جانے اور سمجھے کہ پیر کے ذمہ چلا گیا اور ہم پر فرض نہ رہا۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔

ایسا شخص یقیناً اجماعاً قطعاً کافر ہے کافر ہے کافر ہے، مرتد ہے مرتد ہے مرتد ہے۔ العیاذ باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔ اگر پیر کامل ہو تو دنیا و آخرت قبر و حشر سب میں ان کی مدد ممکن اور بلا تاویل پیر کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ کہنا روا نہیں بلکہ کفر ہے جو حق پر ہو اس کا ساتھ دیں مرید ہو یا نہیں ہو دونوں سے اچھا سلوک کریں دعاء قرآن و حدیث سے کریں۔ دعائے جامع: "ربنا أتنا فی الدینا الخ" ہے وہی کریں۔

(۹) اس کا جواب نمبر ۶ میں گزر چکا ہے۔

(۱۰) ماں باپ سے آپ محبت کریں، ان کی خدمت کریں، ان کو دکھ کی بات نہ کہیں، ان کے پاؤں کے نیچے جنت جانیں، ان سے نہ الجھیں، غلطی کی معافی مانگیں، بیوی کو حکم کریں کہ وہ اپنی ماں اور باپ کی طرح ان کو جانیں، ان کی خدمت سے نہ اکتائے، ان کا کہنا ماننے ممکن ہے کہ راضی ہو جائیں اور اگر بلاوجہ ناراض رہتے ہیں تو ان کا وبال ان کے سر ہے۔ اللھم ھدایۃ الحق و الصواب واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۱) دیوبندی، وہابی رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گستاخ ہیں ان کی عظمت سے جلتے ہیں ان کی توہین کرتے ہیں اس لئے علمائے عرب وعجم نے ان وہابی، دیوبندی کو ان کی توہین کے باعث کافر و مرتد کہا ہے۔ ان سے میل جول، شادی بیاہ، سلام وکلام سب ناجائز وحرام اور سنی رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مداح کو کہتے ہیں اور ان سے سچی محبت کرنے اور ان کے گن گانے والے کو کہتے ہیں اور ان کے گستاخ سے نفرت وعداوت رکھنے والے کو کہتے ہیں سنی صحیح العقیدہ ہی درحقیقت مسلمان ہیں۔

(۱۲) یہ سب لغویات واہیات وخرافات ہیں ان سے بچنا شرعاً ضروری ہے۔ اسلام ان کی اجازت نہیں دیتا، یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔ ہاں تلوار چلانا لاٹھی سیکھنا ایک اچھا فن ہے بلا ڈھول باجے کے اسے سیکھنا چاہیے مگر کھیل تماشے کے طور پر نہیں۔

(۱۳) شہیدان کربلا کے نام قرآن شریف کی تلاوت کرنی چاہیے، نوافل پڑھ کر ان کے نام ایصال ثواب چاہیے، ان کے نام غریبوں کو کھانا، پیاسوں کو پانی اگر ممکن ہو تو شربت پلانا چاہیے۔ اگر پنجتن پاک سے آپ کی محبت وعقیدت سچی ہے تو ضرور اس کا ثمرہ ملے گا ملاقات بات ہو یا نہ ہو۔ زیارت ان کے کرم ونوازش پر چھوڑیں۔ آپ کی طہارت جتنی ہوگی قربت اتنی ہی ہوگی اپنی حد سے آگے بڑھنے کی زحمت نہ کریں۔ جو فرائض و واجبات ہیں سنن ومستحبات ہیں ان کو ادا کریں جن کا شریعت آپ کو مکلف نہ کیا ان کے پیچھے مت پڑیں ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔

(۱۴) صدقۂ فطر کی رقم تنخواہ میں دینا ناجائز وحرام ہے اس سے صدقۂ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فطرادانہ ہوگا اس کے مصارف غرباء ومساکین اسلام وغیرہ ہیں۔

(۱۵) بلاضرورت شدیدہ سودی قرض لینا ضرور حرام ہے قرض ادا کرنے کی نیت رکھیں روزہ نماز الگ فرض ہے ان کے ادا کرنے سے ادا ہوجائیں گا۔ فرض آپ پر باقی نہ رہے گا اس لئے ہرگز ہرگز نماز روزہ یا کسی دوسرے فرض کے تارک نہ بنیں۔ سود لینا دینا جدا گناہ نماز کا چھوڑنا الگ گناہ روزہ کا چھوڑنا الگ گناہ اسی طرح کسی فرض و واجب کا ترک کرنا جدا جدا گناہ ہے تو اگر آپ فرائض و واجبات کو ادا کریں گے تو گناہ سے بچ جائیں گے۔ اور ذمہ میں قرض نہ رہے گا قبول کرنا نہ کرنا وہ اللہ عزوجل کی مشیت پر چھوڑیں۔ اس سے بحث کی حاجت نہیں ہرنا جائز سے بچنے کے کوشش چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و الماب

جامعہ حنفیہ غوثیہ وارڈ-۲، جنکپور (نیپال)

شب جمعہ مبارکہ، ۱۳/۱/۱۴۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

(۱) زید کی جائیداد ہے اور بکر اس میں زبردستی لاش کو دفن کرنا چاہا جب زید کو خبر ملی تو زید نے بکر کو اس جگہ دفن کرنے سے منع کیا مگر بکر اور اس کے حامیوں نے سیف وسنان وعصا لے کر حملہ کر دیا اور اس ٹولے کے امام بھی برہم ہوکر فحش گالی دینا شروع کر دیا اور وہ ہمیشہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالتا رہتا ہے۔

جواب طلب یہ ہے کہ جو لوگ دوسرے کی ملکیت میں زبردستی تصرف کرے اور جو امام مسلمانوں کے مابین تفرقہ ڈالے ایسے امام اور ایسی عوام کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) زید کے محلہ میں پرانی مسجد ہے جس میں بکر کے محلہ کے لوگ پنجوقتہ و جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے اب بکر کے محلہ میں ایک مولوی آیا ہے وہ مولوی محلہ میں آتے ہی دو مسلمان بھائی کو لڑانا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس ٹولہ میں ایک مسجد بنوائی گئی اس میں پنجوقتہ و جمعہ کی نماز قائم کر دی بایں وجہ پرانی مسجد ویران ہوگئی اس پر زید نے اس مولوی سے کہا کہ ہم لوگ ایک مسلک کے ہیں ایک جماعت سے نماز پڑھتے آئے ہیں اس لئے جماعت جدا مت کرو۔ اس پر اس مولوی نے کہا کہ چاہے پرانی مسجد ویران ہو جائے یا جماعت نہ ہو ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اس ٹولے کے سارے لوگ بھی اس مولوی کی حمایت کرتے ہیں۔ ایا ایسا مولوی جو جماعت جدا کرنے والا ہو، مسجد کو ویران کرنے والا ہو، آپس میں مسلمانوں کو لڑانے والا ہو۔ نئی مسجد میں جمعہ کی نماز قائم کر دیا ہو ایسے مولوی اور ایسے مولوی کی حمایت کرنے والی عوام کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۳) بکر کا تعلق راعین برادری سے ہے۔ اب بکر اپنے آپ کو سید لکھتا ہے اس پر زید نے کہا کہ آپ تو راعین ہیں سید کیوں لکھا ہے اپنی ذات کو بدلنا غلط ہے اس پر بکر نے فخر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ حدیث پاک ہے: "خادم القوم سیدھم." قوم کا خادم اس کا سردار ہوا کرتا ہے جب ہم قوم کے خادم ہیں تو سید لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور تقریر میں بولتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان تم پر بھالے سے حملہ کرے تو تم تلوار سے جواب دینا کیا یہ مفتی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کام ہے کہ تلوار مسلمان پر چلوائے اور اپنی ذات کو چھپائے؟ اور سید لکھے ایسا حکم دینے والے مفتی اور سید لکھنے والے مفتی پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان سوالوں کا جواب مدلل عنایت فرمائیں۔

المستفتی: عبدالمصطفیٰ خاں عرف چھیدی ساکن و پوسٹ اڑیلا، ضلع دربھنگہ (بہار)

تاریخ ۸/۷/۱۹۹۴ء

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوهاب: (۱) بلا اجازت مالک اس کی مملوکہ زمین میں دفن کرنا وہ بھی ظلم وستم کے ساتھ حرام حرام سخت حرام ہے مالک زمین کو اختیار ہے کہ چاہے میت کو قبر سے نکلوا دے یوہیں زمین اپنے تصرف میں لاکر کھیتی کرلے۔ درمختار ج۱،ص۲۶۲ میں ہے: "و یخیر المالک بین اخراجه و مساواته بالارض کما جاز زرعه" فتاویٰ رضویہ، ج۴،ص ۱۰۸ میں ہے جو قبر ظلماً بلا اجازت مالک بنالی جائے اس کے لئے کچھ حق نہیں لقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "لیس لعرق ظالم حق" علماء اجازت دیتے ہیں کہ چاہے میت کو نکلوا دے چاہے یونہیں زمین اپنے تصرف میں لائے اور فتاویٰ عالمگیری ج۱،ص۸۵ میں ہے: "اذا دفن المیت فی ارض غیره بغیر اذن مالکها فالمالک بالخیار ان شاء امر باخراج المیت و ان شاء سوی الارض و زرع فیها کذا فی التجنیس."

مالک زمین کے منع کرنے کے باوجود زبردستی غیر کی زمین میں دفن کرنا اور مالک زمین کو گالی اور مارنے پیٹنے کی دھمکی دینا سب ظلم ہے اور ظلم کی قرآن و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث میں بڑی مذمت آئی ہے۔ قرآن شریف میں اس پر لعنت آئی ہے: "الا لعنة الله على الظلمين." "ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ۱۲، ع۲) اس کی دوسری آیت ہے۔ (پ۱۲): "و كذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة ط" "اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کڑی ہے۔

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع۔ فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز و روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے، کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کا مال کھایا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا ہے۔ لہٰذا اس کی نیکیاں اس کو دیدی جائیں گی۔ پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ منہا امام اور عوام دونوں پر مظلومین سے معافی مانگنا اور توبہ کرنا فرض ہے۔ خزائن العرفان میں بالا آیت کے تحت مذکور ہے تو ہر ظالم کو چاہئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔ و باللہ التوفيق و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

(۲) جو مسجد ابتداءً اللہ تبارک وتعالےٰ کی رضا کے لے نہ بنائی گئی بلکہ پرانی مسجد کو نقصان پہنچانے اور اس کی نمازیوں کو متفرق کرنے کے لئے یا مسلمان کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور فساد برپا کرنے کے لئے بنائی گئی تو وہ مسجد نہ ہوئی بلکہ مسجد ضرار ہوئی۔ اس میں نماز کی اجازت نہیں اور نہ اس کے قائم رکھنے کی، اس کے بانی حرام قطعی اور گناہ عظیم میں مبتلا ہوئے۔ فتاوٰی رضویہ ج۳، ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۸۵ میں ہے: ''مسجد ضرار وہ مسجد ہے جو ابتداءً فساد فی الدین وتفریق بین المؤمنین کے لئے بنائی گئی ہو انتہی۔'' اور ج۳، ص ۵۸۶ میں ہے: ''مسجد اللہ کے لئے نہ بنائی بلکہ اس سے مقصود اگلی مسجد کو ضرر پہنچانا اور اس کی جماعت کا متفرق کردینا تھا تو بیشک یہ مسجد مسجد نہ ہوئی۔ نہ اس میں نماز کی اجازت بلکہ نہ اس کے قائم رکھنے کی اجازت اور اس صورت میں یہ لوگ ضرور تفریق جماعت مومنین کے وبال میں مبتلا ہوئے کہ حرام قطعی و گناہ عظیم ہے۔ "قال تعالیٰ: والذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفراً و تفریقا بین المؤمنین" (الآیۃ) اور اسی میں ج۳، ص ۵۸۸ پر ہے: ''اس بیہودہ خیال کی بنا پر دوسری مسجد پندرہ بیس قدم کے فاصلہ پر بنانا جس سے پہلی مسجد کی جماعت کو نقصان پہنچے، خود ہی ممنوع تھا ایک تو وہ خیال باطل دوسرے جماعت مسجد میں تفریق کہ مسجد ضرار کے اغراض فاسدہ سے ایک غرض ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "و تفریقاً بین المؤنین" یہاں کہ اس سے مقصود مسجد اول کا باطل و معطل کردینا ہے۔ یہ سخت حرام اشد ظلم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "و من اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ و سعی فی خرابھا." انتھی ملخصاً. ان سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو اللہ کا نام لئے جانے سے روکیں اور ان کی ویرانی میں کوشاں رہیں۔ ہاں اگر محلّہ میں دوسری مسجد کی ضرورت ہے اور بغرض نماز خالص اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے بنائی جائے اگرچہ اس پر باعث باہمی رنجش ہو کہ بسبب رنجش ایک جگہ جمع ہونا مناسب نہ جانے نماز بے مسجد ادا کرنی نہ چاہے اور کوئی ارادہ دوسری مسجدوں کو نقصان پہنچانے اور مسلمان کے درمیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھوٹ ڈالنے کا نہ ہو تو وہ مسجد ضرور مسجد ہوگی۔ اس میں نماز بھی جائز اور اس کی حفاظت و آبادی بھی فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۳) شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے جس کے باپ، دادا پٹھان یا مغل یا شیخ یا راعین یا صافی یا انصاری یا منصوری ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۶۶۷ میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے: "من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا و لا عدلا ھذا مختصر." جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ بخاری و مسلم ابوداؤد و ترمذی ونسائی وغیرہم میں یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی ہے۔ ہاں یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور ان کے حقیقی بھائی، بہنوں کو عطا فرمائی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے۔ پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدۂ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں اس لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں نہ بنات فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف ہی نسبت کی جائیں گی۔ انتہی۔

بالائی بیان سے معلوم ہوا کہ سید ان شرفاء و معززین کا لقب ہے جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حقیقۃً حضور پرنور سید عالم سید ولد آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد امجاد سے ہو۔ ان کا نسب امامین کریمین سعیدین شہیدین نیرین طیبین طاہرین امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جا ملتا ہو تو جو درحقیقت خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہے وہ ضرور سید ہے اور جو ان کی اولاد سے نہیں اور سید ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا، فریبی عیار مکار ہے وہ اپنا باپ غیر کو بناتا ہے باپ کے حق کا انکار کرتا ہے ایسوں پر جنت حرام ہے۔ ایسا شخص کسی منصب کے لائق نہیں، نہ امامت کے، نہ خطابت کے، نہ درس و تدریس کے، جب تک کہ توبہ صادقہ نہ کرے۔ جو حدیث اپنے سید ہونے کے لئے پیش کی ہے اس سے اس کی کج فہمی اور جہالت واضح ہے۔ حدیث شریف میں ہے:
"عن سعد قال سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یقول من ادعیٰ الی غیر ابیه وهو یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام فذكرته لابی بكرة فقال و انا سمعته اذنای و وعاه قلبی من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم" (بخاری شریف ج۲، ص۱۰۰۱) اسی میں دوسری حدیث شریف ہے: "عن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لاترغبوا عن ابائكم فمن رغب عن ابیه فهو كفر" حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکرہ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر محفوظ رکھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے باپ دادوں سے منہ نہ پھیرو تو جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

اقول: وہ لوگ ان احادیث کریمہ کو دیکھیں اور عبرت پکڑیں جو اپنی برادری بدلتے ہیں سید نہیں اپنے کو سید کہتے ہیں، شیخ نہیں اپنے کو شیخ کہتے ہیں، خان نہیں اپنے کو خان کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان احادیث نبویہ میں کس قدر وعید شدید ہے نسب بدلنے والے پر جنت حرام اور یہ کہ وہ کفر ہے۔ العیاذ باللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ سمجھ دے۔ وھو الھادی الی سواء الطریق و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المأب۔

شب یکم صفر المظفر ۱۴۱۵ھ



۹۲/۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) زید وبکر کو یہ کہا گیا کہ چوک کے سامنے یعنی (امام باڑہ) میں فاتحہ درست نہیں ہے تو زید وبکر نے کہا کہ مولوی لوگ تو سب کچھ کو ناجائز ہی کہتے ہیں اور خود عمل ہی نہیں کرتے ہیں۔ یہ تعزیہ وغیرہ بھی چھوڑ دو۔ علمائے کرام کیوں نہیں فتویٰ لگا دیتے ہیں؟ اس دوران بات بڑھتی رہی یہاں تک کہ زید وبکر نے علمائے کرام کی شان میں گستاخیاں وگالی گلوج دینا شروع کر دیا، جب اس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا گیا کہ تم علمائے کرام کو گالی نہ دو ورنہ تمہاری زبان تراش لی جائے گی تو اس پر اور زیادہ نازیبا باتیں جس سے علمائے کرام کی بے حرمتی واضح ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ بعض علمائے کرام کی بدعملی کی بنیاد پر تمام علمائے کرام کو گالی دینا یا حقارت کی نظر سے دیکھنا جب کہ گالی دینے والا خود صوم وصلاۃ وشرع کا پابند نہیں۔

(۳) اس سے قبل زید کے لڑکی کی شادی ایک دیوبندی لڑکے سے ہوئی نکاح کے لئے یہاں کے علمائے کرام کو کہا گیا تو یہ لوگ تیار نہیں ہوئے اسی بنیاد پر زید نے علمائے کرام کو گالی دینا شروع کیا اور کچھ لوگ زید کی طرفداری و تائید کی تو زید کے بارے میں اور اس کے شرکاء کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں نیز اس کے یہاں علماء کو جانا اس کے فاتحہ ومیلاد و میت بھوج بھات میں شریک ہونا کیسا ہے؟ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: (مولوی) غلام جیلانی کھوکسی براہی، سیتامڑھی، (بہار)

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: ایام محرم الحرام خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایصال ثواب مندوب ومحمود ہے۔ فاتحہ شربت پر، یا شیرینی پر، یا شیر پر، یا مرغ پر، یا گوشت وروٹی، یا کھچڑے پر دلاؤ، یا جس پاک حلال طیب پر فاتحہ دلاؤ سب جائز ودرست وصحیح ہے عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کربلا صحیح صحیح بیان کرنا بھی جائز ہے۔ کہ ان واقعات میں صبر و تحمل رضا و تسلیم کا مکمل درس ہے اور پابندی احکام شریعت و اتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے مگر واقعات کربلا کے سلسلہ میں طرح طرح کے ڈھانچے بنانا، علم اور شدے نکالنا، ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجانا تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت کرانا اس پر ہار پھول مٹھائی، ناریل چڑھانا اس کے نزدیک منتیں ماننی اور اندر مصنوعی قبریں بنانے اور ان پر سبز و سرخ غلاف ڈالنا ان کے پاس یا چوک کے پاس یا امام باڑہ کے پاس شربت و مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلانا اور مصنوعی کربلا اور مصنوعی امام باڑہ میں اسے دفن کرنا اس کے پیک بننا اور کمر میں گھنگرو باندھنا وغیرہ وغیرہ سب واہیات و خرافات اور خلاف شرع ہے ان کا کرنا منع اور ناجائز ہے جن مولوی صاحب نے منع کیا اپنا فرض ادا کیا اس پر جس نے گالی دی وہ اپنی زبان اور عاقبت خراب کی۔ ایک مومن کو گالی دینا حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے: "سباب المسلم فسوق" رواہ البخاری: "سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ" رواہ الامام احمد مسلمان کو گالی دینے والا اس کے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ" جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: "جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں تو علمائے کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ حدیث میں ہے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لا یستخف بحقھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الا منافق" علماء کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا یستخف بحقھم الا منافق بین النفاق" ان کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا منافق رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقه" جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد۔ پھر اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے: "من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیه الکفر" منح الروض الازھر میں ہے: "الظاھر انه یکفر الخ" فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۱۴۰ اور اسی میں ج ۱۰، ص ۱۳۸ پر ہے: "عالم دین سنی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے اس کی تحقیر معاذ اللہ محمد رسول اللہ کی توہین ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی موجب لعنت الٰہی و عذاب الیم ہے۔ انتہی

حاصل یہ کہ اشخاص مذکورہ فی السوال اگر فی الواقع علماء کی شان میں گستاخی کی ہے مسائل شرعیہ سے اعراض و انکار کیا ہے اور ناجائز کو جائز سمجھا ہے اور بتانے پر بھی نہ مانا اور ہٹ سے کام لیا تو اول علماء سے معافی مانگے اور ناجائز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ناجائز تسلیم کرے اور اعلانیہ توبہ کرکے کلمہ اسلام پڑھے اور تجدید نکاح بھی کرے۔

(۲) حرام ہے حرام ہے اشد حرام ہے اس پر توبہ فرض ہے جب تک توبہ نہ کرے اس کا مسلمان بائیکاٹ کرے اس کا قدرے تذکرہ (۱) میں گذرا

(۳) لڑکی دیوبندی کو دینا غیر مسلم ہندو کو دینے سے بدرجہا بدتر ہے جس طرح کسی مسلمہ مومنہ کا نکاح نہ ہندو سے ہوسکتا ہے، نہ کسی سکھ عیسائی سے، نہ یہود و مجوس سے، نہ کسی کافر و مرتد سے اسی طرح اس کا نکاح نہ کسی رافضی وہابی سے، نہ کسی دیوبندی، قادیانی سے ہوسکتا ہے۔ جس سے ہوگا باطل ہوگا اور خالص زنا۔ العیاذ باللہ تعالی و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کذا فی العالمگیری و در المختار و احکام شریعت و الفتاویٰ الرضویہ جب تک وہ خالص توبہ نہ کرے مسلمان اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا سب ترک کریں۔ قال تعالیٰ: "و لا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین." و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب۔

جمعہ مبارکہ ۴/۲/۱۴۱۵ھ



بقیۃ السلف حامی سنت ماحی کفر و ضلالت منبع علم و حکمت جامع معقولات و منقولات پیر طریقت شیر نیپال استاذ العلماء حضرۃ العلام مولانا مفتی محمد جیش صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ و فیوضکم دائما۔

بعد آداب و تسلیمات!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خنزیر کے بال کے بارے میں علماء جمہور کا کیا اختلاف ہے نجس العین ہے کہ نہیں؟

المستفتی: محمد کوثر علی برکاتی

مدرس مدرسہ اصلاح المسلمین، پنچ ناتھ پور، رائے پور، مدھیہ پردیش

۹۲/۷/۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: خنزیر نجس العین ہے جمہور علمائے دین وفقہائے کاملین ومجتہدین ومحدثین سب بالاجماع وبالاتفاق فرماتے ہیں کہ اس کے گوشت و پوست کھال و بال بلکہ اس کا ہر جزء بدن ایسا نجس و ناپاک ہے کہ اصلاً طہارت کی صلاحیت نہیں رکھتا و باغت بھی اس کی مزیل نجاست نہیں ہوسکتی۔ ہاں اس کے بال میں صرف اور صرف امام محمد رحمۃ اللہ اختلاف رکھتے ہیں کمافی المجمع۔ عمدۃ الرعایۃ میں ہے: "انه نجس العين بجميع اجزائه فلاتزيل الدباغة لنجاسة العينية" اور مجمع الانہر ج ۱، ص ۳۲ پر ہے: "اذ هو بجميع اجزائه نجس العين خلافاً لمحمد فى شعره" والله تعالىٰ اعلم بالصواب۔

یوم الاربعاء، ماہ فاخر ربیع الآخر ۹/۴/۱۴۱۳ھ

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

السوال الاول: گاؤں میں آپسی اتفاق نہیں ہے اس وجہ سے لوگ دوفریق میں بٹے ہوئے ہیں اور دونوں فریق سنی صحیح العقیدہ ہے ایک جاہل نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک عالم دین سے تنازع کیا جو تنازع بے بنیاد تھا جبراً عالم دین کی بے عزتی کی اور دست درازی بھی کیا اور ساتھ ہی گندی گالیاں بھی دیں اور فریق اول کی چند عورتیں بھی گندی گالیاں دیں اور ایسی گالیاں دی جواز روئے شرع منع ہے۔ جانتی بھی تھی لیکن اس کے باوجود بھی بول دیں کہ تمہاری داڑھی میں بدتر جانور باندھوں گی اور اسی عورت کے برادر صغیر و کبیر نے ایک عالم دین اور نمازی کی داڑھی کو مشت سے پکڑ کر اکھاڑ لیا اور اس نے کہا کہ کل میں تمہاری داڑھی میں پٹرول ڈال کر آگ لگادونگا۔ معاذ اللہ! تمہاری داڑھی کو بتر جانور کے خون سے رنگ دوں گا اور اسی عورت کے برادر صغیر و کبیر ہے جس کا نام شیخ بدر الحق عرف لڈو وصدر الحق ابن پھول کو لوگوں نے بہت سمجھایا لیکن اس کے باوجود بھی وہی الفاظ بولتا رہا۔

السوال الثانی: ایک مسلمان موذن کی آذان سن کر بولتا ہے کہ مجھ کو اذان سے نفرت ہوتی ہے تو ایسے مسلمان پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے اس کے ساتھ کیا رویہ کیا جائے؟

السوال الثالث: اور اسی گاؤں میں ایک آدمی ہے جس کا نام غنی محمد ہے اس نے چند عالم، ان کے بارے میں زبان درازی کیا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی بولا یہ سب عالم دین طالب علم کے ساتھ لواطت کرتا ہے۔ اور اسی شخص نے مدرسہ ہذا میں صدقہ جاریہ کے طور پر کچھ لکڑیاں دیا جب دونوں فریق میں تنازع ہوا تو اس نے بولا کی مدرسہ توڑ کر ہماری لکڑیاں دے دو یہیں تک نہیں بلکہ لوگوں نے بہت اس کو سمجھایا مگر نہیں مانا تو لوگوں نے کہا مسجد بھی توڑو گے تو اس نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برجستہ جواب دیا کہ میں اپنے حصہ کی اینٹ کھینچ لوں گا۔

السوال الرابع: نور محمد نام کا ایک آدمی ہے جو پہلے سے بھی شادی شدہ ہے لیکن اس کے باوجود اس نے ایک کافرہ عورت سے شادی کرلی جو عورت بعد میں مسلمہ ہوگئی لیکن کچھ سالوں کے بعد اس نے اسی عورت کی حقیقی بہن کو اپنے گھر لے آیا اب وہ دونوں کے ساتھ اپنی زندگی گذار رہا ہے۔ اہل علم لوگوں نے منع کیا یہ سب حرام ہے تو اس نے جواب دیا حرام کیا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے؟

السوال الخامس: اور اسی گھر کی چند عورتیں عالم دین کی بدتر جانور دڑھیہ بولی اور کسی کے لحاظ کئے بغیر بولی کہ میں اپنے ناف کے نیچے کا بال اکھاڑ کر تمہاری داڑھی میں لگادوں گی۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں بالتفصیل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں از روئے شرع ان کے یہاں شادی بیاہ میلاد خوانی وغیرہ کرنا کیسا ہے؟ اور باہر سے ان کے یہاں عالم آتے ہیں میلاد خوانی وغیرہ کے لئے تو اس پر کیا حکم ہے سلام وکلام ایسے شخص سے کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: جملہ مسلمان بالکنگا ہریون، وارڈ-۸، سرلاہی، نیپال

۲۸ر محرم الحرام ۱۴۲۳ھ/۱۲/۴/۲۰۰۲

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: العياذ بالله! عالم دین کی تحقیران کو گالی دینا، ان کو برا کہنا، ان کے ساتھ بدتمیزی، ان کو دکھ دینا، اذیت پہنچانا، مارنا پیٹنا، ظلم کرنا، ذلیل کرنا، چھوٹے کلمہ سے یاد کرنا سخت حرام سخت گناہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اشد کبیرہ ہے۔ موجب لعنت الٰہی و عذاب الیم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ثلثة لا یستخف بحقهم الا منافق بین النفاق ذو الشیبة فی السلام و ذو العلم و الامام المقسط" تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا دوسرا علم والا، تیسرا بادشاہ اسلام عادل، رواہ ابو الشیخ فی کتاب التوبیخ عن جابر بن عبد اللہ. جو خود نہایت برا اور بدتر ہوگا وہی ہر ایک کو برا کہے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لیس المؤمن بالطعان و اللعان ولا الفاحش ولا البذی" مسلمان نہیں ہے ہر ایک پر منہ آنے والا اور نہ بکثرت لوگوں پر لعنت کرنے والا اور نہ بے حیائی کے کام کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا۔" رواہ الائمة احمد و البخاری و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه. ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لا یبغی علی الناس الا ولد بغی و الا من فیه عرق منه" لوگوں پر ظلم و تعدی نہ کرے گا مگر حرامی یا وہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند حسن" عالم کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرع گالی دینا حرام قطعی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "سباب المسلم فسوق" مسلمان کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔" رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجه و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه. اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "سباب المسلم کا المشرف علی الهلكة" مسلمان کو گالی دینے والا اس کی مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ رواہ الامام احمد و البزاز عن عبد الله ابن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما بسند جید اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ليس من امتي من لم يعرف لعالمنا حقه" جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد و الحاکم و الطبرانی فی الكبير عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالیٰ عنه. عالم دین جو متدین سنی صحیح العقیدہ ہو اس کی شان عام مومنین سے بہت بلند ہے بہت عظیم ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عالم دین عام مومنین سے سات سو درجے بلند ہیں اور ہر درجے کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے۔ فی الفتاویٰ الخیریہ: "لنفع البشرية قد قال ابن عباس رضي الله تعالیٰ عنهما للعلماء درجات فوق المؤمنين سبع مائة درجة ما بين كل درجتين مسيرة خمس مائة عام و هذا مجمع عليه و كتب العلم طافحة بتقدم العالم علما القرشي و لم يفرق سبحانه و تعالیٰ بين القرشي وغيره في قوله تعالیٰ هل يستوى الذين يعلمون و الذين لايعلمون" ملتقطاً من الفتاوىٰ الرضوية

اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۱۴۰ پر فرماتے ہیں

پھر اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنے کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے، گالی دیتا، تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر، منح الروض الازهر میں ہے: "الظاهر انه یکفر الخ" داڑھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی سنت دائمی اور اہل اسلام کے شعائر سے ہے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحیة" (الحدایث رواه مسلم)

اعلیٰحضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۰ پر فرماتے ہیں: "اگر داڑھی چھوڑنے یا نیچی رکھنے کی تحقیر اور ان لوگوں سے کہ ایسا کرتے ہیں استہزا اور انہیں تشبیہات و تمثیلات قبیحہ سے یاد کرے گا تو قطعاً کافر ہے کہ یہ سنن متواترہ سے ہے اور اس کی سنیت قطعی الثبوت ایسی سنت کی توہین و تحقیر اور اس کے اتباع پر استہزا بالاجماع کفر۔ کما هو مصرح فی الکتب الفقهیة و الکلامیة. عورت اس کی نکاح سے نکل جائے گی اور بعد اس کے جو بچے ہوں گے اولاد حرام ہوں گے۔ اہل اسلام کو اس سے معاملۂ کفار برتنا لازم بعد مرگ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اور مقابر مسلمین میں دفن نہ کریں بلکہ جہاں تک ممکن اس جنازے ناپاک کی تذلیل کریں کہ اس نے ایسے عزت والے پیغمبر افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو ذلیل سمجھا۔ العیاذ باللہ! و الله نسئل حسن الخواتم و العلم بالحق عند ربی ان ربی خبیر علیم.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقول: اشخاص مذکورہ کا حکم وہی ہے جو فتاویٰ بالا میں مذکور ہوا مرد و عورت پر فرض ہے کہ توبہ کرے معافی مانگے تجدید ایمان و اسلام کرے پکا وعدہ کرے کہ آئندہ اس قسم کے ہفوات و بکواس و کفریات سے پرہیز کرتے رہیں گے۔ ورنہ سارے مسلمان مل کر ان کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں۔ اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، بات کرنا، اس سے برادری کرنی بیمار پڑے تو عیادت کرنی، مرے تو جنازہ میں شرکت سب ترک کریں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ! و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب منہ ہدایۃ من الضلالۃ۔

(۲) اذان قرآن و احادیث سے ثابت ہے شعائر اسلام سے اعلیٰ درجہ پر ہے خدا اور رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلوب و محبوب مؤذن کو اذان کے طفیل جنت کی بشارت اور روز قیامت مسرت سے گردن لمبی، سر اونچا اس خبیث طبیعت کو نفرت العیاذ باللہ! و لاحول و لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

شخص مذکور توبہ کرکے تجدید اسلام کرے بیوی رکھتا ہے تو از سر نو نکاح کرے ورنہ مسلمان ایسے انسان سے سلام و کلام نشست و برخاست ہرگز نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و باللہ التوفیق

(۳) مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۰ میں ہے: "عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء رواہ البخاری"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرکے اپنا صدقہ پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واپس لینے والا اس کتا کے مثل ہے کہ قی کرکے پھر قی کو چاٹ لے ایسی بری مثال ہم مسلمانوں کو لائق نہیں۔ العیاذ باللہ!

عالم کو بدنام کرنے، اس پر افتراء کرنے کا حکم بہت سخت ہے حرام ہے، اشد حرام ہے، توبہ لازم۔ سوال-۱ کے جواب میں ایسوں کے باب میں احادیث ذکر کردی گئیں ہیں۔ واللہ الهادی وهو الموفق و اللہ اعلم بالصواب.

(۴) جمع بین الاختین حرام ہے اور جائز سمجھے تو کافر، عالم دین کے جواب میں اس کی بولی کفر کی بولی ہے۔ تجدید اسلام ضروری ہے۔

(۵) اس کا حکم وہی ہے جو پہلے سوال کے جواب میں گذرا ان سب پر توبہ تجدید اسلام فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) زید کے لڑکے کی طبیعت سخت خراب ہوئی تھی اس پر زید کی والدہ اپنی زبان سے بولی کہ "اے مہارانی جی! ہمارے بچے کی طبیعت صحیح ہو جائے گی تو جو آپ کا چڑھونا ہوگا میں دوں گی" اس بات کو کچھ مدت گذر چکی۔ لڑکا کی طبیعت ٹھیک ہونے پر زید کی ماں اپنے بہو سے عرض کرتی ہے کہ جو چڑھونا مہارانی جی کا ہے وہ دے دو اس پر زید کی بیوی نے اپنے ہاتھ سے پاٹھی خرید کر غیر مسلم کے ہاتھ سے اپنے آنگن میں چڑھوائی اس وقت زید اپنے گھر پر موجود نہیں ہے۔ از روئے شریعت قرآن وحدیث کی روشنی میں صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) زید کی بیوی ڈائن ہے اور اپنے آنگن میں چار رات لگاتار دھامی کو بلا کر جھال مردنگ بولا کر کبوتر چڑھایا اس کے اوپر از روئے شریعت کیا حکم صادر ہے؟

(۳) زید کا لڑکا مرا ہوا خصی کو گوشت بنا کر خود کھایا اور دوسرے لوگوں کے ہاتھ فروخت کیا اس کے اوپر کیا حکم صادر ہے؟

(۴) وہی زید کا لڑکا اپنے گاؤں میں کسی آدمی کا زندہ خصی ذبح کیا وہ گوشت گاؤں کے امیر غریب سب لوگ کھائے اس کے اوپر کیا حکم صادر ہے؟

ہمیں قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: نذیر احمد رضوی، پیش امام ہنسپور ملہنیا، انچل جنکپور، ضلع دھنوشا (نیپال)

۲۶/۶/۱۴۱۹ھ یکشنبہ مطابق ۱۸/۱۰/۱۹۹۸ء

الجواب بعون الملک الوھاب: (۱) زید کی والدہ اور اس کی بہو دونوں سخت گنہگار مستوجب قہر قہار مستحق عذاب نار خط کشیدہ جملہ قبیحہ شدیدہ شنیعہ کفریہ بول کر دائرہ اسلام و ایمان سے باہر ہوگئی اور اس کی بہو اس کے مطابق عمل کرکے خارج از اسلام و ایمان ہوئی بلکہ اس کفر سے جو راضی ہوئے ان سب پر توبہ و تجدید ایمان اور شادی شدہ کے لئے تجدید نکاح بھی واجب و لازم و فرض زید کو علم ان کفریات کا ہوا اور رضا دیکھایا تو وہ اپنی ماں اور بیوی کی طرح اسلام سے باہر۔ و لاحول و لاقوہ الا باللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ معاذ اللہ منہا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم. اللھم انی اعوذبك من همزات الشیطین و اعوذ بك رب ان یحضرون.

غرض حرام سے دھامی کو بلانا حرام، باجا بجوانا حرام، جادو حرام اور اگر مشتمل بر کفر ہو تو کفر، بت پر چڑھانا کفر اور مرتکب و مرتکبہ کافر و کافرہ، توبہ و تجدید ایمان و نکاح فرض۔ معاذ اللہ رب العلمین.

(۳) دانستہ جو بھی کھایا حرام اور مردار کھایا، مرے جانور کا گوشت کھانا سور کھانے کے برابر ہے۔ استغفر اللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ اور جائز سمجھ کر کھایا تو کافر۔

معاذ اللہ، معاذ اللہ، معاذ اللہ اور جو نادانستہ کھایا گناہ سے بچا مگر کھایا حرام اور سب کا وبال اسی کھلانے والے پر۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ

(۴) اگر زید کا بیٹا فعل مذکور کو حلال سمجھا تو یہ بھی کافر اور اس کا ذبیحہ مردار نجس پاخانہ، پیشاب سے بدتر تو جو کھایا نجس و ناپاک و مردار کھایا۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ جب تک توبہ صحیحہ زید کی والدہ اور اس کی بہو اور اس کا لڑکا نہ کرے ان سب کا سب مسلمان مل کر مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، سلام و کلام، طعام قیام ترک کردیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

۲۸/۶/۱۴۱۹ھ

☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشرف ملاحظہ عالی جناب مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ سرزمین اوبرا میں انتظامیہ کمیٹی زیر اہتمام مسجد، اسکول، مدرسہ، عیدگاہ، قبرستان نیز امام باڑا ہے جس کی نگرانی کمیٹی کے پندرہ ممبران کرتے ہیں رمضان المبارک کے مہینہ میں جامع مسجد میں تراویح ہوتی ہے گزشتہ کئی سالوں سے مسجد میں تراویح شروع ہونے سے چند منٹ قبل انتظامیہ کمیٹی کے نمائندے کھڑے ہوکر صف بصف گھوم گھوم کر یہ صدا لگاتے ہیں کہ جو حضرات امام صاحب کا نذرانہ لائے ہوں اسے جمع کردیں یہ سلسلہ ۲۷ رمضان المبارک تک جاری رہتا ہے الوداع جمعہ کے دن کثیر تعداد میں قصبہ اور دیہات کے مسلمان نماز ادا کرنے آتے ہیں اس دن کئی ٹولیاں جھولی لے کر صف بصف اعلان کرتے ہیں کہ امام صاحب کے لئے نذرانہ دیجئے ختم کلام پاک کے دن مسجد کے اندر بذریعہ مائک یہ اعلان ہوتا ہے کہ فلاں فلاں صاحب امام صاحب کے لئے اتنی رقم اور اتنے جوڑے کپڑے نذرانہ عطا کئے ہیں یہ سلسلہ مسجد میں کافی دیر تک رہتا ہے آخر میں ٹوٹل رقم مع کپڑے کے بذریعہ انتظامیہ کمیٹی اعلان کرتے ہوئے امام صاحب کے دست مبارک پر عطا کردیا جاتا ہے۔ بعدہ امام صاحب کھڑے ہوکر مائک سے عوام اور انتظامیہ کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور لوگوں سے مصافحہ و معانقہ کرتے ہیں۔

(۱) تراویح پڑھانے کا نذرانہ جائز ہے، یا ناجائز، یا حرام ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) ایسے امام کے پیچھے نماز یا تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے امام کے پیچھے نماز یا تراویح ہوگی یا نہیں؟

(۳) کوئی مسلمان امام کے پیچھے تراویح پڑھنے کے عوض میں نذرانہ دیتا ہے یا بذریعہ جھولی مسجد میں نذرانہ اکٹھا کرتا ہے اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ قرآن پاک، حدیث شریف اور مسلک اہل سنت و جماعت و بزرگان دین کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے مدلل جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں آپ کا بڑا کرم ہوگا۔

خدا حافظ، فقط والسلام

ایم۔اے۔صدیقی رفاقتی اشرفی

مورخہ ۱۱/۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: استفتاء میں مذکورہ صورتیں ناروا ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم، ص ۱۵۹ ہے: ''اصل یہ ہے کہ طاعت و عبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیم قرآن عظیم و علوم دین و اذان و امامت وغیرہا معدود چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متاخرین نے بناچاری و مجبوری بنظر حال زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے اور تلاوت قرآن عظیم بغرض ایصال ثواب و ذکر شریف میلاد پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور منجملہ عبادات و طاعت ہیں تو ان پر اجارہ ضرور حرام و محذور کما حققه السید المحقق محمد بن عابدین الشامی فی رد المحتار علی الدر المختار و له رحمه الله تعالیٰ رسالة) مستقلة فی تحقق المسئلة سماها شفاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العليل و بل الغليل فی حکم الوصیة بالختمات و التهالیل" قال و اطلع علیها محشی هذا الکتاب (یعنی الدر) فقیه عصره و وحید دهره السید احمد الطحطاوی مفتی مصر سابقا فکتب علیها و اثنی الثناء الجمیل فالله یجزیه الاجر الجزیل و کتب علیها غیره من فقهاء العصر قلت و قد تشرف الفقیر بمطالعتها فوجدته بحمد الله تعالیٰ کفی و شفی و صفا و وفی فرحمنا الله و ایاه و المسلمین بعباده الذین اصطفی آمین.

اور اجارہ جس طرح صریح عقد زبان سے ہوتا ہے، عرفاً شرط معروف و معہود سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا وہ سمجھ رہے ہیں کہ کچھ ملے گا انھوں نے اس طور پر پڑھا انھوں نے اس نیت سے پڑھوایا اجارہ ہو گیا اور اب دو وجہ سے حرام ہوا۔ ایک تو طاعت پر اجارہ یہ خود حرام دوسرے اجرت اگر عرفاً معین نہیں تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسدہ، دوسرا حرام۔ "ای ان الاجارة باطلة و علی فرض الانعقاد فاسدة فللتحریم وجهان متعاقبان و ذلك لما نصوا قاطبة ان المعهود عرفاً کالمشروط لفظاً" پس اگر قرارداد کچھ نہ ہو نہ وہاں لین دین معہود ہوتا ہو تو بعد کو بطور صلہ و حسن سلوک کچھ دے دینا جائز بلکہ حسن ہوتا۔ "هل جزاء الاحسان الا الاحسان. و الله یحب المحسنین" مگر جب کہ اس طریقہ کا وہاں عام رواج ہے تو صورت ثانیہ میں داخل ہو کر حرام محض ہے اب اس کے حلال ہونے کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبل قرأت پڑھنے والے صراحتہ کہہ دے کہ ہم کچھ نہ لیں گے پڑھوانے والے صاف انکار کردے کہ تمہیں کچھ نہ دیا جائے گا اس شرط کے بعد وہ پڑھیں اور پھر پڑھوانے والے بطور صلہ جو چاہیں دیدیں یہ لینا دینا حلال ہوگا۔ "لانتفاء الاجارة بوجهيها اما اللفظ فظاهر و اما العرف فلانهم نصوا على نفيها و الصريح يفوق الدلالة فلم يعارضه العرف المعهود كما نص عليه الامام فقيه النفس قاضيخان رحمه الله تعالىٰ فى الخانية وغيره فى غيرها من السادة الربانية" دوم پڑھوانے والے پڑھنے والوں سے بہ تعیین وقت و اجرت ان سے مطلق کار خدمت پر پڑھنے والوں کو اجارے میں لے لیں۔ مثلاً یہ ان سے کہیں ہم نے کل صبح سات بجے سے بارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ کے اپنے کام کاج کے لئے اجارہ میں لیا وہ کہیں ہم نے قبول کیا اب یہ پڑھنے والے اتنے گھنٹوں کے لئے ان کے نوکر ہوگئے وہ جو کام چاہیں لیں اس اجارہ کے بعد وہ ان سے کہیں اتنے پارے کلام اللہ شریف کے پڑھ کر ثواب فلاں فلاں کو بخش دو یا مجلس میلاد مبارک پڑھ دو یہ جائز ہوگا اور لینا دینا حلال۔ لان الاجارة وقعت على منافع ابدانهم لا على الطاعات و العبادات و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم.

اسی میں ج ۸، ص ۱۶۳ پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

"فی الواقع اخذ اجرت بر تعلیم قرآن عظیم و دیگر علوم و اذان و امامت جائز ست على ما افتىٰ به الائمة المتأخرين نظراً الى الزمان حفظاً على شعائر الدين و الايمان و بر بقیہ طاعات مثل زیارت قبور و سیپارہ خوانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برائے اموات وقرأت میلاد پاک سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات و التحیات براصل منع باقی است والمعہود عرفا کالمشروط لفظا پس اگر قرارداد اجرت کنند یا بحسب عرف معلوم باشد ایناں برائے گرفتن می خوانند وآناں برائے خواندن می دہند اگر ایناں نہ خوانند آناں نہ دہند واگر آناں نہ دہند ایناں نہ خوانند گرفتن ودادن ہر دو روا نیست للا خذ والمعطی آثمان اگر نہ چناں باشد بلکہ ایناں لوجہ اللہ تعالیٰ می خوانند در ویچ چیز بدل بہ دل ہم نہ خواہند تا آنکہ اگر یقیناً دانند کہ چیزے نیابند نیز بخوانند آنگاہ بے قرار داد لفظی وعرفی چیزے خدمت ایشان کردہ شود مضائقہ نیست ہمچناں در جائے کہ گرفتن ودادن معہود بہ عرف شدہ است اگر خواندگان پیش از خوادن صراحۃ شرط کنند کہ ما راہیچ نہ دہند بعدہ دہندگان خدمت از پیش خویش کنند نیز رواست لان الصریح یفوق الدلالۃ کما فی الفتاویٰ امام قاضیخان واگر خواہند کہ شرط کنند وحلال باشد صورتش آنست کہ حافظان وقاریان را برائے وقت معین مثلاً روز فلانے از ہفتہ ساعت صبح تادہ ساعت برائے کار وخدمت خویش بر اجرت معینہ ہرچہ برآن تراضی طرفین شود اجیر کنند بر قدر آن ساعات ایناں نوکر شدند وتسلیم نفس بر ایناں واجب شد مستجراں را می رسد کہ ہر خدمت کہ خواہند فرمایند از انجملہ کہ میلاد مبارک بخوانند یا قرآن عظیم خواندہ ثواب بفلاں مسلمان رسانند ایں روا باشد ودادن واجب وگرفتن حلال زیرا کہ حالا اجارہ بر منافع نفس ایناں واقع شد نہ بر طاعات. واللہ تعالیٰ اعلم انتہی۔

اور بہار شریعت حصہ چہارم، ص ۳۵ پر ہے، صدر الشریعہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"آج کل اکثر رواج ہوگیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا یہ بھی ناجائز ہے کہ المعروف کالمشروط ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لونگا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو حرج نہیں۔

الصریح یفوق الدلاله. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۲) ایسے امام کے پیچھے نماز ممنوع پڑھ لیا تو واجب الاعادہ۔

(۳) ناجائز وحرام۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

۹۲/۷۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں:

(۱) زید نے اپنی سالی کے ساتھ زنا کیا زید کا نکاح ٹوٹ گیا یا باقی رہا؟

(۲) بکر نے اپنے لڑکے کا عقیقہ کیا اور خصی اس کے نام سے ذبح کیا اس کا گوشت ماں باپ کھا سکتے ہیں کہ نہیں؟

(۳) زید نے ہندہ کے ساتھ شادی کیا ہندہ چند دن اپنے شوہر زید کے ساتھ رہی اور اپنے شوہر زید کو چھوڑ کر بکر کے پاس چلی گئی بغیر طلاق لئے ہوئے اور بکر کے پاس رہنے لگی اسے ایک بچہ بھی پیدا ہوا، پیدا ہوتے ہی وہ بچہ انتقال کر گیا ہندہ بکر کو چھوڑ کر پھر سے زید کے پاس آ گئی اور زید نے بھی رکھ لیا ایسی صورت میں ہندہ اور زید کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اس کے ہاتھ کا کھانا وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بحوالہ کتب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدلل مفصل جواب سے سرفراز فرمائیں۔ بینوا توجروا.
المستفتی: محمد شفیق اللہ رضا رضوی

متعلم مدرسہ جامعہ اسلامیہ غریب نواز، راجراج، ضلع سپتری، نیپال

۹۲/۷/۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: (۱) زنا بہرحال حرام قطعی ہے خواہ کسی سے ہو یہ شخص لائق سنگسار و مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ فرض ہے مگر باوجود اس کے سالی کے ساتھ زنا کرنے سے نکاح باطل نہ ہوگا زوجہ مطلقہ نہ ہوگی۔ فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۱۰ میں ہے، درمختار میں ہے: "فی الخلاصة وطی اخت امرأته لاتحرم علیه امرأته"

(۲) کھاسکتے ہیں فتاویٰ رضویہ حصہ ہشتم ص ۵۴۱ پر ہے: ''والدین کھاسکتے ہیں اس کی ممانعت جو مشہور ہے صحیح نہیں'' اسی میں ص ۵۴۲ پر ہے: ''عقیقہ کا گوشت آباء واجداد بھی کھاسکتے ہیں۔'' اسی میں ص ۵۴۴ پر ہے: "کلوا وتصدقوا و ائتجروا" عقود الدریة میں ہے: "احکامها احکام الاضحیة" اسی میں ہے: "ان العقیقة کالاضحیة فی جمیع الشرائط والاحکام"

(۳) ہندہ کا اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے مرد کے پاس جانا حرام اس دوسرے کے پاس رہنا حرام وہ مستحق قہر قہار و عذاب نار اور سنگساری کی سزاوار۔ العیاذ باللہ! لیکن بایں ہمہ اپنے شوہر کے پاس آ گئی جو اس پر فرض تھا اور سابقہ گناہوں پر نادم ہے تو اس کے ہاتھوں سے کھانے میں حرج نہیں۔ واللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۳؍محرم الحرام ۱۴۲۰ھ



محترم جناب شیخ طریقت رہنمائے ملت قاضی شریعت الحاج حضور مفتی اعظم نیپال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید صرف ایک ہی بیوی رکھتا ہے جس کا نام ہندہ ہے زید اور ہندہ اکیس اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۵ گتے بھادو ۲۰۵۹ سال بروز بدھ اپنے ہی گھر میں لڑائی جھگڑا اور مار پیٹ کر رہے تھے عمرو پہلے سے وہاں موجود تھا اور دونوں کو جھگڑے سے الگ کر رہا تھا کہ کچھ وقفہ کے بعد بکر وہاں پہنچا وہ بھی جھگڑا چھڑانے میں مشغول ہوگئے کہ چند منٹ کے بعد خالد اس گھر کے دروازہ کے سامنے آ پہنچا انھوں نے بھی دیکھا کہ زید و ہندہ ایک دوسرے کو مار پیٹ کر رہے تھے عمرو بکر ہندہ کو پکڑ کر گھر سے باہر بھیج دیا تاکہ لڑائی جھگڑا ختم ہوجائے ہندہ روتی ہوئی گھر سے باہر چلی گئی زید غصہ میں آ کر اسی وقت اپنی زبان سے تین بار طلاق کا لفظ اس طرح استعمال کیا جا میں نے تم کو ایک طلاق دیا، دو طلاق دیا، تین طلاق دیا۔ لیکن ''جا'' کا لفظ صرف ایک بار بولا اس وقت ہندہ وہاں موجود نہ تھی اور ہندہ کا نام بھی نہ لیا لیکن ہندہ کہتی ہے کہ میں نے بھی دو طلاق سنی ہے اور تینوں گواہ عمرو بکر و خالد تین طلاق کی شرعی گواہ ہیں ان تمام باتوں کا جائزہ لینے کے لئے ۲۴؍ اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۸ گتے بھادو ۲۰۵۹ سال بروز سنیچر پنچائت بیٹھی زید سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں نے سوال کیا تو اس کے جواب میں زید نے کہا ہاں میں مذکورہ بالا الفاظ بولا ہوں۔ لیکن اس وقت میری بیوی سامنے موجود نہ تھی اور اس کا نام بھی نہیں لیا میں نے کس کو طلاق دیا کسی کو کیا پتا میں ڈرانے دھمکانے کے لئے لفظ طلاق استعمال کیا ہے۔ اور ہندہ حاملہ ہے۔ لہٰذا ان صورتوں میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو اقسام ثلثہ میں سے کونسی ہوئی اور اس کی عدت کیا ہے؟ پھر دوبارہ نکاح کی کیا صورت ہے؟ حضور والا سے گذارش ہے کہ مع حوالہ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: ڈھولاگری مسلم سوا کمیٹی باگلونگ ۴، ڈھولاگری (نیپال) درتا ۰۵۹/۴۲۱

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں ہندہ تین طلاقوں کے ساتھ مطلقہ ہوگئی اور اپنے شوہر زید پر بحرمت غلیظہ حرام اب نہ اس کا شوہر زید رجعت کرسکتا ہے اور نہ بلا حلالہ نکاح۔ قرآن شریف پارہ دوم رکوع ۱۳ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" یعنی جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے لے تو اب تین طلاق دینے والے پر اس کی بیوی حلال نہیں جب تک حلالہ نہ ہولے یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح وصحبت ہو کر طلاق ہو پھر عدت گزرے تب ہندہ زید کے لئے حلال ہوسکتی ہے۔ خزائن العرفان میں اس آیہ کریمہ کے تحت صدر الا فاضل فرماتے ہیں: "تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہوجاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہوسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک حلالہ نہ ہو۔ یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزرے" انتہی۔ بخاری شریف ج ۲، ص ۷۹۱ میں ہے: "عن عائشة ان رجلا طلق امرأته ثلاثاً فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتحل للاول قال لاحتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول." یعنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس عورت نے بعد عدت کسی دوسرے سے نکاح کیا پھر اس دوسرے نے بھی طلاق دے دی تو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی بارگاہ میں مسئلہ دریافت کیا گیا کہ اب وہ عورت شوہر اول کے لئے کیا حلال ہوگئی؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہ ہوگی جب تک اس کا دوسرا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جیسا کہ اول نے صحبت کی تھی۔

ان بالا بیان سے آیت قرآن اور حدیث رسول رحمان سے واضح کہ تین طلاقوں کے بعد عورت بے حلالہ حلال نہیں۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اول ہندہ عدت گذارے اس کی عدت وضع حمل ہے۔ کہ بچہ جننے پر عدت ختم ہوجائے گی اس کے بعد ہندہ کسی دوسرے سے جو اس کے برابر کا ہو نکاح صحیح کرے یہ دوسرا ہمبستری کے بعد طلاق دے پھر ہندہ عدت گذارے حائضہ ہو تو تین حیض کامل گزارے اور حاملہ ہوجائے تو وضع حمل یعنی بچہ جننے تک عدت کی مدت پوری کرے پھر اول شوہر زید سے نکاح ہوسکتا ہے۔ بے اس کے کسی طرح زید کے لئے جائز نہیں۔ طلاق غصہ میں بھی ہوجاتی ہے۔ اور حالت حمل میں بھی اور طلاق صریح بلانیت کے بھی واقع ہوجاتی ہے اور دل لگی اور مزاح میں بھی ہوجاتی ہے۔ عورت طلاق کا لفظ سنے یا نہ سنے شوہر طلاق دے گا طلاق ہوجائے گی۔ چاہے تنہا دے کوئی دوسرا طلاق کا لفظ سننے کو موجود ہو یا نہ ہو۔ بہر صورت طلاق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینے پر طلاق ہو جائے گی۔ ہاں غصہ حد جنون تک پہنچ جائے عقل اس سے زائل ہو جائے خبر نہ رہے کیا کہتا ہوں زبان سے کیا نکلتا ہے تو ایسی حالت کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ مگر اس وقت حالت جنوں میں تھا گواہان عادل شرعی سے ثابت ہو، یا معلوم ومشہور کہ جب اسے غصہ آتا ہے عقل سے باہر ہو جاتا ہے زید قسم کھا کر بیان دے کہ اس وقت میں عقل سے بالکل خالی تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہتا ہوں میرے منہ سے کیا نکلتا ہے۔ تو قبول کرلیں گے حکم طلاق نہ دیں گے اگر جھوٹا حلف کرے گا وبال اس پر ہے۔ والمسئلة في الفتاویٰ الرضوية وغيرها. و الله تعالیٰ اعلم بالصواب.

۱۴۲۳/۹/۱۷ھ



کیا فرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک مسجد شریف جو تقریباً اسّی نوے سالوں قبل بنائی گئی تھی اور بحیثیت مسجد ہی آباد رہی باضابطہ اس میں پنجگانہ نمازیں ادا ہوتی رہیں اس کے بعد دریا کا آنا ہوا اور مسجد کا پورا حصہ بلکہ اس سے بھی زیادہ دریا میں چلا گیا کچھ دنوں بعد دریا اپنا رخ دوسری طرف کر لیا۔ اور تقریباً دس پندرہ سالوں سے پھر اس مسجد کے آس پاس لوگ آباد ہونا شروع کر دیئے۔ ہاں اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اس پاک جگہ کو پاک ہی رکھا جائے اور اس پر پھر سے مسجد کی تعمیر کی جائے لیکن چند اشخاص کا کہنا ہے کہ وہاں مکتب بنایا جائے۔ یہ قرآن وحدیث اور فقہ حنفیہ کی روشنی میں شرعاً ہمیں فیصلہ دیا جائے کہ اس جگہ مذکور پر مسجد بنے یا مکتب؟ عین نوازش ہوگی۔ فقط

محمد معین الدین، موتیگیر پرسا، نیپال، وارڈ نمبر ۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: جو حصۂ زمین ایک بار مسجد ہوگیا قیامت تک مسجد ہی رہے گا اس کو کسی دوسرے تصرف میں لانا حرام، اس میں نہ مکتب بنا سکتے نہ مدرسہ نہ عیدگاہ نہ جنازہ گاہ نہ قبرستان نہ مکان، نہ دوکان، نہ گزرگاہ، نہ چراگاہ۔ في شرح الجامع الصغير للتمرتاشي: "لا يجوز تعليم الصبيان القرآن في المسجد للمروى جنبوا مجانينكم و صبيانكم مساجدكم انتهى." مسلمانوں پر تاحد قدرت اسے مسجد باقی رکھنا فرض قطعی ہے جو اس میں کوتاہی کرے گا سخت عذاب الٰہی کا مستحق ہوگا۔ "قال الله تعالیٰ: "و من اظلم ممن منع مسٰجد الله ان يذكر فيها اسمه و سعى في خرابها اولئك ماكان لهم ان يدخلوها الا خائفين ط لهم في الدنيا خزي و لهم في الآخرة عذاب عظيم." اس آیت کریمہ کے تحت خزائن العرفان میں صدر الافاضل علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: "جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کردے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے اسی میں اسی کے تحت ہے مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی۔" (پ۱، ع۱۴) قال تعالیٰ: "و ان المسٰجد لله" اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں یعنی وہ جگہیں جو نماز کے لئے بنائیں گئیں اللہ کی ہیں، مسجد میں بعد تمامی مسجدیت کسی تبدیل کی متحمل نہیں واجب ہے کہ اسے مسجد ہی رکھیں اور مؤمنوں پر اس کا آباد کرنا فرض ہے۔ اس کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں بنانا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا، اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔ مسجدیں عبادت کے لئے بنائی گئیں ہیں ان میں عبادت اصل ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد ششم، ص ۴۲۱ پر ہے:

"لایجوز تغییر الوقف عن هیأته" اس عبارت سے پہلے فرماتے ہیں بیشک ایسا کرنا حرام قطعی اور ضرور حقوق مسجد پر تعدی اور وقف مسجد میں ناحق دست اندازی ہے شرع مطہر میں بلاشرط واقف کہ اسی وقف کی مصلحت کے لئے ہو وقف کی ہیأت بدلنا بھی ناجائز ہے۔ اگرچہ اصل مقصود باقی رہے تو بالکل مقصد وقف باطل کرکے ایک دوسرے کام کے لئے کر دینا کیونکر حلال ہو سکتا ہے۔

اقول: یہ حکم تو اصل مسجد کا ہے یعنی عین مسجد کا ہے۔ فنائے مسجد یعنی وہ جگہیں جو مصالح مسجد ہیں ان جگہوں کی بھی حرمت مثل مسجد ہے۔ اس کے راستے، اس کا کنواں، اس کے وضو کی جگہیں سب برقرار رکھیں ان میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہ ہو ورنہ غفلت و سستی برتنے والے سب عذاب الیم کے مستحق ہوں گے۔ والعیاذ باللہ! اللھم ھدایۃ الحق و الصواب و اللہ اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب۔

کتبہ: محمد جیش محمد صدیقی برکاتی

دار الافتاء الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنکپور، نیپال

۲۱/۶/۱۴۲۳ھ

☆☆☆

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کہ زید نے عیدگاہ کے لئے زمین وقف کی۔ تقریباً سات سال سے عیدین کی نماز ہوتی آئی ہیں۔ عیدگاہ کی زمین کافی نہیں محلّہ والے عیدگاہ کی زمین کو بیچ کر دوسری جگہ عیدگاہ بنانا چاہتے ہیں جب کہ زید کا کہنا ہے کہ اگر عیدگاہ کو وسیع کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو اور زمین وقف کرنے کو تیار ہوں۔

اب صورت مسئولہ میں عیدگاہ کی زمین کو بیچ کر دوسری جگہ عیدگاہ بنا سکتے ہیں، یا نہیں؟ مدلل مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

المستفتی: محمد جگنو، مقام کیل پور، ضلع دھنوشا (نیپال)

۲۳ر جمادی الآخرہ ۱۴۲۳ھ

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: کیل پور ایک گاؤں ہے وہاں عیدگاہ کے لئے زمین وقف نہیں ہو سکتی مالک زمین کو اختیار ہے جو چاہیں کریں خواہ زراعت کریں، یا اپنا مکان بنائیں یا قبرستان کرائیں اور اب وہاں دوسری عیدگاہ بنائیں گے اس کی بھی یہی حالت ہوگی کہ گاؤں میں عیدین جائز نہیں تو وقف بھی صحیح نہیں۔ ائمہ احناف کا یہی مذہب ہے کما فی الجلد السادس من الفتاوىٰ الرضوية ص ٤١٦۔ واللّٰه تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد جیش صدیقی برکاتی

دار الافتاء الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنکپور (نیپال)

۲۷/۶/۱۴۲۳ھ، جمعہ مبارکہ

☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مسلمانوں کے لئے بیٹھکی کرانا کیسا ہے؟ بیٹھکی کرنے اور کروانے والا دونوں مسلمان تھے اور کچھ مسلمان لوگ دیکھنے میں بھی شریک تھے ایسے لوگوں پر کون سا حکم لاحق ہوگا اور ایسے لوگوں کے یہاں نیاز، فاتحہ اور دعوت میں جانا میلاد شریف پڑھنا کیسا ہے؟ اور ایسے لوگوں کے یہاں اگر کوئی غلطی سے ان کاموں میں شریک ہوگیا تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) مسلمان مرد یا عورت جادوگر ہے، بھگتا، یا ڈائن بت کی چڑھاوا دیتا ہے یہ لوگ مسلمان رہایا نہیں؟ ایسے لوگوں کی جنازہ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کسی نے دھوکے سے پڑھ لیا یا پڑھا دیا تو انہیں کیا کہا جائے؟

حضرت سے گذارش ہے کہ ہمارے ان سوالوں کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

انجمن گلشن رضا۔ مدھواپور، مدھوبنی (بہار)

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملک الوھاب: و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ نعوذ باللّٰہ من ھذہ الا باطل و من الشیطان الرجیم و شرورہ۔ بیٹھکی کرنا، کرانا حرام حرام اشد حرام بلکہ کفر وارتداد کفر کرنے کرانے والے اور برضا شرکت کرنے والے سب خارج از اسلام ایسے لوگ از سرنو اسلام لائیں، توبہ کریں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کا کلمہ پڑھیں، تجدید نکاح کریں، اگر بیوی رکھتے ہوں عہد کریں کہ دوبارہ پھر کبھی ایسا ہرگز ہرگز ہرگز نہ کریں گے توبہ استغفار کرتے رہیں۔ اس کا تماشا بھی حرام اور یہ تماشا والے فاسق یہ بھی توبہ کرے۔ جب تک یہ لوگ توبۂ صادقہ نہ کریں ان کی نیاز و فاتحہ وغیرہا میں شرکت روا نہیں۔ و ھو اللہ الھادی الی الطریق الحق. و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

(۲) کفر و شکر پر مشتمل جادو، یا جھاڑ پھونک یا جنتر تنتر، منتر کرنے والے بت کا چڑھاوا والے سب کافر ہیں بیمار پڑے تو عیادت نہیں، مرے تو مسلمان کا سا کفن نہیں، غسل نہیں، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں دوسری جگہ کسی گڑھے میں کتے کی طرح دبا دیں۔ ان کا جنازہ نہیں، دانستہ پڑھنے والے تجدید نکاح کریں، نادانستہ پڑھنے والے توبہ کریں۔

محمد جیش صدیقی برکاتی

دارالافتاء جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور (نیپال)

۱۸/۷/۱۴۲۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین و مفتیان کرام اس مسئلے میں کہ زید ہندہ پر عاشق ہو گیا ہے اور ہندہ زید پر عاشق ہو گئی ہے اور ہندہ کی شادی پہلے ہو چکی ہے اس کے باوجود بھی ہندہ زید پر عاشق ہے اور زید ہندہ پر عاشق ہے اور ہندہ اپنے پہلے والا شوہر پر نہیں رہنا چاہتی ہے۔

اب ہندہ زید سے ہی نکاح کرنا چاہتی ہے ایسی صورت میں ہندہ کے پہلے والا شوہر اگر طلاق نہ دے تو اس کی کیا صورت نکل سکتی ہے؟ آپ حضور والا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

آپ کا کفش بردار

محمد مسلم رضا، ساکن بیرت مدھواپور، مدھوبنی (بہار)

۱۴۲۳/۲/۲۶ھ

۹۴/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں فرض ہے فرض ہے فرض کہ عورت ہندہ اپنے شوہر سے تعلق رکھے، اپنے شوہر کے پاس رہے، اپنے شوہر سے عشق ومحبت کرے، اپنے شوہر کو خوش کرے، اپنے شوہر کو ناراض کرنا خداوند ذوالجلال کو ناراض کرنا ہے، خدا کو ناراض کرنا جہنم کی آگ میں جلنا ہے۔ اس کا غیر شوہر سے تعلق حرام حرام حرام اور زید کا دوسرے کی بیوی پر عاشق ہونا حرام حرام حرام۔ فوراً فوراً فوراً اپنا تعلق ختم کرے جہنم میں جلنے سے اپنے کو بچائے دوسرے کی بیوی اس کے لئے ہرگز ہرگز ہرگز جائز نہیں زید و ہندہ خدائے قہار سے ڈریں عذاب نار سے خوف کھائیں سابقہ گناہوں سے توبہ کریں۔ استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه معاذ الله رب الغلمین.

ہاں ہندہ کو اس کا شوہر طلاق دے یا مرجائے اور ہندہ کی عدت بعد طلاق یا موت مکمل گزر جائے تو اب ہندہ زید کے لئے بلاشبہ جائز ہوگی۔ یہی قرآن اور حدیث کا حکم ہے؟ والله الهادی. والله تعالیٰ اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب.

محمد جیش محمد صدیقی برکاتی

الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنکپور (نیپال)

۱۴۲۳/۶/۲۶ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید نے جمعہ کی نماز پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں چودہ پارہ کی چھ یا سات آیت پڑھائی اور دوسری رکعت میں ۲۸ پارہ سورۂ حشر کی آخری آیت صرف ایک آیت پڑھائی زید نے جب نماز ختم کی تو بکر نے اعتراض کیا کہ نماز نہ ہوئی کہ آپ نے دوسری رکعت میں ایک چھوٹی آیت پڑھی ہے۔

لہٰذا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔!

المستفتی: محمد اسلم رضا برکاتی، مقام پھلہر پرسا، ضلع مدھوبنی (بہار)

۱۲/۴/۱۴۱۱ھ

۸۶/۹۲

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مذکورہ میں نماز کے ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ نماز مع فرض وواجب ادا ہوئی کہ نماز میں فرض صرف ایک آیت کا پڑھنا ہے اور پوری سورہ فاتحہ اور اس کے بعد متصلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک آیت کہ تین چھوٹی کے برابر ہو پڑھنا واجب ہے چھوٹی آیت کی مقدار چھ حرف سے کم نہ ہو اقلها ستة احرف و لو تقديرا کلم يلد یا جیسے ثم نظر. یا جیسے الرحمٰن لا تو فرض صرف مثلاً لم يلد یا فقط ثم نظر یا محض الرحمن لا سے ادا ہو جائے گا اور واجب مکمل فاتحہ اور اس کے ساتھ تین آیتیں چھوٹی چھوٹی مثلاً "الرحمٰن. علم القرآن. خلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانسان" یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر کوئی ایک بڑی آیت سے ادا ہو جائے گا فرض کے ترک سے نماز نہ ہوگی اور واجب کے ترک سے اگر بھول کر ہے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اگر قصداً ہے تو نماز پھیرنی واجب ہوگی ظاہر ہے کہ سورہ حشر کی آخری آیت تین چھوٹی چھوٹی آیتوں سے بڑی ہے تو پھر صحت نماز میں کیا شبہ نماز مع واجب ادا ہوئی بکر کا اعتراض سراسر غلط اور محض جہالت ہے بکر اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کرے اور آئندہ بلا علم منہ نہ کھولے۔ "من افتی بغیر علم فهو آثم" اس مسئلہ کی زیادہ تفصیل دیکھنی ہو تو فتاویٰ رضویہ جلد سوم، فتاویٰ عالمگیر، درمختار وغیرہ دیکھئے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۴۱۶/۴/۱۳ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان عظام مسئلہ ذیل میں:

زید دیوبندی عقیدہ رکھتا تھا اور تبلیغی جماعت کا کارکن بھی تھا۔ جو باہر تبلیغ میں بھی جایا کرتا تھا اور پڑھا لکھا شخص بھی تھا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے علماء سے رابطہ قائم کیا کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے یا نہیں؟ علماء نے بے جنازہ دفن کرنے کا مشورہ دیا۔ گاؤں والوں نے اس کو بے جنازہ قبرستان کے ایک کنارے دفن کر دیا۔ اس کے بعد میت کی بیٹی گاؤں کے دوسرے محلّہ میں گئی اور سارا واقعہ وہاں محلّہ کے لوگوں سے بیان کیا اور مدد طلب کی اس محلّہ سے بہت سے لوگ آئے۔ اور محلّہ کے امام اور علمائے کرام اور محلّہ کے تمام لوگوں کو برا بھلا کہا اور جا کر جنازہ بھی پڑھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہی زید موت سے چند سال قبل اپنی عورت کو طلاق مغلظہ دے چکا تھا لوگوں نے اس کو اپنی عورت سے الگ رہنے کو کہا یہ کسی کی نہ سنا۔ فتویٰ منگایا گیا جس میں حلالہ کا حکم آیا اس پر بھی اس نے عمل نہ کیا اور انکار کیا اور تادم مرگ زید اپنی مطلقہ عورت کو حلال سمجھ کر اپنے ساتھ رکھا اور گاؤں والوں نے اس کا بائیکاٹ بھی کیا اس کے داماد نے بھی بھرپور کوشش کی کہ آپ مسئلہ پر عمل کیجئے اور حلالہ کر لیجئے مگر زید نہ سنا۔ زید کا داماد جو جماعت دیوبندیہ سے منسلک ہے اپنے خسرو سے الگ ہو کر گاؤں والوں کے ساتھ رہنے لگا۔

زید جب سخت بیمار ہوا اور اس کی مطلقہ عورت سے خدمت نہ ہو سکی تو لوگوں نے اس کی مطلقہ عورت کو اس سے الگ کرنا سوچا وہ مطلقہ اپنی بیٹی کے گھر جا کر رہنے لگی اور زید کی بیٹی باپ کی خدمت کرنے لگی کچھ دنوں بعد زید کا داماد کلکتہ سے گھر آیا اور محلّہ کے سابق امام سے مشورہ کیا کہ میں اپنے خسرو کو اپنے گھر بلا کر رکھ سکتا ہوں؟ کیونکہ وہاں جا کر خدمت کرنے میں میری اہلیہ کو پریشانی ہوتی ہے۔ امام صاحب نے کہا کہ جائز نہیں مگر انسانیت کے ناطے آپ پہلے اپنے ساس کو گھر سے الگ کیجئے اور پھر اپنے خسرو کو اپنے گھر سے باہر رکھ کر دیکھ ریکھ کیجئے مگر اس نے اپنے خسرو اور ساس کو اپنے گھر ہی میں رکھا اور دیکھا کہ یہ اب بچنے والا نہیں ہے تو پھر کلکتہ چلا گیا۔ اور جاتے وقت ایک شخص سے کہا کہ میرا انتظار نہ کرنا انتقال کے بعد دفن کر دینا۔ اس کے جانے کے دو دن بعد زید کا انتقال ہو گیا۔ فون پر رابطہ کیا گیا تو اس نے پھر وہی بات کہی کہ میرا انتظار نہ کیجئے۔ جو علماء فرماتے ہیں کیجئے۔ علماء سے رابطہ کیا گیا جو اوپر مذکور ہے۔

لہٰذا حضور والا سے گذارش ہے کہ ہر ایک کا جواب مدلل و مفصل عنایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا جائے کہ گاؤں والے اور مردہ اور جن لوگوں نے امام صاحب اور علماء کرام اور گاؤں والوں کو برا بھلا کہا اور مردہ کے داماد پر از روئے شرع کیا حکم ہے؟

نوٹ: موت سے پہلے اس کی مطلقہ بیوی نے اس کی خدمت کی اور معافی وغیرہ مانگی۔

المستفتی: کمیٹی داؤد نگر، لال بند ٹولہ

محمد علی حسن رضوی، پوسٹ داؤد نگر، ضلع ویشالی (بہار)، محمد یوسف رضوی امام مسجد، محمد راجو، محمد اسمٰعیل انصاری، عبد الرشید، عاشق، عبد القادر انصاری، محمد ادریس، محمد منصور انصاری، محمد اسحاق انصاری، محمد وارث علی، علی حسین، محمد کلام الدین، قمر الحسن، محمد جمیل

۱۶ر دسمبر ۲۰۰۲ء

الجواب بعون الملک الوهاب: طائفۂ دیوبندیہ، تبلیغیہ خذلہم اللہ تعالیٰ اپنے اقوال خبیثہ کفریہ کے باعث خارج از اسلام ہے ایسا کہ "من شك في كفره و عذابه فقد كفر" جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایسوں سے میل جول قطعی حرام، سلام و کلام قیام وطعام حرام، پاس بیٹھنا حرام، پاس بیٹھانا حرام، بیمار پڑے تو عیادت حرام، مر جائے تو مسلمان کا سا غسل و کفن حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام ان کے لئے ایصال ثواب حرام بلکہ کفر۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: "و لاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار" اور میل نہ کرو ظالموں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی اور فرماتا ہے: "و امـا یـنسینک الشیطٰن فلاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین." اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور فرماتا ہے: "و لاتصل علی احدمنهم مات ابداً و لا تقم علی قبره" ان میں سے کبھی کسی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑا ہونا۔ جو ان کے اقوال پر مطلع ہوکر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "من یتولهم منکم فانه منهم." تم میں جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "فایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لایفتنونکم" ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ اور فرماتے ہیں: "لاتجالسوهم و لاتؤاکلوهم و لاتشاربوهم و اذا مرضوا لاتعودوهم و اذا ماتوا فلاتشهدوهم و لاتصلوا علیهم و لاتصلوا معهم." نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ انکے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ان کے ساتھ پانی پیو، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان پر نماز پڑھو اور فرماتے ہیں: "من احب قوماً حشره الله معهم" جو کسی قوم سے محبت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔ اور فرماتے ہیں: "من هوی الکفرة فهو معهم." جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ اور فرماتے ہیں: "من کثر سواد قوم فهو منهم." جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ اور فرماتے ہیں: "من جاء مع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المشرك و سكن معه فانه مثله" جو کافر کے ساتھ آئے اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔ و قال تعالیٰ: "لاتجد قوماً یؤمنون بالله و الیوم الاخر یوادون من حاد الله و رسوله و لو کانوا آبائهم او ابناهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئك کتب في قلوبهم الایمان و ایدیهم بروح منه۔" پ۲۸، ع ۳. تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جنہیں اللہ اور قیامت پر ایمان ہے کہ اللہ و رسول کے کسی مخالف سے دوستی کریں اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے مدد فرمائی ہے اور فرماتا ہے: "ان الذین یحادون الله و رسوله اولئك في الاذلین" بیشک اللہ و رسول کے جتنے مخالف ہیں سب ہر ذلیل سے بدتر ذلیلوں میں ہیں۔ اور فرماتا ہے: "هم شر البریة" وہ تمام مخلوق الٰہی سے بدتر مخلوق میں کتا بھی ہے سور بھی ہے۔ قرآن عظیم شہادت دیتا ہے کہ وہابیہ، دیوبندیہ اپنے اقوال خبیثہ کی بنا پر ان سے بھی بدتر ہے کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کھلی گستاخیاں کی ہیں۔ حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلاۃ و السلام کے علم پاک کو بہائم وغیرہا کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ براہین میں علم حضور کو شیطان کے علم سے کم بتایا، تحذیر الناس میں خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء و رسل سے زمانا متاخر ہونے کو عوام کا خیال بتایا، تقویۃ الایمان میں مسئلہ شفاعت کا انکار کیا۔ بلکہ اس کو شرک ثابت کیا ان کے کفریات کی تفصیل دیکھنی ہو تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تصنیفات 'سبحان السبوح'، 'فتاویٰ حرمین' 'حسام الحرمین'، و 'تمہید ایمان' و انباء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المصطفیٰ' و خالص الاعتقاد' وغیرہا کا مطالعہ کریں۔ ان کے چند کفریات کو علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً نے دیکھ کر فتویٰ صادر فرمایا۔ "من شك فى كفره و عذابه فقد كفر" جو ان کے اقوال ملعونہ پر آگاہی پا کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

ان بالا بیان سے واضح ہے کہ جو ان دیوبندیوں کے خیالات وافکار کا حامل ہے ان کی جماعت کا رکن ہے ان کا ہم عقیدہ ہے وہ ضرور بالیقین انہیں میں کا ایک ہے اور قطعاً اور یقیناً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نہ نکاح ہے، نہ عیادت، نہ غسل وکفن، نہ کندھے پر اٹھانا، نہ قبرستان میں دفن جس سنی مسلمان نے جنازہ دانستہ پڑھا ہو وہ تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے۔ اگر بیوی رکھتا ہو۔ گالی دینے والے اگر دیوبندیوں کے ہم عقیدہ ہیں تو ان کی کیا شکایت کہ مسجد کے امام اور علمائے کرام اور محلے والوں کو گالیاں دیں ہیں جب کہ یہ لوگ خدا و رسول خدا کی شان میں گستاخیوں سے باز نہیں آتے۔ العياذ بالله! و لا حول و لا قوة الا بالله.

جب وہ دیوبندی تھا تو اس کا نکاح کہاں جب نکاح نہیں تو طلاق نہیں حلالہ کا سوال جہالت پر مبنی عورت نہ اس کی عورت نہ بیٹی اس کی بیٹی کہ جب اس کا نکاح نہیں تو بیوی کیسی اور بیوی نہیں تو اس کی بیٹی کیوں کر۔ اس کا اس کے ساتھ رہنا زنائے خالص تھا۔ نہ عورت کو جائز نہ عورت کی بیٹی کو روا تھا کہ اس کی خدمت کرے نہ اپنے گھر، نہ اس کے گھر جس مولوی اور امام نے خدمت و عیادت کی اجازت دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث "و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذا مرضوا فلا تعدوھم" کی مخالفت کی اس امام نے انسانیت کے بطور خدمت روا رکھا یہ بھی جہالت در جہالت ہے۔ جب قرآن شریف کی شہادت ہے کہ: "اولئك هم شر البرية" یہ بدترین مخلوق ہیں تو انسانیت کیسی؟ اس امام پر توبہ لازم اور گالی دینے والے پر بھی کہ حدیث میں ہے مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ وہ مردہ کا داماد نہیں بلکہ عورت کا بھی داماد نہیں اور جب وہ دیوبندیوں سے ہے تو اس کا وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور یہی حکم صلحکلیہ، پھلواردیہ، مجیبیہ، مودودیہ، چکڑالویہ، قادیانیہ، رافضیہ غالیہ، وغیرہا فرق باطلہ کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب و باللّٰہ التوفیق و منه الهداية۔

۲۶/۱۱/۱۴۲۳ھ



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم!

امابعد: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کو اپنی بیوی ہندہ سے لڑائی ہوئی لڑائی کے درمیان ایک بار جواب دینے کا لفظ استعمال کیا پھر چند منٹ کے بعد دو بار کہا یہ طلاق مغلظہ ہوئی یا بائن؟ اب کیا کرنا ہوگا؟ اب زید اپنی بیوی کو پھر سے اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے۔

المستفتی: محمد ظفیر

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں ہندہ زید پر بحرمت غلیظہ حرام ہوگئی اب زید نہ رجعت کرسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جدید جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک حلالہ نہ ہو لے۔ حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اول ہندہ عدت گزارے پھر کسی دوسرے سے جو اس کا کفو ہو نکاح کرے یہ دوسرا صحبت کے بعد طلاق دے پھر عدت گزارے تو زید کے لئے ہندہ سے نکاح جائز ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ و تقدس "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره" و اللّٰہ تعالیٰ أعلم بالصواب۔



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کا لڑکا بکر کے ساتھ ہندہ کا نکاح بہت چھوٹی سی عمر میں دونوں کے ولی نے مل کر کردیا تھا اب جب کہ دونوں بالغ ہیں اب زید کا لڑکا بکر کا فعل ٹھیک نہ ہونے پر مثلاً بکر شرابی ہے اور جوا کھیلتا ہے بہت چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی پر موقوف نہیں بلکہ اور خراب فعل انجام دیتا ہے جس کو سن کر ہندہ اس گھر میں جانے سے بالکل انکار کرتی ہے، بالکل نہیں جانا چاہتی ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں کہ اس کا کیا راستہ ہوسکتا ہے؟ عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد عبدالغفور انصاری
ساکن ہلکھوری مہوتری، نیپال

۹۲/۷۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں جب تک بکر اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نہ دے ہندہ دوسرا نکاح نہیں کرسکتی ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲/۷/۸۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص عید کی نماز پڑھنے کے لئے کچھ زمین وقف کیا بعد میں گاؤں والوں کا مشورہ یہ ہوا کہ زمین دور ہے اور بیک کی طرف بھی ہے۔ اس لئے اس کو بیچ کر دوسری جگہ خریدی جائے مگر وقف کنندہ کا کہنا ہے ایسا کرنا جائز نہیں۔ کیا اس زمین کو بیچ کر دوسری زمین خرید سکتے ہیں یا نہیں؟ اس لئے مفتیان کرام سے عرض ہے کہ اس مسئلہ کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں میں مرحمت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا!

سائل: محمد علی حسین

سکریٹری، گوٹ کوئل پورم، ضلع دھنوشا (نیپال)

ومولوی محمد حبیب برکاتی

۹۲/۷/۸۶

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں زمین بیچ سکتے ہیں کہ یہ جگہ گاؤں ہے اور گاؤں میں عیدگاہ کے لئے وقف صحیح نہیں۔ فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۴۱۶ میں ہے: ''ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذہب میں گاؤں میں عیدین جائز نہیں تو وہاں عیدگاہ وقف نہیں ہو سکتی کہ محض بے حاجت و بے قربت ہے بلکہ مخالف قربت ہے۔ تو وہ زمین وعمارت ملک بانیان ہیں انہیں اختیار ہے، اس میں جو چاہے کریں۔ انتہی و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں:
زید کا قول ہے کہ دو سجدوں کے درمیان کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟ اگر اس دعا کو امام قصداً یا سہواً چھوڑ دیں تو اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟ نیز دائیں طرف سلام پھیرے تو فرشتہ اور مقتدی کا نام کہے کیسے کہاں تک کہ صحیح ہے؟ اور مقتدی کو فرشتہ امام کا نام کہنا فقط والسلام

عبدالمصطفیٰ مقام دھیرا پور

الجواب بعون الملک الوھاب: فرض نماز میں درمیانِ سجدہ اللھم اغفرلی کہنا امام و مقتدی اور منفرد سب کو صرف مستحب ہے۔ اگر اس دعا کو امام نہ پڑھے تو نماز میں حرج نہیں ان کے پیچھے نماز بلاشک وشبہ جائز ہے اور امام عاقل، بالغ، صحیح القراۃ، صحیح العقیدہ غیر معذور مسلک اہل سنت و جماعت کا پابند ہے فاسق معلن نہیں ہے فرقۂ باطلہ، وہابیہ، دیوبندیہ، غیر مقلدیہ، مجیبیہ، پھلواارویہ وغیرہا سے دور رہتا ہے اور دائیں بائیں سلام پھیرنے میں کسی کا نام لے کر سلام کرنا ثابت نہیں۔ صرف دل میں نیت سلام ہو اور بس۔

درمختار ج ا ص ۳۸۹ میں ہے: "و ینوی الامام بخطابه السلام علی من فی یمینه و یساره ممن معه فی صلاته و لو جنا او نساء و الحفظة فیهما بلا نیة عدد کالایمان بالانبیاء و یزید المؤتم السلام علی امامه فی التسلیمة الاولیٰ ان کان الامام فیها و الا ففی الثانیة و نواه فیهما لو محاذیا و ینوی المنفرد الحفظة فقط اھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱/۸/۱۴۱۳ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں:

ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا صحیح ہے یا دونوں ہاتھ سے؟ وہابیوں نے اعتراض کیا ہے کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہی صحیح ہے دونوں ہاتھ سے نہیں۔ اگر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا صحیح ہے تو احادیث مبارکہ کی روشنی میں مع حوالہ جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: غلام مرتضی برکاتی، باسوپٹی، ضلع مدھوبنی، بہار

۳ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ

الجواب بعون الملك الوهاب: مصافحہ دونوں ہاتھ سے بوقت ملاقات سنت ہے۔ قدوۃ المحققین والمحدثین حامل لواء الحق والدین برکۃ المصطفیٰ فی الہند الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ حصہ چہارم ص ۲۰، پر فرماتے ہیں: ''مصافحہ سنت است نزد ملاقات و باید کہ بہر دو دست بود'' ترمذی شریف باب ماجاء فی المصافحة ج ۲ ص ۹۷ کے حاشیہ پر ہے: "قال فی الدر و فی القنیة السنة فی المصافحة بكلتا يديه انتهى"

بخاری شریف جلد ثانی ص ۹۲۶ پارہ پچیس باب المصافحۃ میں ہے "قال ابن مسعود علمنى النبى صلى الله عليه وسلم التشهد و كفى بين كفيه." اسی میں اسی صفحہ ۹۲۶ پر ہے: "و صافح حماد بن زيد ابن المبارك بيديه" یعنی حماد ابن زید نے حضرت عبد اللہ ابن مبارک سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا۔ در اور قنیہ اور شرح مشکوٰۃ میں گزرا کہ مصافحہ دونوں ہاتھ سے سنت ہے۔

ان بالا بیان سے روشن اور دن کے اجالے کی طرح صاف عیاں کہ مصافحہ عند الملاقات دونوں ہاتھ سے چاہئے۔ معترضین کا اعتراض غلط ہے کسی حدیث سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت نہیں جو احایث وہ پیش کرتے ہیں ان میں کسی حدیث سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کی صراحت نہیں وہ صیغہ واحد سے استدلال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

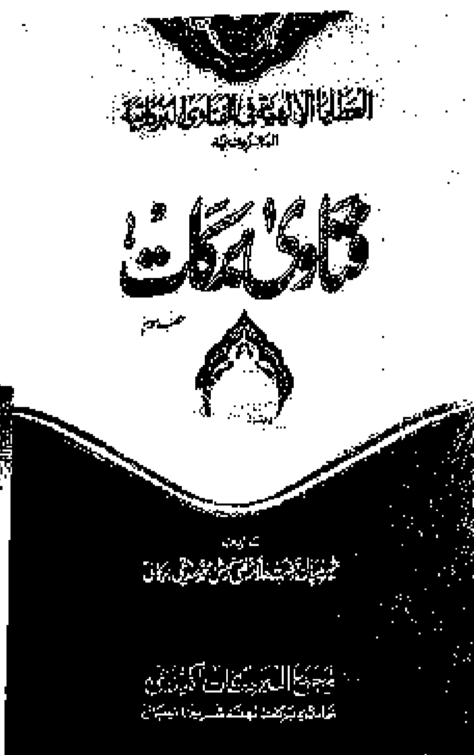
۱۴۲۳/۱۰/۱۲ھ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/







MAJMAUL BARAKAT ACADEMY

nqahe Barakat Luhna Sharif, Nepal

Mobile: +977-9815826344

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari